عمران سیریز
بلیو برڈ گروپ
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

بلیو برڈ گروپ

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خلوص کا آئینہ دار ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کو جلد ہی سمجھ آ
جائے گی کیونکہ وقت سب سے بڑا استاد ہوتا ہے۔ ''فورکارنرز'' کی
طرز کا مشترکہ ناول انشاء اللہ جلد ہی لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ
بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazhar kaleem.ma@gmail.com

ہوٹل گرانڈ کے وسیع و عریض لان میں اس وقت رنگوں کی بہار
آئی ہوئی تھی۔ چونکہ گرمیوں کا موسم شروع ہو رہا تھا اس لئے سب
مرد گرم کی بجائے عام سوٹوں میں اور تمام عورتیں گرمیوں کے مخصوص
لباس میں ملبوس تھیں۔ ہر سال گرمیوں کے آغاز پر ہوٹل گرانڈ میں
ایک جشن منایا جاتا تھا اور پورے ملک سے اعلیٰ طبقے کے افراد اس
جشن جسے، جشن بہاراں کا نام دیا گیا تھا، میں شمولیت کے لئے کئی
کئی ماہ پہلے ایڈوانس بکنگ کرا لیا کرتے تھے کیونکہ اس جشن میں
شمولیت بھی سماجی مرتبے کی بلندی کا باعث سمجھی جاتی تھی۔ پاکیشیا
سیکرٹ سروس بھی ہر سال اس جشن بہاراں میں باقاعدگی سے
شمولیت کرتی تھی۔ بشرطیکہ وہ ملک میں موجود ہو، لیکن جو ممبرز موجود
ہوتے تھے وہ بہرحال اس جشن میں ضرور شرکت کرتے تھے کیونکہ
یہاں ہر طرف پھولوں کی بہاریں ہوتی تھیں اور ماحول انتہائی بھینی

بھینی خوشبو سے مہک جاتا تھا۔ ہوٹل گرانڈ کے منتظمین نے اس لان کے چاروں طرف خصوصی طور پر ایسے پودے کثرت سے لگائے تھے جن کے پھول تیز خوشبو بکھیرتے رہتے تھے۔ ان کے بعد ایسے پودے ہوتے تھے جو صرف خوبصورتی اور اچھی رنگت کے حامل ہوتے تھے۔ چونکہ جشن میں خواتین کی بھی کثیر تعداد شرکت کرتی تھی اس لئے ان کے لباسوں سے اٹھنے والی تیز خوشبو بھی پھولوں کی قدرتی خوشبو میں شامل ہو جایا کرتی تھی اور اس سے ماحول واقعی معطر ہو جاتا تھا۔ پھر یہاں بڑے بڑے پیڈسٹل فینز چاروں طرف ایسے انداز میں رکھ کر چلائے جاتے تھے کہ تیز ہوا کسی کو ڈسٹرب نہ کر سکے اور اس کے باوجود پورے لان میں خوشگوار اور خوشبودار ہوا مسلسل محسوس ہوتی رہتی تھی۔ ہر سال اس جشن کی دعوت جولیا کی طرف سے ہوتی تھی اور جولیا ہی اس کے کارڈز حاصل کرتی تھی اور یہاں ہونے والے تمام اخراجات بھی جولیا ہی ادا کرتی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب افراد ایک بڑی میز کے گرد بیٹھے ہوئے مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے تھے البتہ اس محفل میں عمران موجود نہ تھا۔ جولیا نے عمران کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن سلیمان نے اسے بتایا تھا کہ عمران اپنی اماں بی کے ساتھ اپنی بہن ثریا کے گھر گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی دو روز بعد ہو گی اس لئے عمران کے بغیر پوری سیکرٹ سروس یہاں موجود تھی کیونکہ عمران کی عدم موجودگی کی وجہ سے جشن میں شرکت تو نہ چھوڑی جا سکتی تھی اس

لئے وہ سب نہ صرف یہاں موجود تھے بلکہ ماحول اور موسم سے پوری طرح لطف اندوز بھی ہو رہے تھے۔

"عمران صاحب ہوتے تو واقعی لطف آ جاتا۔ پچھلے سال ان کی وجہ سے بڑا لطف آیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بعض اوقات وہ اچھی بھلی تفریح کو برباد کر دیتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے لاشعور میں جو محرومی ہے یہ سب اس کا نتیجہ ہے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"محرومی۔ کیا مطلب۔ کیسی محرومی"...... سب نے حیران ہو کر بیک وقت پوچھا۔

"اس کی اپنے والد سے نہیں بنتی۔ انہوں نے اسے گھر سے نکالا ہوا ہے۔ مانگے کے فلیٹ میں پڑا ہوا ہے۔ ابھی اس کی اماں بی زندہ ہیں اس لئے کبھی کبھار کوٹھی چلا جاتا ہے۔ خدانخواستہ جب اس کی اماں بی کا انتقال ہو گیا تو یہ مستقل طور پر محرومی کا شکار ہو جائے گا"...... تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو تنویر ایسی کوئی بات نہیں۔ عمران کے ڈیڈی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ عمران کی کیا حیثیت ہے۔ جس روز سر سلطان نے انہیں بتا دیا کہ پوری دنیا کے مسلمانوں اور تمام سپر پاورز کی نظروں میں عمران کی کیا حیثیت ہے تو اسی روز وہ اسے گلے لگا لیں گے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر نے جو کچھ کہا ہے وہ تو درست نہیں ہے لیکن بہرحال عمران محرومی کا شکار ضرور ہے"...... جولیا نے بڑے، سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب اس طرح چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں توقع ہی نہ ہو کہ جولیا ایسی بات کر سکتی ہے۔

"کیسی محرومی جولیا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کی عمر کافی ہو گئی ہے لیکن ابھی تک اس کی شادی نہیں ہوئی اور یہ اس کے لئے واقعی بہت بڑی محرومی ہے"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"جہاں وہ شادی کرنا چاہتا ہے وہاں اس کی زندگی بھر شادی نہیں ہو سکتی اس لئے یہ محرومی زندگی بھر ختم نہیں ہو سکتی"...... تنویر نے یکلخت سخت لہجے میں کہا۔

"کہاں کرنا چاہتا ہے وہ شادی"...... کسی کے بولنے سے پہلے جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے ساتھ"...... تنویر نے بغیر سوچے سمجھے اپنی عادت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں ایک بہت بڑی غلطی فہمی ہے تنویر۔ میں بھی بڑے طویل عرصے تک یہی سمجھتی رہی ہوں جو تم سمجھ رہے ہو لیکن اب میں نے اس مسئلے پر جب غیر جذباتی انداز میں سوچا ہے تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ بات نہیں ہے"...... جولیا نے بجائے غصہ کرنے کے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ شاید تم غصے کی وجہ سے کہہ رہی ہو۔ ورنہ بات وہی ہے جو میں نے کہی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میرے اس خیال کے پیچھے باقاعدہ فلاسفی ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے اور تم سب بھی جانتے ہو کہ عمران اپنی اماں بی کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا اور عمران کی اماں بی غیر ملکی لڑکیوں کے بارے میں جو خیالات رکھتی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ چاہے وہ لڑکی مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے۔ عمران کی اماں بی کسی صورت کسی غیر ملکی لڑکی کو اپنی بہو بنانے پر رضامند نہیں ہو سکتیں اور یہ بات عمران کو شروع سے معلوم ہے اس لئے عمران اب تک جو کچھ کرتا رہا ہے صرف اپنی محرومی کو اس انداز میں دور کرنے کے لئے کرتا رہا ہے ورنہ اسے بھی معلوم ہے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے"۔ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ موسم بے حد شاندار ہے۔ کیا ہم کسی اور ٹریک پر باتیں نہیں کر سکتے"...... صفدر نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سب مل کر عمران کی شادی کسی ایسے خاندان میں کرا دیں جہاں اس کی اماں بی بھی راضی ہوں۔ اس سے میرا خیال ہے کہ عمران کی محرومی دور ہو جائے گی اور اس کی کارکردگی میں مزید نکھار آ جائے گا"...... تنویر نے کہا تو سب نے

بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ سب جانتے تھے کہ تنویر کیوں یہ بات کہہ رہا ہے۔ وہ عمران کا کانٹا ہٹا کر خود اپنے لئے راستہ صاف کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی عمران کی شادی میں چیف رکاوٹ نہیں بن سکتا کیونکہ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن عمران کی موجودہ ظاہری پوزیشن دیکھ کر ایسا کوئی خاندان یہ رشتہ منظور نہیں کرے گا جس ٹائپ کے خاندان میں عمران کی اماں بی اس کی شادی کرنا چاہتی ہوں گی"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ سر عبدالرحمٰن کی وجہ سے رشتہ بہرحال منظور ہو جائے گا کیونکہ عمران اپنے والدین کا اکلوتا لڑکا ہے اور سر عبدالرحمٰن کے بعد ان کی تمام جائیداد اور جاگیر کا اکلوتا مالک بھی عمران ہی ہو گا"...... چوہان نے کہا۔ اب سوائے صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کے باقی سب بڑے زور شور سے اس بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ اس میں جولیا بھی خلاف توقع بھرپور انداز میں شامل تھی لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں دیکھ رہے تھے کہ یہ سب باتیں کرتے وقت جولیا کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"ایک خاندان ایسا ہے کہ عمران کی اماں بی وہاں عمران کی شادی کرنے پر تیار ہو جائیں گی"...... اچانک صدیقی نے کہا تو

سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سا خاندان"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"شیر گڑھ بڑا مشہور علاقہ ہے۔ کافرستان کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ نواب فخرالدین وہاں کے بہت بڑے جاگیردار ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ وہ زیادہ نہیں تو کسی صورت بھی سر عبدالرحمٰن سے کم بھی نہیں ہیں۔ ان کی اکلوتی بیٹی ہے جس کا نام رخشندہ ہے لیکن پیار سے اسے رخشی کہا جاتا ہے۔ رخشندہ نے آکسفورڈ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور وہ حال ہی میں تعلیم سے فارغ ہوئی ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ یہاں پاکیشیا میں مستقل واپس آ گئی ہے۔ انتہائی سلجھی ہوئی اور اچھے خیالات کی مالک ہے"...... صدیقی نے کسی میرج بیورو کے ایجنٹ کی طرح بڑے ماہرانہ انداز میں سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران کی اماں بی کو تو ایسی لڑکی پسند نہیں آئے گی۔ انہیں تو کوئی ایسی گھریلو لڑکی پسند آئے گی جو نقاب کرتی ہو، سلیقہ مند اور سگھڑ ہو"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے صالحہ بہن۔ سر عبدالرحمٰن بہت بڑے عہدیدار ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اس لئے وہ تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور عمران کی اماں بی دراصل ایسی بہو چاہتی ہیں جو اسلامی ماحول میں پروان چڑھی ہو۔ چھچھوری یا فلرٹ ٹائپ کی نہ ہو"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس خاندان کے بارے میں اتنی تفصیل کیسے جانتے ہو صدیقی"...... صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ قبل ہوٹل شیرٹن کے ایک فنکشن میں نواب فخرالدین سے اتفاقاً ملاقات ہوئی۔ ان کی صاحبزادی بھی ساتھ تھی۔ وہاں باتوں میں معلوم ہوا کہ نواب صاحب میری مرحومہ والدہ کے دور کے رشتہ دار ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنی حویلی آنے کی دعوت دی جو میں نے اس شرط پر قبول کر لی کہ میں اکیلا نہیں آؤں گا بلکہ ہم چار پانچ دوست اکٹھے آئیں گے جسے انہوں نے فوراً قبول کر لیا"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کی نظریں تم پر ہوں"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے انہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میری شادی ہو چکی ہے لیکن میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے"...... صدیقی نے جواب دیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"تم نے جھوٹ کیوں بولا"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری تھی مس جولیا۔ اب میں انہیں یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ سیکرٹ سروس میں شادی پر پابندی ہے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ شاید وہ خود ہی کھل کر بات کردیں اس لئے پیش بندی ضروری تھی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس معاملے میں پیش رفت کیسے ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے ہم جا کر نواب صاحب اور ان کی صاحبزادی کے سامنے عمران صاحب کی تعریفیں کریں گے۔ پھر سر سلطان کے ذریعے سر عبدالرحمٰن کو ان سے ملاقات کرنے پر تیار کریں گے۔ پھر دونوں فیملیاں ایک دوسرے کے ہاں آئیں جائیں گی تو ظاہر ہے کہ عمران کی اماں بی اور عمران کی بہن ثریا بھی رخشندہ کو دیکھ لیں گی۔ پھر ہی یہ معاملہ فائنل ہو سکے گا"...... صدیقی نے بڑے ماہرانہ انداز میں باقاعدہ پلاننگ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو تمہاری باتیں سن کر یوں لگتا ہے کہ جیسے تم کام ہی شادیاں کرانے کا کرتے ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ پھر یہ پروگرام فائنل رہا"...... جولیا نے پرجوش لہجے میں کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن بلی کے گلے میں گھنٹی باندھے گا کون"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب"...... جولیا سمیت تقریباً سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سب اس طرح پروگرام بنا رہے ہیں جیسے عمران کو کان

سے پکڑ کر رخشندہ کے ساتھ شادی پر تیار کرا لیں گے جبکہ آپ سب جانتے ہیں کہ عمران صاحب آپ کے اس پلان کا کیا حشر کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر عمران کی اماں بی آمادہ ہو جائیں تو عمران صاحب کی جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنی اماں بی کا حکم ٹال سکیں''...... صدیقی نے کہا۔

''عمران صاحب اپنی اماں بی کی نفسیات کو ہم سب سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے انہوں نے نواب صاحب اور ان کی صاحبزادی کے بارے میں اپنی اماں بی کے کان میں ایسی پھونک ماری ہے کہ اماں بی لازماً بدک جائیں گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کا ایک اور حل ہے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا''...... سب نے چونک کر پوچھا۔

''اگر عمران کی بہن ثریا اور اس کے شوہر کو اس پر آمادہ کر لیا جائے تو ثریا اماں بی کو کور کر سکتی ہے۔ اس انداز میں کہ عمران کچھ بھی نہ کر سکے گا''...... اس بار نعمانی نے کہا۔

''یہ سب باتیں بعد میں ہوں گی پہلے ہم جا کر اس فیملی سے تو مل لیں''...... جولیا نے کہا اور پھر ان سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا اور اس کے بعد دوسری باتیں شروع ہو گئیں۔ البتہ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

شوخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے ناراک کی انتہائی معروف سڑک پر دوسری بے شمار کاروں کے درمیان دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے شوخ رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے بال کتھئی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں پر لہرا رہے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر ایک اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے اپنے کانوں میں نیلے رنگ کے بے حد خوبصورت ٹاپس پہن رکھے تھے۔ اس کے سر کے بال بوائے کٹ انداز میں تراشے ہوئے تھے اور اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی انتہائی مہنگی لیڈیز جیکٹ پہنی رکھی تھی۔ اس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں والی گاگل تھی۔

''کیا تمہیں کچھ اندازہ ہے ماریا کہ چیف نے ہم دونوں کو کیوں

کال کیا ہوگا''...... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے سائیڈ سیٹ پر موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اندازہ کیا مجھے تو حتمی طور پر معلوم ہے''...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہے۔ تم میرے ساتھ ابھی جزیرہ ہوائی سے آ رہی ہو۔ چیف کی کال بھی وہاں میں نے ہی رسیو کی تھی اور پھر تمہیں تلاش کر کے میرے پاس پہنچایا گیا اور اب تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں حتمی طور پر معلوم ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تم بعض اوقات بچوں جیسی باتیں کرنے لگ جاتی ہو ایلسا۔ مجھے تم سے زیادہ کیسے معلوم ہو سکتا۔ البتہ یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ کوئی مشن چیف نے ہم سے مکمل کرانا ہوگا''...... ماریا نے ہنستے ہوئے کہا تو ایلسا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال اندازہ تو لگایا جا سکتا ہے''...... ایلسا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

''اندازوں کا کیا ہے۔ جتنے دل چاہو لگا لو۔ آج کل پوری دنیا کے میڈیا کا کام اندازوں پر ہی چل رہا ہے۔ ہر چینل پر دن میں کئی مرتبہ سیاسی و سماجی تجزیے ہوتے ہیں جن میں اندازے ہی لگائے جاتے ہیں۔ البتہ ایک بات کنفرم ہے کہ اس بار ہمارا مشن ایکریمیا سے باہر ہوگا''...... ماریا نے کہا تو ایلسا ایک بار پھر چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم کوئی نہ کوئی ایسی بات کر دیتی ہو جس پر مجھے حیرت ہوتی ہے''...... ایلسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم دونوں سپر ایجنٹس ہیں۔ ایکریمیا میں کوئی عام مشن ہو تو ہم میں سے ایک کو کال کیا جاتا ہے لیکن اس بار بیک وقت ہم دونوں کو کال کیا گیا ہے اس لئے لامحالہ ہم دونوں اکٹھی کسی مشن پر کام کریں گی اور یقیناً یہ کوئی بڑا مشن ہوگا اور ملک سے باہر ہوگا''...... ماریا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو ماریا۔ تمہارا یہ تجزیاتی ذہن واقعی بے مثال ہے''۔ ایلسا نے بے اختیار تحسین آمیز لہجے میں کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم تعریف کر رہی ہو جبکہ ہنری میرے ان تجزیوں سے بے حد چڑتا ہے اور مجھے بھی اسے چڑانے میں بے حد لطف آتا ہے''۔ ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہنری مرد ہے اور مرد عورتوں کی عقل مندی سے ہمیشہ چڑتے ہیں۔ وہ ہمیشہ مردوں کو ہی عقل مند سمجھتے ہیں۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ مشرق میں عورت کو ناقص العقل نہ صرف کہا جاتا ہے بلکہ سمجھا بھی جاتا ہے۔ وہاں تو اس حد تک کہا جاتا ہے کہ جو مرد عورت کی بات مان لے گا وہ نقصان اٹھائے گا''...... ایلسا نے کہا۔

"تمہارا بوائے فرینڈ تھامسن تو تم سے بے حد خوش ہوگا کیونکہ تم ہمیشہ اس کی عقل مندی کی تعریفیں کرتی رہتی ہو"...... ماریا نے کہا تو ایلسا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجبوری ہے ماریا۔ اب کیا کیا جائے۔ دوستی تو بہرحال قائم رکھنی پڑتی ہے"...... ایلسا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دی۔ تھوڑی دیر بعد اس سائیڈ روڈ پر کافی دور آگے جانے کے بعد اس نے کار کو ایک بار پھر موڑا اور اس بار کار ایک گتہ فیکٹری کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی جہاں دو مسلح باوردی دربان موجود تھے۔

"دو گولڈن کارڈ چاہئیں"...... ایلسا نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری۔ ختم ہو گئے ہیں"...... دربان نے بڑے خشک لہجے میں کہا۔

"سلور کارڈ لا دو"...... ایلسا نے کہا۔

"سوری مس۔ اب تو کوئی کارڈ باقی نہیں رہا"...... دربان نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ اپنے دستخط کر کے دے دو۔ ہم اسے ہی گولڈن کارڈ سمجھ لیں گے"...... ایلسا نے ہنستے ہوئے کہا تو دربان نے خاموشی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو عام سے گتے کے کارڈ نکال کر ایلسا کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ ان دونوں کارڈز پر ایک نوجوان لڑکی کا چہرہ نظر آ

رہا تھا اور بس۔

"شکریہ"...... ایلسا نے کہا اور کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ ایک بار پھر اسی سائیڈ روڈ پر کار آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد کار ایک چھوٹی سی عمارت کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ عمارت پر کسی آفس کا پرانا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ ایلسا نے کار روکتے ہی دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس نے پھاٹک کے ایک سوراخ میں یکے بعد دیگرے دونوں کارڈ ڈال دیئے اور واپس آ کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک بغیر کسی آواز کے میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ ایلسا نے کار اندر موجود گیراج میں لے جا کر روک دی۔ پھاٹک ان کے عقب میں خودبخود بند ہو گیا تھا۔ اس بار وہ دونوں کار سے اتریں اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئیں سامنے برآمدے میں چڑھ کر ایک راہداری سے گزر کر سب سے آخری کمرے میں داخل ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد اس کمرے کا فرش کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔

پھر جیسے ہی یہ لفٹ رکی ایلسا نے سامنے موجود دیوار کے درمیان میں سیاہ رنگ کے چوکور ٹکڑے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہاتھ اٹھا کر وہ پیچھے ہٹی تو ماریا نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بھی ہاتھ ہٹا لیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک سائیڈ میں غائب ہو گئی۔ اب سامنے ایک اور راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس

کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی
ہوئیں اس دروازے کے قریب پہنچیں تو بلب بجھ گیا اور اس کے
ساتھ ہی دروازہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر
داخل ہوگئیں۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں
سجایا گیا تھا۔ مہاگنی کی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی
ریوالونگ چیئر پر ایک دبلا پتلا لیکن بانس کی طرح لمبے قد کا آدمی
سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سوکھا ہوا تھا جیسے انجور
ہوتا ہے۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یہ ایکریمیا کی
انتہائی خفیہ لیکن ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ریڈ وولف کا سربراہ کرنل رچرڈ
تھا۔ ریڈ وولف ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی تھی جو براہ راست
صدر ایکریمیا کے تحت تھی اور ایسے معاملات میں کام کرتی تھی
جنہیں عام ایجنسیوں کے ذمے نہ لگایا جا سکتا تھا۔ حتیٰ کہ ایکریمیا
کی انتہائی طاقتور بلیک اور ریڈ ایجنسی سے بھی زیادہ اسے اہمیت دی
جاتی تھی۔ اس کا دائرہ کار زیادہ تر تو سپر پاورز کے سپر ٹاپ ایجنٹوں
کو ڈیل کرنا اور پھر ان کا اس انداز میں خاتمہ کرنا ہوتا تھا کہ کسی کو
اس کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے اس لئے اس کے رابطے
تمام سپر پاورز میں موجود تھے۔ لیکن خصوصی مشنز میں ان رابطوں
سے کام لینے اور مشن مکمل کرنے کے لئے سپر ایجنٹس کو بھیجا جاتا
تھا۔ ریڈ وولف میں دو سرکل تھے جن میں ایک سپر ایجنٹ کہلاتے
تھے جبکہ دوسرے ریڈ ایجنٹس۔ سپر ایجنٹس صرف انہیں بنایا جاتا تھا

جن کی کارکردگی پر کوئی شک و شبہ نہ کیا جا سکتا ہو اور ماریا اور ایلسا
دونوں ہی ریڈ وولف کی سپر ایجنٹس تھیں۔ ان دونوں کا ریکارڈ
بہترین تھا۔ انہیں کئی سالوں تک انتہائی سخت ترین اور کٹھن تربیت
دلوائی گئی تھی اور اب بھی وہ ہر ماہ دو روز کے لئے تربیتی کیمپ جوائن
کرتی تھیں جہاں سے ان کی کارکردگی کی رپورٹ چیف تک پہنچ
جاتی تھی اور چیف کرنل رچرڈ انتہائی سفاک اور سنگدل آدمی تھا۔
جس سپر ایجنٹ کی کارکردگی اسے پسند نہ آتی وہ سپر ایجنٹ دوسرے
روز مردہ پایا جاتا تھا اس لئے سپر ایجنٹس ہر وقت اپنے آپ کو چاک
و چوبند رکھتے تھے۔ البتہ سپر ایجنٹس کو نہ ہی کبھی دولت کی کمی ہوتی
تھی اور نہ ہی کسی اور چیز کی۔ ان کی زندگی واقعی شاہانہ انداز میں
گزرتی تھی۔ ایلسا اور ماریا دونوں نے ایک ماہ پہلے اپنا اپنا مشن
انتہائی کامیابی سے مکمل کیا تھا اس لئے چیف نے انہیں ایک ہفتے کی
چھٹی دے دی تھی اور یہ دونوں چھٹیاں گزارنے جزیرے ہوائی پہنچ
گئیں اور اب بھی وہ چیف کی کال پر اکٹھی ہی واپس آئی تھیں۔ یہ
عمارت ریڈ وولف کا ہیڈکوارٹر تھا لیکن یہاں کسی غیر کا داخلہ تقریباً
ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ ماریا اور ایلسا دونوں نے ہی آفس میں داخل
ہوتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز میں کرنل رچرڈ کو سلام کیا۔

”بیٹھو“...... کرنل رچرڈ نے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

وہ دونوں خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

”تم دونوں آج تک پاکیشیا نہیں گئیں لیکن تمہیں پاکیشیا کے

بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہو گا''...... کرنل رچرڈ نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا اور پاکیشیا کا نام سن کر ماریا اور ایلسا نہ صرف چونک پڑیں بلکہ انہوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے بھی دیکھا۔

''میں نے صرف اتنا سنا ہے کہ پاکیشیا براعظم ایشیا کا ایک ترقی پذیر ملک ہے اور بس''...... ماریا نے کہا اور پھر اسی قسم کا فقرہ ایلسا نے بھی دوہرا دیا۔

''گڈ۔ اسی بنیاد پر میں نے ریڈ وولف میں سے تم دونوں کا انتخاب کیا ہے اور تم دونوں کو اکٹھے اس لئے کال کیا ہے کہ یہ تمہارے لئے یکسر اجنبی ملک اور اجنبی تہذیب ہو گی اس لئے تم دونوں کا ساتھ ایک دوسرے کے لئے حوصلے کا باعث ہو گا''۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔ اس کا لہجہ ویسے ہی خشک تھا۔

''تھینک یو سر''...... ان دونوں نے باری باری جواب دیا۔

''آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں پاکیشیا کے دارالحکومت میں جنگی ہتھیاروں کی ایک بین الاقوامی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ اس نمائش میں ہر قسم کے جدید ہتھیاروں سے لے کر ایٹمی ہتھیاروں تک کی نمائش کی جائے گی۔ مشرق وسطیٰ میں تمام اسلامی ممالک کے سرکاری اور فوجی وفود اس نمائش کو دیکھنے آئیں گے تاکہ پاکیشیا سے جدید ہتھیاروں کی خریداری کر سکیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''کیا پاکیشیا اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ جدید ہتھیار تیار کر

سکے''...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا مشرق کا ایک پراسرار ملک ثابت ہو رہا ہے۔ اسے قائم ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ اس ملک میں آج تک حکومتی استحکام پیدا نہیں ہو سکا۔ معاشی طور پر بھی پاکیشیا ایک پسماندہ اور غریب ملک ہے۔ وہاں غربت کی لکیر سے بھی نیچے ملک کی دو تہائی آبادی سسک سسک کر زندگی گزار رہی ہے۔ معاشی طور پر پاکیشیا کی ترقی نہیں ہوئی بلکہ وہ تنزلی کا شکار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا واحد اسلامی ملک ہے جس نے ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔ پاکیشیا میں ایسی لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں جہاں انتہائی جدید ترین ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔ پاکیشیا کے سائنس دان قابلیت، ذہانت اور محنت کی بناء پر یورپ اور ایکریمیا کے سائنس دانوں سے بھی آگے ہیں۔ ایکریمیا اور یورپ کی اکثر لیبارٹریوں میں پاکیشیائی سائنس دان کام کر رہے ہیں۔ وہاں کے عوام کا رہن سہن دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ پاکیشیا کی پسماندگی صرف پروپیگنڈا ہے۔ بے شمار جنگی ایجادات کے ساتھ ساتھ پاکیشیا میزائل سازی میں بھی آگے جا رہا ہے اور آج مشرق وسطیٰ اور تمام اسلامی ممالک کی دفاعی اور فوجی ضروریات پاکیشیا ہی پوری کر رہا ہے جبکہ اس سے پہلے یہ تمام ممالک اس معاملے میں یورپ اور ایکریمیا کے محتاج تھے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے فعال، سب سے تیز اور سب سے خطرناک سیکرٹ سروس قرار دی جاتی

ہے۔ پوری دنیا کی سپر پاورز اور ان کی ٹاپ ایجنسیاں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا نام سن کر ہی کانپ جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ پوری دنیا کو
کوئی مشترکہ معاملہ درپیش ہوتا ہے تو ایکریمیا بھی پاکیشیا سیکرٹ
سروس پر ہی انحصار کرتا ہے۔ اسرائیل کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے
جس قدر نقصان پہنچایا ہے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور اس
سروس کا اصل روح رواں ایک نوجوان علی عمران ہے۔ اس نے
آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی ہوئی
ہے اور نہ صرف ڈگری حاصل کی ہوئی ہے بلکہ جدید ترین سائنسی
معاملات میں وہ اب بھی اچھے اچھے سائنس دانوں سے آگے ہے۔
اس عمران کی شخصیت انتہائی پراسرار ہے۔ وہ بظاہر مسخرہ، احمق اور
باتونی سا نوجوان ہے جسے دیکھ کر اور جس سے مل کر کوئی بھی تصور
نہیں کر سکتا کہ یہ نوجوان اس قدر خوفناک شخصیت کا حامل بھی ہو
سکتا ہے۔ مارشل آرٹ، نشانہ بازی اور ایسے ہی دوسرے تمام فنون
میں بھی وہ یکتا ہے۔ وہ بے پناہ ذہانت کا مالک ہے اور پوری دنیا
میں رہنے والے ہر طبقے کے افراد سے اس کے مستقل رابطے ہیں۔
اس کا کوڈ نام پرنس آف ڈھمپ بھی ہے۔ ایک عام اور سادہ سے
فلیٹ میں وہ اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا باقاعدہ ممبر بھی نہیں ہے البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
پراسرار چیف جو انتہائی خفیہ شخصیت ہے اور جس کا کوڈ نام ایکسٹو
ہے کسی بھی مشن کے لئے اسے ہائر کر لیتا ہے اور پھر وہ ٹیم کے

سربراہ کے طور پر مشن پر کام کرتا ہے۔ عام طور پر اس کی ٹیم میں دو
عورتیں اور چار کے قریب مرد ہوتے ہیں۔ میک اپ کے فن میں
بھی یہ لوگ انتہائی ماہر ہیں“...... کرنل رچرڈ مسلسل بولتے ہوئے اس
طرح رک گیا جیسے بولتے بولتے تھک گیا ہو جبکہ ماریا اور ایلسا
دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
انہیں بار بار یہی وہم ہو رہا تھا کہ ان کے سامنے کرنل رچرڈ کی
بجائے کوئی اور بیٹھا ہوا ہے کیونکہ کرنل رچرڈ تو نپے تلے الفاظ بولنے
کا عادی تھا اور وہ تو اچھے سے اچھے ایجنٹ کو گھاس نہ ڈالتا تھا جبکہ
وہ اس پاکیشیائی کی اس طرح تعریفیں کر رہا تھا جیسے وہ اس سے سخت
مرعوب ہو۔

”مجھے معلوم ہے کہ تمہیں میری باتوں پر حیرت ہو رہی ہے لیکن
میں یہ سب کچھ تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم نے پاکیشیا میں مشن
مکمل کرنا ہے۔ جہاں تک عمران کی بات ہے تو میں ایکریمیا کی
بے شمار ایجنسیوں میں بطور ایجنٹ کام کر چکا ہوں اور میرے
کارناموں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ حتیٰ کہ مجھے ایکریمیا
اور پوری دنیا میں ٹاپ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ
میرا سامنا جب بھی اس عمران سے ہوا ہے ہر بار میں یہی سمجھتا رہا
کہ میں کامیاب ہو رہا ہوں لیکن جب رزلٹ نکلتا تو پتہ چلتا کہ اس
عمران نے دراصل مجھے استعمال کیا تھا اور رزلٹ اسی کے حق میں
نکلا ہے“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''چیف۔ کیا اسے ہلاک کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی گئی''۔ ماریا نے کہا تو کرنل رچرڈ کے چہرے پر پہلی بار طنزیہ مسکراہٹ نظر آئی۔

''پوری دنیا کے ایجنٹوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ عمران ہلاک ہو جائے۔ تمام سپر پاورز، اس کا ہمسایہ ملک کافرستان، تمام یورپی ممالک اور خصوصاً اسرائیل اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی یہودی ایجنسیاں سب کی یہی خواہش ہے کہ اس عمران کو کسی طرح ہلاک کر دیا جائے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے ایک دو نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کوششیں کی گئیں لیکن نتیجہ ہمیشہ صفر رہا۔ وہ زخمی ضرور ہو جاتا ہے لیکن پھر تندرست ہو جاتا ہے۔ یقیناً خوش قسمتی اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ وہ واقعی ایسا عفریت ہے جو لاکھوں آنکھیں رکھتا ہے اور نہ صرف رکھتا ہے بلکہ انہیں بیک وقت استعمال کرنے پر بھی قادر ہے''...... کرنل رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہاں ہمارا مقابلہ اس عمران سے ہو گا''...... اس بار ایلسا نے کہا۔

''یہ سب کچھ میں نے اس لئے تمہیں بتایا ہے کہ تم دونوں نے ہر قیمت پر اور ہر صورت میں اس سے بچ کر مشن مکمل کرنا ہے۔ اگر اسے معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو تم کامیاب تو ایک طرف زندہ واپس بھی نہیں آ سکو گی''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات

سپر ایجنٹوں کی سراسر توہین تھی۔

''ٹھیک ہے سر۔ مشن کیا ہے''...... ماریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ تم دونوں کے بارے میں عمران کچھ نہیں جانتا کیونکہ تم دونوں پہلی بار پاکیشیا جا رہی ہو۔ بہرحال مشن بے حد آسان ہے۔ اس جنگی ہتھیاروں کی نمائش میں ایک سٹال فوجی نوعیت کے کیمروں کا بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس سٹال کا نمبر گیارہ ہے اور اس سٹال پر ایسے جدید ترین کیمروں کی نمائش کی جا رہی ہے جو دفاعی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس سٹال پر ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا کیمرہ بھی رکھا جا رہا ہے۔ اسے پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایجاد کیا ہے۔ اس کا سائنسی نام تو بہت لمبا چوڑا ہے لیکن عرف عام میں اسے پن کیمرہ کہا جاتا ہے۔ اس میں ایسی ریز استعمال کی گئی ہیں جو تقریباً دس کلومیٹر کے ایریئے میں ہر قسم کی رکاوٹوں کو کراس کر جاتی ہیں۔ اس طرح دس کلومیٹر کے ایریئے میں دشمن کی تمام تنصیبات کو نہ صرف چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ ان کی تصاویر بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعے باہر کھڑے ہو کر کسی بھی خفیہ لیبارٹری کی اندرونی تصویر کشی کی جا سکتی ہے۔ غرضیکہ اس کیمرے سے بے شمار کام لئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک انقلابی ایجاد ہے۔ ایکریمیا نے یہ کیمرہ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی

اسے حاصل نہ کر سکا۔ البتہ سٹال نمبر الیون پر پہلی بار اس کی نمائش کی جا رہی ہے لیکن یہ برائے فروخت نہیں ہو گا۔ صرف دنیا میں پاکیشیائی سائنس دانوں کی ذہانت اور کامیابی کے اظہار کے لئے اس کی نمائش کی جا رہی ہے تاکہ مشرق وسطیٰ کے ممالک اس سے متاثر ہو کر زیادہ سے زیادہ اسلحہ خریدیں۔ تم دونوں نے یہ کیمرہ وہاں سے حاصل کر کے ایکریمیا پہنچانا ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"چیف۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ نمائش میں اصل کیمرے کی بجائے اس کی ڈمی رکھیں"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ خصوصی ٹیموں کو اس کیمرے کی کارکردگی باقاعدہ شو کی جائے گی اس لئے کیمرہ اصل ہی وہاں ہو گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"لیکن ہم کس حیثیت سے وہاں جائیں گی"...... ایلسا نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ انتہائی اہم بات ہے اس لئے اس پوائنٹ پر بے حد غور کیا گیا۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ تم دونوں دفاعی مبصر کے طور پر وہاں جاؤ گی۔ تم دونوں دفاعی آلات اور ان کی ریسرچ کے سلسلے میں طویل عرصے سے کام کر رہے ہو اور تمہارے مضامین اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور جنہیں بے حد وقعت دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں دفاعی ماہرین کا ایک پینل تمہیں باقاعدہ بریفنگ دے گا اور تمہارے ساتھ ایسی کٹنگ پر مشتمل فائلز

بھی ہوں گی جن میں تمہارے مضامین موجود ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے دفاعی آلات پر چھپنے والا ایک انتہائی وقیع رسالہ ڈیفنس ویو کے خصوصی کارڈز بھی تمہارے پاس ہوں گے اور تم ایسے کاغذات پر وہاں جاؤ گی جو تصدیق کرنے اور کرانے کے باوجود اصل ہوں گے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہ کیمرہ کتنا بڑا ہے اور کس سائز میں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ گول ہے، وزنی ہے یا ہلکا ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"چھوٹا سا کیمرہ ہے لیکن یہ کیمرہ سیلڈ ہوتا ہے۔ اگر اسے کھول دیا جائے تو یہ بے کار ہو جائے گا۔ یہ اتنا چھوٹا ہے کہ تمہارے ہینڈ بیگ میں آسانی سے سما جائے گا"...... کرنل رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے وہاں سے کیسے یہاں ایکریمیا پہنچانا ہے"...... ایلسا نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں خصوصی طور پر غور کیا گیا ہے۔ یہ کیمرہ چوری ہوتے ہی پورے پاکیشیا میں طوفان کھڑا ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیائی اس کیمرے کی حفاظت اپنی جانوں سے بھی زیادہ کرتے ہیں اور لازمی بات ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس اسے واپس حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کرے گی۔ دارالحکومت سے باہر جانے کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے۔ تمام کوریئر کمپنیوں سے باہر بھیجی جانے والی [illegible] گی اور ہو سکتا ہے کہ تمام ملکوں

کے سفارت خانوں کی بھی چیکنگ کی جائے اور سفارتی بیگز کو بھی چیک کیا جائے اس لئے انتہائی غور کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم دونوں یا تم میں سے ایک یہ کیمرہ دارالحکومت کے شمال کی طرف تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک سرحدی علاقہ شیر گڑھ میں واقع ایک ہوٹل جسے سٹار ہوٹل کہا جاتا ہے، کے مالک اور جنرل مینجر مارٹن کو پہنچا دے۔ مارٹن یہ کیمرہ فوری طور پر کافرستان میں ہمارے آدمی تک پہنچا دے گا جہاں سے یہ ایکریمیا پہنچ جائے گا۔ اس سرحدی علاقے میں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور وہاں کی چیکنگ کا خیال بھی کسی کو نہ آئے گا''...... کرنل رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہم نے کب تک وہاں رہنا ہے''...... ماریا نے پوچھا۔

''جب تک یہ کیمرہ ایکریمیا نہیں پہنچ جاتا اس وقت تک تم دونوں وہاں رہو گی۔ اگر تم پر کوئی شک بھی پڑے گا تو تم پر کوئی الزام ثابت نہ ہو سکے گا۔ جب تمہیں میری طرف سے سپیشل کاشن ملے جائے پھر تم اطمینان سے واپس آ جانا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''لیکن اگر ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آ گئی تو پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا''...... ماریا نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ تم نے ہر صورت میں لاتعلق رہنا ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہم پر تشدد کریں''...... ایلسا نے

کہا۔

''ہاں۔ ایسی صورت میں تمہیں مکمل اجازت ہے کہ تم جس طرح چاہو کرو۔ بہرحال کیمرہ ہر صورت میں ایکریمیا پہنچنا چاہئے''۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

''آپ سے رابطہ رہے گا یا نہیں''...... ایلسا نے پوچھا۔

''نہیں۔ کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں ہو گا ورنہ تم ٹریس بھی ہو سکتی ہو''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو ماریا اور ایلسا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''مزید کام کب ہو گا''...... ماریا نے پوچھا۔

''کل سے شروع ہو گا۔ بریفنگ کے بعد تمہیں ضروری کاغذات مل جائیں گے پھر تم پاکیشیا روانہ ہو جانا''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے کرنل رچرڈ کو سلام کیا اور آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کوئی خاص بات جو میری عدم موجودگی میں ہوئی ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خاص بات نہیں بلکہ خاص الخاص کیس ہے''...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''سیکرٹ سروس آپ کے لئے رشتہ تلاش کرتی پھر رہی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''سیکرٹ سروس میرے لئے رشتہ تلاش کر رہی ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات''...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کی عدم موجودگی میں ہوٹل گرانڈ میں سالانہ جشن بہاراں منعقد ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اور مجھے افسوس ہے کہ میں اس میں شریک نہیں ہو سکا۔ لیکن اس جشن میں کوئی ہنگامہ ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہنگامہ نہیں قیامت برپا ہوئی ہے عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارے اندر بھی سسپنس پیدا کرنے کے جراثیم نمودار ہونا شروع ہو گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی مرضی ہے۔ آپ جو چاہے کہہ لیں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''تو پھر سیدھی طرح بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ اس طرح سسپنس پیدا کر کے تم میرے اعصاب چٹخانا چاہتے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''سیکرٹ سروس نے جولیا کی سربراہی میں اس جشن بہاراں میں شرکت کی۔ میں نے بھی ان کے قریب ہی ایک میز حاصل کر لی۔ میں ان کی باتوں سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا اور پھر وہاں آپ کی شادی کے بارے میں بات چھڑ گئی اور پھر صدیقی نے ایک رشتہ

تجویز کر دیا اور سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ یہ رشتہ کرا دیا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ تفصیل بتاؤ''...... عمران نے تجسس بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے وہاں ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل دوہرا دی۔

''شیرگڑھ اور نواب فخرالدین اور اس کی بیٹی رخشندہ۔ لیکن جولیا نے یقیناً صدیقی کو گولی مار دی ہو گی جس نے یہ بات کی ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں بلکہ جولیا اس معاملے میں پیش پیش تھی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسی موقع پر کہتے ہیں۔ جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اب وہ سب شیرگڑھ گئے ہوئے ہیں۔ صدیقی کے ساتھ اس کے دوستوں کی حیثیت سے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا تم سے انہوں نے اجازت لی ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ جولیا نے صرف اتنا بتایا ہے کہ صدیقی کے ملنے والے نواب فخرالدین نے صدیقی اور اس کے دوستوں کی دعوت کی ہے اور صدیقی نے سب کو شیرگڑھ چلنے کی دعوت دی ہے۔ چونکہ کوئی کام نہیں تھا اس لئے وہ اس دعوت پر جانا چاہتے ہیں جس پر میں نے اجازت دے دی کیونکہ انکار کرنے کا کوئی جواز نہ تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اصل بات کی تمہیں ہوا بھی نہیں لگنے دی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اپنی طرف سے انہوں نے یہ کوشش کی ہے لیکن اب انہیں کیا معلوم کہ میں ان کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا سب کچھ سنتا رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''نہ بھی ہو تب بھی حاضر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ فوراً میرے آفس پہنچو۔ پاکیشیا کا انتہائی اہم جنگی ہتھیار چوری کر لیا گیا ہے۔ فوراً پہنچو''...... سرسلطان نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''جنگی ہتھیار کی چوری۔ کیا مطلب ہوا سرسلطان کا''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”سر سلطان کو اب مجھے کال کرنے کا طریقہ آ گیا ہے۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو پتہ چلے گا کہ ان کے آفس سے قلم چوری ہو گیا ہے اور چونکہ اس قلم سے دفاعی معاہدے تیار ہوتے ہیں اس لئے یہ قلم بھی جنگی ہتھیاروں میں شامل ہے“...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ سر سلطان کا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے“...... بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہی تو سر سلطان کی اداکاری ہے کہ میں اب سر کے بل دوڑ کر وہاں پہنچ جاؤں گا ورنہ سر سلطان کو پتہ ہے کہ میں نے ہزاروں نخرے کرنے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ گو اس نے بلیک زیرو کو یہی کہا تھا کہ سر سلطان اداکاری کر رہے ہیں لیکن سر سلطان کے لہجے میں موجود گہری تشویش نے اسے چونکا دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے آفس میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل شاہ بھی موجود تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور بوڑھا آدمی بھی موجود تھا جو اپنے لباس اور انداز سے کوئی سائنس دان دکھائی دے رہا تھا۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یا اہلیان آفس“...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑ[illegible]

ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ بوڑھے آدمی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بیٹھو عمران۔ معاملات انتہائی سنجیدہ ہیں“...... سر سلطان نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

”سنجیدگی ہی تو اصل دشمن ہے۔ جس پر طاری ہو جائے وہ بے چارہ جوانی میں ہی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ بہرحال بتائیں اس سنجیدگی کا کیا حدود اربعہ ہے“...... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کرنل شاہ کو تم جانتے ہو۔ یہ ڈاکٹر حسن ہیں۔ سرداور کے تحت کام کرتے ہیں اور ڈاکٹر حسن یہ وہی عمران ہے جس کے بارے میں سرداور نے بھی آپ کو بتایا ہو گا اور میں نے بھی بتایا تھا“۔ سر سلطان نے کہا۔

”لیکن“...... ڈاکٹر حسن نے ہونٹ چبا کر کچھ کہنا چاہا لیکن شاید پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گئے۔

”عمران بیٹے۔ پاکیشیا نے ایک کیمرہ ایجاد کیا تھا۔ یہ ایجاد دراصل ڈاکٹر حسن کی بیس سالہ محنت کا نتیجہ تھا۔ اس کا سائنسی نام تو بے حد طویل ہے البتہ اسے عام طور پر پن کیمرہ کہا جاتا ہے۔ یہ کیمرہ جنگی اور دفاعی مقاصد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر حسن تمہیں تفصیل سے اس بارے میں بتائیں گے“...... سر سلطان نے [illegible]

”مجھے معلوم ہے۔ سرداور دو سال پہلے مجھے اس بارے میں بتا چکے ہیں۔ البتہ ڈاکٹر حسن صاحب سے آج ملاقات ہو رہی ہے۔ لیکن ہوا کیا ہے۔ اصل بات بتائیں“...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”وہ کیمرہ چوری کر لیا گیا ہے“...... سرسلطان نے کہا۔

”چوری۔ کہاں سے۔ کیسے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تفصیل بتاتا ہوں جناب“...... کرنل شاہ نے کہا تو عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”اس ہفتے دارالحکومت میں پاکیشیا میں تیار کئے گئے دفاعی ہتھیاروں اور ایجادات کی بین الاقوامی نمائش تھی جو کل ختم ہوئی ہے۔ اس نمائش میں ایک سٹال جس کا نمبر الیون تھا وہاں جنگ میں کام آنے والے کیمرے رکھے گئے تھے۔ ان میں پن کیمرہ بھی تھا۔ یہ برائے فروخت نہیں تھا لیکن مشرق وسطیٰ اور اسلامی ممالک کے وفود کو اس کی کارکردگی عملی طور پر دکھائی جاتی تھی تاکہ انہیں محسوس کرایا جا سکے کہ پاکیشیا دفاع سے متعلق سامان تیار کرنے میں کس حد تک پیش رفت کر چکا ہے۔ کل رات گیارہ بجے اس کا فائنل مظاہرہ کیا گیا جو اس نمائش میں آنے والے تمام وفود اور جنگی ماہرین اور مبصروں کو دکھایا گیا۔ اس کے بعد اس پن کیمرے کو اس کے مخصوص باکس میں بند کر کے اسے خفیہ لاکر میں رکھ دیا گیا۔

دوسرے روز جب سامان وہاں سے لانے کے لئے آدمی گئے تو اس سٹال کے چاروں مسلح گارڈز کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں۔ لاکر کھلا ہوا تھا اور باقی سب کچھ موجود تھا البتہ وہ پن کیمرہ اپنے باکس سمیت غائب تھا۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دی گئی تو ہم نے تمام کوریئر سروسز کو چیک کرانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ ایئرپورٹ، بندرگاہ، ریلوے اسٹیشن اور بس ٹرمینل پر ہر جگہ خصوصی چیکنگ آلات لگا دیئے تاکہ اسے ملک سے باہر نہ نکالا جا سکے اور انکوائری شروع کر دی گئی۔ لیکن اب تک مسلسل کوشش کے باوجود کچھ معلوم نہیں ہو سکا جس پر سرسلطان نے مجھے اپنے آفس کال کر لیا۔ یہاں ڈاکٹر صاحب بھی موجود تھے اور پھر آپ کو بلایا گیا“۔ کرنل شاہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”عمران بیٹے۔ اس کیمرے کو واپس ملنا چاہئے ورنہ پاکیشیا کا دفاع حقیقی خطرے کی زد میں آ جائے گا“...... سرسلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ اگر ایک کیمرہ چوری کر بھی لیا گیا ہے تو کیا ہوا۔ ڈاکٹر حسن موجود ہیں۔ وہ اس جیسے اور کیمرے تیار کر لیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”ڈاکٹر حسن۔ آپ بتائیں کہ اس کیمرے کی کیا اہمیت ہے“۔ سرسلطان نے ڈاکٹر حسن سے کہا۔

”دراصل اس کیمرے کی چوری سے اس کی ٹیکنالوجی اور اس

میں استعمال کی جانے والی ریز سامنے آ جائیں گی اور پھر اس
کیمرے کی مدد سے پاکیشیا کے تمام دفاعی اور خصوصاً ایٹمی تنصیبات
دشمنوں پر اوپن ہو جائیں گی۔ یہاں موجود تمام دفاعی آلات کی
تفصیل مع تصاویر کے دشمنوں تک پہنچ جائیں گی اور پھر انہیں تباہ
کرنا ان کے لئے انتہائی آسان ہوگا''...... ڈاکٹر حسن نے کہا۔

''ایسی صورت میں اسے اوپن کیوں کیا گیا تھا۔ کیا ضرورت تھی
اس کا مظاہرہ کرنے کی''...... عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ پاکیشیا ہتھیاروں کی فروخت سے
خاصا زرمبادلہ کما رہا ہے۔ لیکن پچھلے ایک سال سے خریداروں کا
رخ دوبارہ ایکریمیا کی طرف ہو گیا ہے اور ہمارے تیار کردہ
ہتھیاروں کی سیل خاصی کم ہوگئی ہے جس سے پاکیشیا کو خاصا دھچکا
پہنچ رہا تھا۔ اس پر سرداور سے اس بارے میں بات کی تو سرداور
نے یہ آئیڈیا دیا اس طرح پاکیشیائی ہتھیاروں کے بڑے بڑے
آرڈر مل گئے ہیں لیکن یہ کسی کے بھی ذہن میں نہ تھا کہ اسے اس
طرح چوری بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ وہاں انتہائی سخت اقدامات کئے
گئے تھے''...... سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ لیکن اس کا سائز، باکس اور دیگر
تفصیلات کہاں سے ملیں گی جس سے ہم اسے پہچان سکیں''۔ عمران
نے کہا۔

''میں بتاتا ہوں''......

تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''کرنل شاہ۔ آپ اب تک کی تحقیقات سے کس نتیجے پر پہنچے
ہیں''...... عمران نے کرنل شاہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے لیکن اب تک یہ
معلوم ہوا ہے کہ رات کو کوئی غیر متعلقہ آدمی اندر داخل نہیں ہوا۔
صرف سٹال الیون کے چار گارڈز ہلاک پائے گئے۔ انہیں عام سے
سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ہلاک کیا گیا ہے جبکہ نمائش والی جگہ
کے گرد اونچی چاردیواری موجود ہے جس پر حفاظتی باڑ لگی ہوئی ہے
اور اس کا گیٹ بھی بند ملا ہے اور وہاں نمائش پر اندر اور باہر باقاعدہ
مسلح فوجی پہرہ دیتے رہے ہیں۔ نہ کوئی اندر گیا اور نہ کوئی باہر آیا
ہے''...... کرنل شاہ نے کہا۔

''کیا ہر سٹال پر مسلح گارڈز رکھے گئے تھے''...... عمران نے
پوچھا۔

''ہاں۔ ہر سٹال پر چار چار مسلح گارڈز تھے جو اس سٹال کے اندر
رات کو پہرہ دیتے تھے لیکن ساتھ والے سٹالوں کے گارڈز کو بھی اس
واردات کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ سب کچھ انتہائی پراسرار انداز میں کیا
گیا ہے''...... کرنل شاہ نے کہا۔

''اس آخری مظاہرے میں کون کون شریک تھے۔ ان کی
لسٹ''...... عمران نے کہا تو کرنل شاہ نے اپنے سامنے رکھی ہوئی
بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی تو اس

میں آٹھ کاغذات تھے۔ ان میں سے دو کاغذات پر وہ فہرست تھی۔ عمران سرسری طور پر اسے دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"ٹھیک ہے سرسلطان۔ میں چیف کو تمام تفصیلات پہنچا دوں گا۔ آخری فیصلہ تو بہرحال چیف نے ہی کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری طرف سے بھی ان سے درخواست کر دینا"۔ سرسلطان نے کہا۔

"کر دوں گا۔ لیکن اب وہاں نمائش سے تو سب کچھ اٹھا لیا گیا ہو گا۔ اب وہاں تو کچھ بھی نہ ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ جگہ تو خالی ہو چکی ہے"...... کرنل شاہ نے جواب دیا۔

"آپ تمام سپاٹس پر چیکنگ جاری رکھیں۔ ہم دوسرے زاویوں سے اس پر کام کریں گے۔ اگر کوئی اہم بات ہو تو آپ مجھے فون پر بتا دیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سرسلطان کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے ان فقرات کے بعد وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اس کیس پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے کرنل شاہ کی دی ہوئی فائل اٹھائے واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں"...... بلیک زیرو نے احتراماً اٹھتے ہوئے

دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خوفناک اور پراسرار واردات ہے اور اس کیمرے کی وجہ سے واقعی پاکیشیا کی تمام ایٹمی اور دفاعی تنصیبات اوپن ہو جائیں گی"...... بلیک زیرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے مجھے اس بات کا خیال نہ آیا تھا لیکن پھر جب بات کھلی تو مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ پاکیشیا کے خلاف بہت بڑی سازش ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اسے کیسے برآمد کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو گھسیٹ کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"رین بو کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں جنگی ہتھیاروں کی نمائش لگی ہوئی تھی۔ کیا تم نے وہاں کا چکر لگایا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک

پڑا۔

''یس باس۔ میں کل وہاں گیا تھا۔کل نمائش کا آخری دن تھا۔ میں وہاں رات ایک بجے تک رہا ہوں۔ اس کے بعد چونکہ نمائش کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا اس لئے میں واپس چلا آیا۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں سٹال نمبر الیون تھا۔ جس پر جنگی اور دفاعی مقاصد میں کام آنے والے کیمروں کی نمائش کی گئی تھی۔ کیا تم نے وہاں کا راؤنڈ لگایا تھا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں نے وہاں کے تمام سٹال اچھی طرح دیکھے تھے اور سٹال نمبر الیون میں بھی تقریباً نصف گھنٹہ رہا ہوں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے ۔ اوور''۔ ٹائیگر نے آخرکار ذہن میں ابھرنے والا سوال کر ہی دیا۔

''سٹال نمبر الیون پر رات کو انتہائی خوفناک واردات ہوئی ہے۔ وہاں سے ایک ایسا کیمرہ چوری کر لیا گیا ہے جسے عرف عام میں پن کیمرہ کہا جاتا ہے۔ اس کیمرے کے ذریعے کئی کلومیٹر تک ہر قسم کی رکاوٹ کے باوجود تصویر کشی کی جا سکتی ہے اور اس کیمرے کے چوری ہونے کا مطلب ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی بھی ساتھ ہی چوری ہو گئی ہے اور اب ایسے کیمرے تیار کر لئے جائیں گے اور پھر پاکیشیا کی تمام دفاعی تنصیبات اور خاص طور پر ایٹمی تنصیبات کی اندرونی تصویریں حاصل کر لی جائیں گی جس کے بعد ان تنصیبات

کے خلاف آسانی سے کارروائی کی جا سکے گی۔ اوور''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ میں نے بھی اس کیمرے کو دیکھا تھا۔ اس کے بارے میں ایک بڑا پوسٹر بھی وہاں لگایا گیا تھا لیکن یہ کب اور کس طرح چوری ہوا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

''باس۔ جب میں وہاں موجود تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ تھوڑی دیر بعد وہیں غیر ملکی وفود اور دفاعی مبصرین کو جنگی کیمروں کے بارے میں بریفنگ دی جائے گی۔ میں نے اپنے طور پر اس بریفنگ میں شامل ہونے کی کوشش کی لیکن مجھے اجازت نہ مل سکی۔ البتہ میری وہاں موجودگی میں ہی غیر ملکی وفود اور مبصرین کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ان میں ایک ایکریمین لڑکی بھی تھی۔ ویسے تو میں اسے دیکھ کر نہ چونکتا کیونکہ وہاں سب ہی غیر ملکی مرد اور عورتیں تھیں لیکن اس لڑکی نے وہاں موجود ایک گارڈ سے سرگوشی میں بات کی۔ میں قریب ہی موجود تھا۔ اس گارڈ نے بھی سرگوشی میں جواب دیا لیکن میں اس کا لہجہ سن کر چونک پڑا۔ یہ گارڈ مقامی تھا لیکن اس کا لہجہ خالصتاً ایکریمین تھا۔ اس نے شیر گڑھ اور مارٹن کے نام لئے تھے۔ پھر وہ لڑکی اندر چلی گئی۔ میں سمجھا کہ یہ گارڈ ایکریمیا رہ چکا ہو گا اس لئے میں نے زیادہ پرواہ نہ کی اور واپس چلا آیا۔ اوور''۔ ٹائیگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کا حلیہ کیا تھا۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ چبا کر پوچھا تو ٹائیگر نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"تم شیر گڑھ کبھی گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ شیر گڑھ کافرستانی سرحد کے قریب ہے۔ اسے اسمگلنگ کی جنت بھی کہا جاتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کوئی مارٹن ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں دارالحکومت اور شیر گڑھ میں ایک نہیں کئی مارٹن ہوں گے کیونکہ مارٹن عام سا نام ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"شیر گڑھ سے فوراً معلوم کرو کہ وہاں کوئی کلب یا ہوٹل ایسا ہے جس کا منیجر یا سپروائزر یا کوئی اہم آدمی مارٹن ہو۔ ایسا کلب یا ہوٹل جہاں ایکریمین عورتیں اور مرد آتے جاتے رہتے ہوں اور پھر مجھے کال کر کے فوراً بتاؤ ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کو کیسے خیال آیا کہ ٹائیگر اس نمائش میں گیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو وہ میرا شاگرد ہے۔ اگر میں اماں بی کے ساتھ دارالحکومت سے باہر نہ ہوتا تو میں بھی لازماً اس نمائش میں جاتا۔ دوسرا ٹائیگر کے اندر مزید سیکھنے کی خواہش موجود ہے جو تمہاری سیکرٹ سروس کے ممبرا [illegible]

گپیں ہانکنے کے سوا اور کچھ نہیں کرتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کا اپنا قصور ہے عمران صاحب۔ آپ انہیں اس سائیڈ پر لے ہی نہیں آتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے تو ٹائیگر کو بھی نہیں کہا کہ وہ ایسی جگہوں پر جایا کرے۔ سیکھنے کی خواہش انسان کے اندر ہوتی ہے اور جس کے اندر یہ خواہش ہوتی ہے وہ واقعی ترقی کرتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اس دوران ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ شیر گڑھ میں ایک ہوٹل ہے۔ سٹار ہوٹل۔ اس کے مالک اور جنرل منیجر کا نام مارٹن ہے اور اس مارٹن کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ میں اس کا نام کافی معروف ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کو تلاش کرو جس کا حلیہ تم نے بتایا تھا۔ میں اس مارٹن کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ حکم دیں تو میں خود شیر گڑھ جا کر اس مارٹن سے پوچھ گچھ کروں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جو تم سے کہا گیا ہے وہ کرو۔ میں اپنے احکامات دوہرایا نہیں کرتا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر تیزی سے صفدر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر دارالحکومت سے باہر جاتے ہوئے ٹرانسمیٹر والی رسٹ واچ پہن کر جاتا ہے اس لئے اس نے اس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد صفدر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"فون کال کرو۔ لیکن غیر متعلقہ افراد سے ہٹ کر۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ شیر گڑھ سے"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے قریب کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے چیف۔ آپ کی ٹرانسمیٹر کال جب ملی تو میں ایک کمرے میں تھا۔ پھر میں علیحدہ کمرے میں جہاں فون موجود ہے آ گیا اور اب وہاں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شیر گڑھ میں تمہاری کیا مصروفیات ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نواب صاحب سے ملاقات ہو گئی ہے اور کل ہماری واپسی کا پروگرام ہے۔ آپ حکم فرمائیں چیف"...... صفدر نے کہا۔

"شیر گڑھ میں ایک ہوٹل ہے، سٹار ہوٹل۔ اس کا جنرل مینجر اور مالک مارٹن ہے۔ یہاں دارالحکومت میں ایک خوفناک واردات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر واردات کے بارے میں بتا دیا۔

"وہاں ایک گارڈ اور ایک غیر ملکی لڑکی جس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں کے درمیان بات چیت کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ اس گفتگو میں شیر گڑھ اور مارٹن کا نام لیا گیا تھا اس لئے تم اس مارٹن سے معلوم کرو کہ اس لڑکی یا اس گارڈ کا اس سے کیا تعلق ہے اور کیا وہ کیمرہ اس مارٹن تک تو نہیں پہنچایا گیا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلیئے بھی بتا دیئے۔

"آپ حکم دیں تو ہم فوری واپس آ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے پہلے یہ کام کرنا ہے اور اگر کوئی لنک معلوم ہو تو اس مارٹن کو اغوا کر کے فوری واپس آ جانا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"انہیں آپ نے فوری واپسی کا کہہ دینا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہاں آ کر انہوں نے کون سا پہاڑ کھود لینا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

ہوٹل شیرٹن کے ایک کمرے میں ایلسا بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اسے ماریا کی واپسی کا انتظار تھا لیکن دن خاصا چڑھ آیا تھا اور ابھی تک ماریا کی واپسی نہ ہوئی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ایلسا کی بے چینی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ایلسا بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر دروازے کے قریب لگے ڈور فون کے رسیور تک پہنچی اور اس نے ہک سے رسیور اٹھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ایلسا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ماریا ہوں ایلسا"...... دوسری طرف سے ماریا کی آواز سنائی دی تو ایلسا کے ذہن اور جسم میں جیسے سکون اور اطمینان کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"او کے"...... ایلسا نے کہا اور رسیور کو ہک میں لگا کر اس نے

آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ماریا اندر داخل ہوگئی۔

''تم کہاں رہ گئی تھی۔ تمہارا انتظار کرتے ہوئے میرا آدھے سے زیادہ خون خشک ہوگیا ہے''...... ایلسا نے دروازہ بند کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''فاصلہ کافی تھا اس لئے آنے جانے میں دیر ہوگئی۔ پھر مارٹن کہیں گیا ہوا تھا اس لئے اس کی واپسی کا انتظار کرنا پڑا''...... ماریا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گئی۔

''گڈ گاڈ۔ میں تو واقعی بے حد پریشان ہوگئی تھی''...... ایلسا نے کہا اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی میز پر سے شراب کی بوتل اور دو جام اٹھا کر اس نے ماریا کے سامنے رکھے اور پھر بوتل کھول کر اس نے دونوں جاموں میں شراب ڈال کر بوتل بند کر دی۔

''یہ لو۔ کامیابی کی خوشی میں''...... ایلسا نے کہا تو ماریا نے مسکراتے ہوئے جام اٹھا لیا۔

یہ کامیابی تمہارے آدمی راجر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ویسے راجر نے واقعی کمال کر دیا ہے ورنہ شاید ہمارا مشن اتنی آسانی سے مکمل نہ ہوتا''...... ماریا نے جام اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر شراب کا گھونٹ لے کر اس نے جام واپس میز پر رکھ دیا۔

''وہاں واقعی انتہائی سخت ترین انتظامات تھے۔ لیکن راجر یہاں طویل عرصے تک رہ چکا ہے اس لئے اس نے آسانی سے ایک گارڈ کی جگہ لے لی اور پھر سارا

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے تفصیل تو بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہوا۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ بس پن کیمرہ تم نے مجھے لا کر دیا اور میں اسے تم سے لے کر مارٹن کو دے کر فارغ ہوگئی''...... ماریا نے کہا تو ایلسا بے اختیار ہنس پڑی۔

''اس نمائش کے گرد تمہیں معلوم ہے کہ انتہائی سخت ترین پہرہ تھا۔ پھر ہر سٹال میں گارڈ موجود تھے لیکن راجر نے ایک ایسا راستہ تلاش کر لیا تھا جس سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر آیا اور جایا جا سکتا تھا۔ اس راستے کے باہر کوئی گارڈ بھی موجود نہ تھا۔ چاردیواری کی بنیاد میں زمین میں ایک گڑھا تھا جس پر جھاڑیاں موجود تھیں۔ یہ گڑھا اتنا کشادہ تھا کہ آدمی آسانی سے گھسٹ کر اندر سے باہر اور باہر سے اندر آ جا سکتا تھا۔ چنانچہ راجر وہاں گارڈ کے روپ میں رہا۔ جب میں وہاں پہنچی تو میں نے اسے سرگوشی میں بتایا کہ پن کیمرہ چرا کر شیر گڑھ میں مارٹن کے پاس پہنچانا ہے اس لئے وہ اسے وہاں سے باہر نکال کر زیرو پوائنٹ پر پہنچ جائے اور پھر بریفنگ کے بعد ہم واپس چلے آئے۔ رات کو تین بجے اس نے سائیلنسر لگے پسٹل سے تمام گارڈز کو ہلاک کیا۔ پن کیمرہ اٹھایا اور خاموشی سے اس سوراخ سے ہوتا ہوا وہ باہر نکل آیا اور زیرو پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں ہم دونوں موجود تھیں۔ پھر میں نے تمہیں راجر کے
گر کوئی دیکھے تو راجر کے مقامی میک اپ

کی وجہ سے وہ خیال نہ کرے ورنہ تم اکیلی وہاں جاتی تو مسئلہ بن جاتا اور اگر تمہارے ساتھ کوئی اور آدمی بھیجا جاتا تو دو غیر ملکی چیک ہو سکتے تھے''...... ایلسا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا کہ بریفنگ پر تم خود گئیں جبکہ پن کیمرہ پہنچانے مجھے بھیج دیا۔ اس طرح کسی کو شک ہی نہ پڑ سکے گا۔ ویسے مارٹن مجھے بتا رہا تھا کہ وہ اس پن کیمرے کو آسانی سے کافرستان اسمگل کرا سکتا ہے''...... ماریا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال اب مارٹن جانے اور مشن۔ ہم تو فارغ ہو گئی ہیں۔ کیا خیال ہے چیف کو اطلاع دے دی جائے''...... ایلسا نے کہا۔

''ہرگز نہیں۔ ٹرانسمیٹر اور فون کالز چیک بھی ہو سکتی ہیں''۔ ماریا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن اب ہم دونوں نے کیا کرنا ہے۔ مشن تو مکمل ہو گیا ہے''...... ایلسا نے کہا۔

''تم اپنے آدمیوں کو واپس جانے کا کہہ دو۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے ہی اپنے آدمیوں کو احکامات دے دیئے ہیں۔ باقی رہیں ہم دونوں تو میں وہاں سرے سے گئی ہی نہیں تھی اس لئے مجھ پر تو کسی کو شک نہیں پڑ سکتا۔ البتہ تم کمرے تک محدود رہو یا میک اپ کر لو جیسے تم چاہو۔ البتہ ہم نے اس وقت تک یہاں رہنا ہے جب تک پروگرام کے مطابق پن کیمرہ چیف کے پاس نہیں پہنچ

جاتا''...... ماریا نے کہا۔

''ہم دونوں اکٹھی کیوں نہ رہیں''...... ایلسا نے پوچھا۔

''نہیں۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی مسئلہ بنتا ہے تو دوسرا اس سلسلے میں کام تو کر سکتا ہے''...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مسئلہ بنتا ہے۔ تم بے فکر رہو۔ کچھ نہیں ہو گا''...... ایلسا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر بھی ہمارا علیحدہ علیحدہ رہنا بہتر رہے گا''۔ ایلسا نے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی''...... ایلسا نے کہا تو ماریا اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اب ہمارا رابطہ صرف فون پر رہے گا۔ میرے ہوٹل کا فون نمبر اور کمرہ نمبر نوٹ کر لو''...... ماریا نے کہا اور پھر وہ ہوٹل کا کمرہ نمبر اور فون نمبر بتا کر مڑی اور دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد ایلسا نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر وہ کرسی پر بیٹھ کر شراب پینے میں مصروف ہو گئی۔ ایک بار اسے خیال آیا تھا کہ وہ میک اپ کر لے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ میک اپ کے ساتھ کاغذات بھی تبدیل کرنے پڑتے اور جب ان کا اس واردات سے کوئی تعلق ثابت ہی نہیں ہو سکتا تھا تو پھر وہ کیوں خطرہ مول لے۔ یہی سوچ کر اس نے ٹی وی آن کر دیا تاکہ اطمینان سے بیٹھ کر کسی ایکریمین چینل پر اپنی پسندیدہ فلم دیکھ سکے اور پھر

اسے فلم دیکھتے ہوئے نجانے کتنی دیر گزری ہو گی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ایلسا بول رہی ہوں'' ...... ایلسا نے کہا۔

''میڈم۔ کوئی راجر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''۔ دوسری طرف سے ہوٹل کی فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات'' ...... ایلسا نے کہا۔

''ہیلو میڈم۔ میں راجر بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد راجر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات ہے'' ...... ایلسا نے چونک کر کہا۔

''میڈم۔ یہاں ہوٹل شیراڈ میں ایک آدمی آپ کا حلیہ بتا کر آپ کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا رہا ہے'' ...... دوسری طرف سے راجر نے کہا تو ایلسا بے اختیار اچھل پڑی۔

''میرا حلیہ بتا کر۔ کیا مطلب۔ کون ہے وہ'' ...... ایلسا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ایک ویٹر نے یہ بات بتائی ہے کیونکہ اس وقت میں اپنے اصل چہرے میں ہوں۔ اس ویٹر کا کہنا تھا کہ یہ حلیہ ایکریمین عورت کا ہے۔ وہ شاید اس انداز میں بات کر کے مجھ سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ میں آپ کے بارے میں کچھ جانتا ہوں یا نہیں۔ بہرحال میرے انکار کرنے پر وہ

اس نے بتایا کہ اس کا نام ٹائیگر ہے اور اس کا تعلق یہاں کی انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ خاصا خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر کے بتا دوں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے ہوٹل بھی پہنچ جائے'' ...... راجر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر چل رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے یہ ہوٹل چھوڑنا پڑے گا اور میک اپ بھی تبدیل کرنا ہو گا'' ...... ایلسا نے کہا۔

''آپ میرے ہوٹل شیراڈ آ جائیں میڈم تاکہ ہم دونوں اکٹھے رہ کر ایک دوسرے کا خیال رکھ سکیں۔ میرا یہاں کمرہ نمبر ایک سو اٹھارہ ہے اور ساتھ والا کمرہ خالی ہے۔ وہ آپ کے نام ریزرو ہو سکتا ہے'' ...... راجر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم یہ کمرہ مس میگی کے نام بک کراؤ۔ میں مس میگی کے روپ میں کاغذات کے ساتھ ہوٹل پہنچ رہی ہوں''۔ ایلسا نے کہا۔

''یس میڈم'' ...... راجر نے جواب دیا۔

''ماریا تمہاری بے حد تعریف کر رہی تھی۔ ویسے تم نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر مجھے یقین ہے کہ چیف تمہیں سپر ایجنٹ بنا دے گا'' ...... ایلسا نے کہا۔

لی وجہ سے ہوا ہے میڈم اور میں

آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھ پر اس حد تک اعتماد کیا‘‘۔
راجر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

’’نہیں۔ تمہارے اندر واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ تم کمرہ بک کراؤ میں ایک گھنٹے کے اندر مس میگی کے روپ میں وہاں پہنچ رہی ہوں‘‘...... ایلسا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور الماری کے نچلے خانے سے اس نے ایک بیگ نکالا اور پھر اس کے خفیہ خانے سے اس نے میک باکس نکالا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واش روم سے باہر آئی تو اس کا چہرہ اور بالوں کا سٹائل سب کچھ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اس نے واش روم میں لگے ہوئے آئینے میں اچھی طرح چیکنگ کر لی تھی کہ اس کا میک اپ بے داغ ہے اور ویسے بھی اسے اس کام میں بے پناہ مہارت حاصل تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ کوئی اس میک اپ کو نہ پہچان سکے گا اور ویسے بھی یہ جدید ترین فارمولے پر مشتمل ایسا میک اپ تھا جسے سپر اور سپیشل میک اپ واشر سے بھی واش نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اس کا حلیہ اس ٹائیگر تک کیسے پہنچا اور یہ ٹائیگر کون ہو سکتا ہے اور کیوں اس کے بارے میں معلوم کرتا پھر رہا ہے۔ اس نے بہرحال فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب اس کا سراغ لگائے گی تا کہ اصل بات سامنے آ سکے۔ پھر بیگ اٹھا کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ کر اسے لاک کیا اور اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

کار تیزی سے سٹار ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹار ہوٹل شیر گڑھ کے شمالی مغربی حصے میں تھا۔ شیر گڑھ خاصا بڑا شہر تھا جبکہ نواب فخر الدین کی حویلی جہاں صفدر اور اس کے ساتھی بطور مہمان موجود تھے شہر کے جنوبی حصے میں تھی اس لئے سٹار ہوٹل تک پہنچنے کے لئے انہیں پورے شیر گڑھ کو کراس کرنا پڑتا تھا۔ ویسے یہاں سڑکوں پر اتنی ٹریفک نہ تھی جتنی دارالحکومت میں ہوتی ہے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ صفدر نے سب ساتھیوں کو چیف کی کال کے بارے میں بتانے کی بجائے صرف صدیقی اور کیپٹن شکیل کو بتایا تھا ورنہ اسے معلوم تھا کہ سب ساتھی کلب جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور اس طرح حویلی میں بدمزگی سی پیدا ہو جاتی اور اب بھی وہ باقی ساتھیوں کو صرف شہر کی سیر کا کہہ کر وہاں سے نکلے

تھے۔ چونکہ وہ سب تین کاروں میں وہاں پہنچے تھے اس لئے یہ کار بھی جس میں اس وقت وہ سوار تھے ان کی اپنی ہی تھی۔

"صفدر۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس قدر ہولناک واردات کے باوجود بھی چیف نے ہمیں فوری واپس آنے کا حکم نہیں دیا"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"چیف شاید اسے اتنی اہمیت نہیں دے رہے جتنی تم دے رہے ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن چیف نے یہاں مارٹن کو چیک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اسے آخر کس طرح یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ دارالحکومت سے سینکڑوں میل دور شیر گڑھ کا مارٹن اس واردات میں ملوث ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم سیکرٹ سروس کو صرف اپنے تک محدود سمجھتے ہیں جبکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ چیف نے اس کا وسیع نیٹ ورک قائم کر رکھا ہے۔ صرف عملی کام ہم کرتے ہیں"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو چلو ایسا ہو گا لیکن میں تو اس وقت حیرت سے پاگل ہو جاتا ہوں جب ہم غیر ممالک میں کام کرتے ہیں اور چیف سے بات ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے چیف مسلسل ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور ہماری تمام باتیں بھی سنتا رہتا ہے اور ہماری تمام حرکات بھی اس کی نظروں میں رہتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف نے غیر ممالک میں صرف فارن ایجنٹس ہی نہیں رکھے ہوئے بلکہ وہاں بھی ایسے نیٹ ورک قائم ہوں گے جو چیف کو ساتھ ساتھ باخبر رکھتے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب ہم نے اس مارٹن سے کیا پوچھنا ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

"چیف نے ایک ایکریمین لڑکی کا حلیہ بتایا ہے۔ ہم نے اس لڑکی کے بارے میں مارٹن سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور پن کیمرے کے بارے میں پوچھنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ پوچھ گچھ کہاں ہو گی۔ کیا اسی کے ہوٹل میں"۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اور کہاں ہو سکتی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہاں اطمینان سے پوچھ گچھ نہ ہو سکے گی۔ ہمیں اسے وہاں سے نکال کر کسی اکیلی جگہ پر لے جانا ہو گا"...... صدیقی نے کہا۔

"وہاں کا ماحول دیکھ کر ہی فیصلہ ہو گا"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہوٹل کی عمارت دو منزلہ تھی اور ہوٹل کا رقبہ بھی خاصا وسیع تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پارکنگ بھی خاصی وسیع تھی لیکن وہاں

کاروں کی تعداد بے حد کم تھی۔ صفدر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر انہیں پارکنگ ٹوکن دے دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... صفدر نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر پارکنگ بوائے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"امین۔ جناب میرا نام امین ہے"...... پارکنگ بوائے نے کہا اور اس نے نوٹ جھپٹ کر بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ڈال لیا۔

"ہم نے مارٹن صاحب سے اس انداز میں ملنا ہے کہ ہمارے مخالفوں کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اگر تم کوئی ٹپ دو تو اس جیسا ایک اور نوٹ بھی تمہیں مل سکتا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس مارٹن تو کافرستان جا چکے ہیں۔ یہاں موجود نہیں ہیں"۔ پارکنگ بوائے نے جواب دیا تو صفدر سمیت اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو یہاں رہتے ہو"...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

"مجھے ان کے خاص ڈرائیور اکرم نے بتایا ہے۔ وہ کار پر گئے ہیں"...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

"کار پر۔ لیکن کیا یہاں سے کار کا راستہ ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں سے بارہ میل کے بعد کافرستان کی سرحد

شروع ہو جاتی ہے۔ باس مارٹن کے چونکہ وہاں کے لوگوں سے خصوصی تعلقات ہیں اور وہاں سرحد پر ایک گاؤں ہے جس کا نام راندھیر ہے۔ راندھیر گاؤں کا آدھا حصہ پاکیشیا میں اور آدھا کافرستان میں ہے۔ گو وہاں رینجرز کی باقاعدہ چوکی ہے لیکن رات کو جو رینجرز وہاں ڈیوٹی دیتے ہیں وہ باس مارٹن کو نہیں روکتے۔ اس طرح باس مارٹن رات کو سرحد پار کر جاتے ہیں اور پھر اسی طرح واپس آ جاتے ہیں"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اتنی تفصیل کا کیسے علم ہو گیا۔ کیا تم ساتھ جاتے رہتے ہوں"...... صفدر نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر پارکنگ بوائے کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ باس کا خاص ڈرائیور اکرم میرا دوست ہے۔ وہ مجھے سب کچھ بتا دیتا ہے"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں گئے ہوئے"...... صفدر نے پوچھا۔

"تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا ہے"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا۔

"پھر تو وہ اب تک راندھیر پہنچ گئے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن رات تک وہ راندھیر میں اپنے خاص دوست ملکو کے گھر میں رہیں گے۔ پھر جیسے ہی رات کی شفٹ آئے گی وہ

سرحد کراس کر جائیں گے“...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا۔

”کیوں۔ دن کی شفٹ والے ان سے تعاون کیوں نہیں کرتے“...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں نے اکرم سے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ چھ ماہ سے دن کی شفٹ کا انچارج کوئی نیا آدمی ہے جو بے حد سخت ہے اور وہ رشوت نہیں لیتا ورنہ پہلے تو باس دن کو بھی آسانی سے کافرستان چلے جاتے تھے“...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

”او کے۔ تمہارا شکریہ۔ ہم دو چار روز بعد آ جائیں گے“۔ صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں دوبارہ کار میں بیٹھ گئے جبکہ پارکنگ بوائے انہیں سلام کر کے واپس مڑا تو صفدر نے کار بیک کی اور پھر یوٹرن لے کر وہ کمپاؤنڈ سے باہر آ گیا۔

”اب ہمیں راندھیر جانا ہوگا“...... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ وہ رات کو سرحد کراس کرے گا ورنہ معاملہ بگڑ جاتا“...... صفدر نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کی واپسی پر بھی تو پوچھ گچھ ہو سکتی ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ چیف اپنے احکامات کی تکمیل کس انداز میں چاہتا ہے۔ پھر بھی ایسی بات کر رہے ہو۔ ہمیں ہر حال میں اسے رزلٹ دینا ہے چاہے ہمیں اس مارٹن کے پیچھے ایکریمیا ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کیمرے کا بھی مسئلہ

ہے۔ مارٹن کی اس طرح فوری کافرستان روانگی سے شبہ پڑتا ہے کہ کیمرہ اس تک پہنچ گیا ہے اور وہ اسے کافرستان لے جا رہا ہے“...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدیقی نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مختلف لوگوں سے پوچھ پوچھ کر راندھیر جانے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”یہ مارٹن اگر اس انداز میں کافرستان آتا جاتا ہے تو پھر یہ کافی بڑا اسمگلر ہوگا اور اس کے ساتھی بھی یقیناً اسی ٹائپ کے لوگ ہوں گے اور ہم وہاں یکسر اجنبی ہوں گے اس لئے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہوگا“...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسے لوگ اپنے سائے سے بھی محتاط رہتے ہیں اور چونکہ یہ چھوٹے درجے کے لوگ ہیں اس لئے یہ اچانک فائر بھی کھول سکتے ہیں اس لئے واقعی ہمیں بے حد محتاط رہنا ہوگا۔ مشین پسٹل ہماری جیبوں میں ہیں اور دیگر اسلحہ کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے باکس میں موجود ہے“...... صفدر نے کہا۔

”وہاں فائرنگ کرنے کی بجائے ہمیں بے ہوش کر دینے والی گیس استعمال کرنا ہوگی ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گاؤں والے ہمیں نکلنے ہی نہ دیں۔ یقیناً اس گاؤں میں رہنے والوں کی اکثریت اسمگلروں اور جرائم پیشہ افراد کی ہوگی“...... صدیقی نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے صدیقی۔ گاؤں کے قریب پہنچ کر ہم گیس پسٹلز بھی نکال کر جیبوں میں ڈال لیں گے“...... صفدر نے کہا

اور پھر جیسے ہی انہیں دور سے گاؤں کی عمارتیں نظر آنے لگیں صفدر
نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی تو صدیقی نیچے اتر آیا۔ اس
نے سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے تین گیس پسٹل نکالے
اور ساتھ ہی ایک اینٹی گیس شیشی بھی نکال لی اور سیٹ بند کر کے وہ
دوبارہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک ایک گیس پسٹل صفدر اور کیپٹن
شکیل کی طرف بڑھا دیا اور ایک اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اس کے
ساتھ ہی اینٹی گیس کی شیشی بھی اس نے جیب میں ڈال لی جبکہ
صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں میں داخل ہو
گئے۔ ایک آدمی پیدل چل رہا تھا۔ صفدر نے اس کے قریب کار
روک دی۔

"یہاں ملکو رہتا ہے۔ اس کا گھر کہاں ہے"...... صفدر نے اس
آدمی سے پوچھا۔

"آپ کون ہیں"...... اس آدمی نے چونک کر اور حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے شیر گڑھ کے سٹار
ہوٹل کے مالک مارٹن سے ضروری ملنا ہے اور شیر گڑھ سے ہمیں بتایا
گیا ہے کہ مارٹن ملکو کے ہاں موجود ہے"...... صفدر نے بڑے نرم
لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے مارٹن کی کار دیکھی
تھی"...... اس آدمی نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر

اس نے تفصیل کے ساتھ ملکو کے مکان اور اس تک جانے والے
راستوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"شکریہ"...... صفدر نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر
بعد وہ گاؤں کے کنارے پر ایک بڑے سے باغ کے اندر بنے
ہوئے حویلی نما مکان کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ حویلی کا گیٹ بند تھا
لیکن جیسے ہی صفدر نے کار گیٹ کے قریب روکی پھاٹک کی چھوٹی
کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان نظر آیا۔

"پھاٹک کھولو۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے مارٹن
سے بڑا سودا کرنا ہے"...... صفدر نے مجرموں کی مخصوص جھٹکے دار
آواز میں کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا"...... اس نوجوان نے غور سے صفدر اور
اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام راجو ہے اور ہمارا تعلق بارٹی سینڈیکیٹ سے ہے"۔
صفدر نے دارالحکومت کے ایک مشہور سینڈیکیٹ کا نام لیتے ہوئے
کہا۔

"جی اچھا"...... اس نوجوان نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر
بعد پھاٹک کھل گیا تو صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ یہ ایک خاصی
بڑی حویلی تھی جس کے سامنے طویل برآمدے تھے جبکہ عقب میں
کمرے بنے ہوئے تھے اور وہاں چار گن مین افراد بھی کھڑے نظر آ
رہے تھے۔ صفدر نے کار ان مسلح افراد کے قریب لے جا کر روک

دی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے وہ آدمی جس نے باہر آ کر ان سے باتیں کی تھیں پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

"آیئے جناب"...... اس آدمی نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ آدمی انہیں ایک بڑے کمرے میں پہنچا کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چار آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے دو آگے تھے جن میں سے ایک کے سر پر پگڑی تھی اور وہ اپنے لباس اور انداز سے دیہاتی لگ رہا تھا جبکہ دوسرا بھاری اور ورزشی جسم کا سانڈ کی طرح پلا ہوا تھا اور اس کا سر گنجا تھا اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں دونوں طرف سے اس طرح اکڑی ہوئی تھیں جیسے لوہے کی تاروں سے بنی ہوئی ہوں۔ اس نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ ان کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح افراد تھے۔ صفدر اور اس کے ساتھی انہیں دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ ان میں سے دیہاتی لباس والا ملکو ہے جبکہ دوسرا مارٹن ہے۔ صفدر ان کے آنے پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور صدیقی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھیں۔ میرا نام ملکو ہے اور یہ جناب مارٹن ہیں"...... دیہاتی آدمی نے کہا۔

"آپ کون ہیں۔ میں نے آپ کو پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اور پھر آپ میرے پیچھے یہاں تک کیوں آئے ہیں"...... مارٹن نے انتہائی نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم تم سے ملنے تمہارے ہوٹل گئے تھے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ تم کافرستان جا رہے ہو اور رات تک ملکو کے پاس ٹھہرو گے تو ہم یہاں آ گئے۔ میرا نام راجو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق مارٹی سینڈیکیٹ سے ہے"...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں ملکو اور مارٹن کے پیچھے کھڑے تھے۔

"کیا کام ہے مجھ سے۔ بولو"...... مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"علیحدگی میں بات ہو گی۔ تم تو اس طرح ہمیں ڈیل کر رہے ہو جیسے ہم تمہارے دشمن ہیں"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ تم واپس جاؤ۔ میں پرسوں شیر گڑھ پہنچوں گا تو پھر بات ہو گی"...... مارٹن نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی ہے۔ ہم چیف کو رپورٹ دے دیں گے"...... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں خود بات کر لوں گا۔ آؤ ملکو"...... مارٹن نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سلامت۔ انہیں کار میں بٹھا کر پھاٹک سے باہر پہنچا دو"۔ ملکو نے ایک مسلح آدمی سے کہا اور مارٹن کے پیچھے باہر چلا گیا۔

"یہاں کتنے افراد ہیں"...... صفدر نے بھی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر"...... سلامت نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر آ گیا۔ برآمدے سے نیچے اتر کر وہ کار تک پہنچے ہی تھے کہ صفدر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ ہی برآمدے کے باہر موجود چاروں مسلح افراد اور دونوں مسلح آدمی جو ملکو اور مارٹن کے ساتھ آئے تھے بے اختیار اچھل پڑے جبکہ صدیقی اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے حویلی کی دوسری سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر نے سانس روک لیا تھا جبکہ مسلح افراد ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صدیقی واپس آ گئے۔ کچھ دیر تک وہ تینوں سانس روک کر کھڑے رہے اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔

"ابھی اندر گیس کے اثرات موجود ہوں گے۔ یہاں باہر تو کھلی فضا کی وجہ سے اثرات جلد ختم ہو گئے ہیں اس لئے ہمیں تھوڑا انتظار کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انہوں نے پوری حویلی کو چیک کیا تو ایک کمرے میں ملکو اور مارٹن دونوں بے ہوش پڑے مل گئے جبکہ باقی حویلی میں پندرہ کے قریب دیگر افراد موجود تھے۔

"اس مارٹن کے سامان کی تلاشی لینی ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو پہلے کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں کسی بھی وقت کوئی بھی آ سکتا ہے اس لئے کیوں نہ مارٹن کو اٹھا کر لے جائیں تاکہ کسی اکیلی جگہ پر اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس کوئی خاص چیز ہو۔ انہیں باندھ کر تم دونوں باہر جا کر خیال رکھو۔ میں اس سے معلومات حاصل کر لوں گا۔ باقی تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دو تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے"...... صفدر نے کہا اور اس کے دونوں ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی رسی کے دو بنڈل اٹھائے واپس آ گیا اور صفدر نے اس کے ساتھ مل کر ان دونوں کو کرسیوں پر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا جبکہ کیپٹن شکیل اس دوران باہر چلا گیا۔

"تمہارے پاس خنجر ہے"...... صفدر نے اینٹی گیس کی شیشی لینے کے بعد صدیقی سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"یہ مارٹن موٹے دماغ کا آدمی لگتا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر صفدر کو دے دیا اور خود بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے خنجر جیب میں ڈالا اور شیشی کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ ملکو کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس پر ڈھکن لگایا اور واپس جیب میں ڈال کر وہ سامنے

موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ملکو ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے اس کی کوشش ناکام ہو گئی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ مارٹن کو بھی باندھا گیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ملکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس حویلی کے مالک ہو"...... صفدر نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر میرے آدمی۔ یہ سب کیا ہے"...... ملکو نے کہا۔ اس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

"تمہارے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا تو ملکو کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ سب مسلح تھے"...... ملکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی اور خود سانس روک لئے۔ اس طرح پوری حویلی میں موجود تمام آدمی بے ہوش ہو گئے۔ صرف تمہیں اور مارٹن کو زندہ رکھا گیا ہے۔ باقیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اگر تم نے بھی ہم سے تعاون نہ کیا تو تمہیں

بھی ہلاک کر دیا جائے گا"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم عام آدمی نہیں ہو سکتے۔ کون ہو تم"...... ملکو نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"...... صفدر نے کہا تو ملکو کا چہرہ خوف سے بگڑ سا گیا۔

"مم۔ مم۔ ملٹری انٹیلی جنس۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم مجھے پہلے بتا دیتے۔ میں تم سے پورا تعاون کرتا"...... ملکو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اب تعاون کر کے اپنی زندگی بچا لو"...... صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ میں چھوٹا سا آدمی ہوں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... ملکو کی حالت ملٹری انٹیلی جنس کا نام سنتے ہی اس قدر خراب ہو گئی تھی جیسے ملٹری انٹیلی جنس کسی بھوت کا نام ہو۔

"مارٹن کا سامان کہاں ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"سامنے الماری میں دو بڑے بیگ ہیں"...... ملکو نے فوراً جواب دیا تو صفدر اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اندر واقعی دو بیگز موجود تھے جن میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا۔ صفدر نے باری باری دونوں بیگوں کو کھولا اور انہیں فرش پر الٹا

دیا۔ بڑے بیگ میں پسٹلز اور کئی میگزین کے ساتھ ساتھ ایک لانگ
رینج ٹرانسمیٹر اور بھاری مالیت کے نوٹوں کی چار گڈیاں بھی موجود
تھیں۔ ٹرانسمیٹر دیکھ کر صفدر سمجھ گیا کہ مارٹن عام اسمگلر نہیں ہے۔
پھر اس نے دوسرے بیگ کے سامان کو چیک کیا۔ اس میں صرف
کپڑے تھے لیکن پھر کپڑوں کی تہوں میں سے اچانک ایک سفید
رنگ کی دھات کا مستطیل شکل کا ایک چھوٹا سا باکس نکل لیا۔ صفدر
نے غور سے اس باکس کے اوپر ابھرے ہوئے حروف پڑھنے شروع
کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان
کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس پر حکومت پاکیشیا کے ساتھ ساتھ
پن کیمرے کے الفاظ بھی پڑھے جا سکتے تھے۔ صفدر نے باکس کھولا
تو اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی کیونکہ اندر ایک مخصوص
ساخت کا کیمرہ موجود تھا۔ اس نے باکس بند کر کے اسے اپنے
کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر واپس مڑ کر ملکو اور مارٹن کی
طرف بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل
نکالا اور اس سے پہلے کہ ملکو کچھ کہتا صفدر نے ٹریگر دبا دیا اور
تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ملکو کے سینے میں گولیاں بارش کی
طرح اترتی چلی گئیں۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی
تھیں۔ صفدر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور جیب سے اینٹی
گیس کی بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور آگے بڑھ کر
اس نے بوتل کا دہانہ مارٹن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس

نے بوتل ہٹا کر بند کی اور اسے جیب میں ڈال کر وہ ایک بار پھر مڑا
اور الماری کے سامنے فرش پر پڑے ہوئے سامان میں سے اس نے
ٹرانسمیٹر اور رقم کی گڈیاں اٹھا کر جیب میں ڈالیں اور واپس آ کر
کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد مارٹن نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس
نے بھی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"...... مارٹن نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ساتھ والی کرسی پر ملکو کی لاش پڑی ہے۔ اسے دیکھ لو اور باہر
ملکو کے پندرہ آدمیوں کی لاشیں بھی موجود ہیں"..... صفدر نے انتہائی
خشک لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... مارٹن نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات
ابھر آئے تھے لیکن وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا تھا۔

"میں نے تمہارا سامان چیک کیا ہے۔ اس میں ایک لانگ رینج
ٹرانسمیٹر ملا ہے اور حکومت پاکیشیا کا چوری کیا گیا انتہائی اہم جنگی
کیمرے کا باکس ہے۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہیں یہ کیمرہ کس نے دیا
ہے اور تم اسے کافرستان میں کسے دینے جا رہے تھے اور تمہارا تعلق
کس گروپ سے ہے جس سے تم ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتے ہو"۔ صفدر
نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے"۔ مارٹن

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا لیکن تم واقعی موٹے دماغ کے آدمی ہو اس لئے مجبوری ہے''۔ صفدر نے کہا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ اٹھا اور مارٹن کی طرف بڑھ گیا۔

''میں واقعی کچھ نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ مجھے ملکو نے دیا تھا۔ ملکو بہت بڑا اسمگلر ہے لیکن وہ خود سامنے نہیں آتا۔ اس نے مجھے کال کیا تھا کہ میں یہ باکس کافرستان لے جا کر اس کے ایک آدمی شنکر کو دے دوں اور یہ ٹرانسمیٹر بھی اسے دے دوں۔ وہ اس ٹرانسمیٹر پر ملکو سے بات کر کے اسے بتائے گا کہ باکس اس تک پہنچ گیا ہے۔ اس نے مجھے بھاری رقم بھی دی تھی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے''۔ مارٹن نے تیزی سے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم نے کہانی تو اچھی بنائی ہے کیونکہ ملکو ہلاک ہو چکا ہے اور تمہاری بات کی تصدیق یا تردید نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ ہمیں ہیڈکوارٹر سے تمہارا نام بتایا گیا ہے کہ یہ کیمرہ تم تک پہنچایا گیا ہے اور تم اسے کافرستان لے جا رہے ہو''...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے گھوما تو کمرہ مارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

ابھی اس چیخ کی بازگشت کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ صفدر کا بازو ایک بار پھر گھوما اور مارٹن کے منہ سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکل گئی۔ اس کے دونوں نتھنے [illegible]

''اب تم خود ہی سب کچھ بتاؤ گے''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کے دستے کی ضرب اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دی اور مارٹن کی چیخیں شاید اس کے کنٹرول سے باہر ہو گئیں۔

''بولو۔ کس نے دیا تھا تمہیں یہ باکس۔ بولو''...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں نے سچ بتایا ہے۔ سچ''...... مارٹن نے رک رک کر کہا تو صفدر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور پیشانی پر لگنے والی دوسری ضرب کے بعد مارٹن کی حالت ایسی ہو گئی جیسے اس کی روح کو کچل دیا گیا ہو۔

''بولو۔ بتاؤ کس نے تمہیں یہ کیمرہ دیا تھا اور کہاں پہنچانے جا رہے تھے تم اسے''...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور ضرب اس کی پیشانی پر مار دی اور مارٹن کا پورا چہرہ پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پھیل سی گئیں اور اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک مدھم پڑ گئی تھی۔

''بولو۔ بتاؤ''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے یہ کیمرہ ماریا نے لا کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ راجر تھا''...... مارٹن نے اس طرح رک رک کر بولنا شروع کر دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور پھر صفدر کے پے در پے سوالات کے جواب دیتے ہوئے اس نے ساری تفصیل بتا دی تو

صفدر نے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی مارٹن کے چوڑے سینے میں گولیاں گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی مارٹن کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو صفدر مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

''کیا ہوا''...... باہر موجود صدیقی نے صفدر سے پوچھا۔

''سب کچھ معلوم ہو گیا ہے اور اصل مال بھی مل گیا ہے۔ کیپٹن شکیل کو بلاؤ۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے''...... صفدر نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا بائیں طرف سائیڈ میں موجود کیپٹن شکیل کو بلانے کے لئے دوڑ پڑا۔

ایلسا مس میگی کے روپ میں راجر کے ساتھ ہوٹل شیراڈ کے ایک کمرے میں بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔

''میرا حلیہ اس آدمی ٹائیگر کو کہاں سے ملا اور وہ کیوں میرے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا جبکہ میں نے تو صرف بطور دفاعی مبصر شاں میں دی جانے والی بریفنگ میں شرکت کی تھی اور وہاں اور بھی غیر ملکی مرد اور خواتین موجود تھیں۔ پھر بریفنگ ختم ہونے کے بعد میں تمہیں پن کیمرہ کے بارے میں تفصیل بتا کر وہاں سے واپس آ گئی تھی۔ اس کے بعد میں مسلسل کمرے تک ہی محدود رہی ہوں اور پن کیمرہ وہاں سے تم نے اڑایا اور پھر تم ماریا کے ساتھ جا کر مارٹن سے ملے۔ میں تو اس سارے منظر میں کہیں سامنے نہیں آئی۔ اس کے باوجود وہ آدمی ٹائیگر میرے بارے میں کیوں پوچھ گچھ کر رہا ...'' لہجے میں کہا۔

"کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ بہرحال ہوئی ضرور ہے۔ لیکن اب تو آپ مس میگی کے روپ میں ہیں اس لئے اب آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم اسے اس طرح نظرانداز نہیں کر سکتے۔ ہمیں اصل بات معلوم کرنی ہو گی"...... ایلسا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاس پڑے ہوئے فون کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا اور بٹن کے پریس ہوتے ہی فون کا رابطہ ہوٹل کی ایکس چینج سے ختم ہو گیا اور اب فون ڈائریکٹ ہو گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ راجر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں وائٹ بلیک کلب ہے۔ اس کا مالک ہیتھرو ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے"...... ایلسا نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو ایلسا نے کریڈل دبایا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"وائٹ بلیک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیتھرو سے بات کراؤ۔ میں ایکریمیا سے بول رہی ہوں"۔ ایلسا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیتھرو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ریڈ وولف کی ایلسا بول رہی ہوں۔ مجھے چیف نے کہا تھا کہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں تم سے ریڈ وولف کے حوالے سے بات کر سکتی ہوں"...... ایلسا نے کہا۔

"کیا آپ ایکریمیا سے بول رہی ہیں"...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی موجود ہوں اور مجھے تم سے کچھ کام لینے ہیں"...... ایلسا نے کہا۔

"آپ حکم کریں۔ مجھے چیف کی طرف سے آپ کا اور ماریا کا نام بتا دیا گیا تھا۔ آپ فرمائیں۔ آپ کے ہر حکم کی تعمیل ہو گی"...... ہیتھرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں ایک کوٹھی چاہئے جس میں کار، اسلحہ اور میک اپ کا سامان موجود ہو اور اس کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو نہ ہو"...... ایلسا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں کی مشہور کالونی ہے گولڈن کالونی۔ اس کی ٹھی نمبر ایک سو بارہ ایسی کوٹھی ہے جس کے بارے میں سوائے میرے اور
اس میں آپ کی تمام مطلوبہ

چیزیں موجود ہیں۔ اس کے گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود ہے۔ اس کا نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... ہیتھرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔

"اوکے۔ اب ایک اور اہم کام سنو۔ یہاں زیر زمین دنیا میں ایک آدمی ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"۔ ایلسا نے کہا۔

"جی ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے اور خاصا خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے"...... ہیتھرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے ٹریس کر کے اور بے ہوش کر کے اس گولڈن کالونی والی کوٹھی میں پہنچا سکتے ہو"...... ایلسا نے کہا۔

"ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے میڈم کہ آپ اسے زندہ واپس نہ جانے دیں"...... ہیتھرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... ایلسا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں کام شروع کرا دیتا ہوں۔ امید ہے دو یا تین گھنٹوں کے اندر یہ آدمی اغوا ہو کر آپ کے پاس پہنچ جائے گا"...... ہیتھرو نے کہا۔

"اوکے۔ اب ہم وہیں کوٹھی پر پہنچ رہے ہیں اور اب بات چیت وہاں کے فون پر ہو گی"......

نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایلسا بول رہی ہوں۔ ماریا"...... ایلسا نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت تو ہے۔ کیوں اس طرح اچانک کال کی ہے"...... دوسری طرف سے ماریا نے چونک کر کہا۔

"ایک آدمی جو یہاں کی زیر زمین دنیا میں کام کرتا ہے اور جس کا نام ٹائیگر ہے وہ راجر کے ہوٹل میں میرا حلیہ بتا کر میرے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا جس پر میں نے فوری طور پر اپنا ہوٹل چھوڑ دیا اور میکی کے میک اپ میں یہاں ہوٹل شیراڈ آ گئی ہوں۔ لیکن اس ٹائیگر سے معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں اور چیف نے یہاں کے ایک گروپ کے بارے میں ٹپ بھی دی تھی۔ میں نے اس گروپ کے انچارج سے بات کر کے ایک کوٹھی حاصل کر لی ہے۔ تم بھی سن لو۔ یہ کوٹھی گولڈن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ ہے اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی ٹائیگر کو ٹریس کر کے وہاں پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد ہی اصل بات سامنے آ سکے گی کہ میرا حلیہ اسے کہاں سے ملا اور وہ کیوں میرے بارے میں پوچھ گچھ کرتا پھر رہا ہے"...... ایلسا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم اس چکر میں نہ ہی پڑو۔ میری ابھی چیف سے بات ہوئی ہے۔ مارٹن کیمرہ رات کو کافرستان پہنچا دے گا اور کافرستان سے کل

یہ کیمرہ ایکریمیا پہنچ جائے گا اور پھر ہماری بھی فوری واپسی ہو جائے گی“...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن میں بہرحال اس آدمی سے معلومات ضرور حاصل کرنا چاہتی ہوں تاکہ میرا تجسس دور ہو سکے“...... ایلسا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کر لو۔ وہاں پہنچ کر مجھے فون کر کے وہاں کا فون نمبر بتا دینا“...... ماریا نے کہا۔

”میرا تو خیال تھا کہ تم بھی ہوٹل چھوڑ کر وہاں آ جاؤ“...... ایلسا نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہاں ٹھیک ہوں اور میرے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے“...... ماریا نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے“...... ایلسا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

”چلو راجر۔ اب ہمیں یہاں سے چلنا ہے“...... ایلسا نے کہا تو راجر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے چائے بنانے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”صفدر بول رہا ہوں جناب۔ شیر گڑھ سے“...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے مارٹن کے بارے میں“...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے صفدر نے شیر گڑھ میں مارٹن کے ہوٹل میں جانے سے لے کر راندھیر گاؤں جانے اور پھر وہاں ملکو کے ڈیرے پر ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی۔ اس دوران بلیک زیرو چائے کی ٹرے اٹھائے واپس آ گیا تھا۔

”گڈ۔ تم لوگوں نے واقعی کام کیا ہے۔ اس راجر اور اس عورت

کا حلیہ معلوم کیا ہے تم نے جنہوں نے یہ کیمرہ مارٹن کو پہنچایا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس چیف"...... صفدر نے کہا اور ساتھ ہی تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"اس مارٹن نے بتایا ہے کہ اس نے یہ ساری کارروائی کس کے کہنے پر کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی ہے ریڈ وولف۔ مارٹن کا تعلق اسی ایجنسی سے ہے اور وہ یہاں ریڈ وولف کی نمائندگی کرتا ہے اور مارٹن کے بقول ریڈ وولف کے چیف نے پہلے اسے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کرتے ہوئے حکم دیا کہ وہ پن کیمرے کو اس وقت تک اپنے پاس محفوظ رکھے جب تک کہ اسے ملک سے باہر نکالنے سے روکنے کے لئے کئے جانے والے سرکاری انتظامات ختم نہیں ہو جاتے۔ لیکن پھر اسے دوبارہ کال کر کے کہا گیا کہ وہ خود پن کیمرے کو کافرستان پہنچا دے اور راندھیر گاؤں کی سرحد چونکہ وہ دن کو کراس نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ رات کے انتظار میں راندھیر گاؤں رک گیا تھا جہاں ہم نے اسے چھاپ لیا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا اور باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم نے انہیں کال کر دیا تھا۔ وہ بھی واپس آ رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تم یہ پن کیمرہ دانش منزل پہنچا دو اور اس کے بعد اس عورت اور راجر کو تلاش کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے عمران صاحب کہ پن کیمرہ واپس مل گیا ہے ورنہ اگر یہ پاکیشیا سے باہر نکل جاتا تو اول تو اس کا حصول مشکل ہو جاتا اور اس کی ٹیکنالوجی بھی ساری دنیا میں اوپن ہو جاتی"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا ہے۔ لیکن عورت کا جو حلیہ صفدر نے مارٹن سے معلوم کیا ہے وہ ٹائیگر کے بتائے ہوئے حلیئے سے یکسر مختلف ہے۔ یا تو دو عورتیں اس معاملے میں ملوث ہیں یا اس عورت نے حلیہ بدل لیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اب ان لوگوں کو پکڑنا ضروری ہے ورنہ جیسے ہی مارٹن کی موت کی خبر ان تک پہنچے گی یہ نکل جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال انہیں ٹریس تو کرنا پڑے گا اور ٹائیگر اپنے بتائے ہوئے حلیئے والی عورت کو ٹریس کر رہا ہے۔ دوسری عورت کو پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹریس کرے گی۔ اس کے بعد ہی بات آگے بڑھے گی"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ وولف نام پہلی بار سنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ شاید ایکریمیا میں اس نام کی کوئی نئی ایجنسی قائم کی گئی ہے۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولا اور پھر تیزی سے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر تھوڑی دیر کے لئے جمی اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹیلی سٹار کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لائف ممبر تھری تھری علی عمران بول رہا ہوں۔ ایکریمین انٹجنس سیکشن کے چیف راتھر سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں۔ میں چیک کر لوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر''...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''انچارج مسٹر راتھر تو پچھلے سال وفات پا گئے ہیں اور اب وہاں کی انچارج میڈم راکسی ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ آپ واقعی لائف ممبر ہیں۔ میں ان سے آپ کی بات کراتی ہوں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میڈم راکسی''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے اپنی

یادداشت کو چیک کر رہا ہو۔

''یس۔ راکسی بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی جس میں ترنم اور کھنک نمایاں تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ شاید آواز پہچان گیا تھا۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا بول رہا ہوں۔ لارڈ راکسی کی بڑی بڑی اور ڈراؤنی مونچھیں اب بھی اکڑی رہتی ہیں یا آپ نے انہیں نیچے گرا دیا ہے''...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد تمہاری ڈگریاں سنی ہیں اور اگر تم ڈگریاں نہ بتاتے تو شاید میں تمہیں پہچان ہی نہ سکتی اور تم ہی ہمیشہ راکسی کو لارڈ راکسی کہہ کر چھیڑتے تھے۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ راکسی دو سال پہلے ہارٹ اٹیک سے وفات پا چکا ہے اس لئے تو اب میں مسز راکسی کی بجائے میڈم راکسی کہلاتی ہوں''...... میڈم راکسی نے بات کا آغاز بڑے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن فقرے کے آخر حصے تک پہنچتے پہنچتے اس کا گلا رندھ سا گیا تھا۔

''اوہ۔ ویری سوری۔ مجھے یہ سن کر انتہائی افسوس ہوا ہے''۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن بہرحال حقیقت تو حقیقت ہی ہوتی ہے۔ تم بتاؤ۔ کیا معلوم کرنا ہے''...... میڈم راکسی نے کہا۔

"ایکریمیا کی کوئی خفیہ ایجنسی ہے ریڈ وولف۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ سوری عمران۔ حکومت ایکریمیا کے زبردست دباؤ کی وجہ سے چار پانچ ایجنسیوں کا ڈیٹا ختم کر دیا گیا ہے جس میں ریڈ وولف بھی شامل ہے۔ بہرحال میں ذاتی حیثیت سے تمہیں بتا دیتی ہوں کہ اس کا ہیڈکوارٹر ناراک میں ہے۔ کہاں ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔ اس کا چیف معروف سیکرٹ ایجنٹ رچرڈ ہے۔ اس کے تحت دس کے قریب سیکشن ہیں جن میں سے ہر سیکشن کا انچارج سپر ایجنٹ کہلاتا ہے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ اور جدید ترین آلات استعمال کرنے میں مشہور ہیں۔ بس مجھے ذاتی طور پر اتنا ہی معلوم تھا"۔ میڈم راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسی ٹپ جو اس بارے میں تازہ ترین معلومات مہیا کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ناراک کے رشاڈو کلب کی مالکہ ایفل اس بارے میں تمہیں بتا سکتی ہے۔ اگر تم کہو تو میں ذاتی طور پر فون کر کے اسے کہہ دیتی ہوں"...... میڈم راکسی نے کہا۔

"کیا یہ وہی ایفل ہے جس کا والد ریڈ ایجنسی میں سیکنڈ باس تھا۔ کیا نام تھا اس کا۔ روجر اور جسے ہاٹ روجر کہا جاتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے۔ تم تو خود معلوماتی ایجنسی ہو۔ تمہیں کسی سے

معلومات حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے"...... میڈم راکسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں خوبصورت خواتین کی حد تک معلومات رکھتا ہوں اور بس"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے میڈم راکسی بے اختیار ہنس پڑی اور پھر عمران نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رشاڈو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایفل سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ ایفل بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"اوہ ایفل ٹاور تو فرانس میں ہے۔ یہاں ناراک میں کہاں سے آ گیا"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کون۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"... فل ٹاور فرانس سے ناراک پہنچ گیا

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... اس بار ایفل کے لہجے میں ہلکا سا جوش ابھر آیا تھا۔

"پاکیشیا سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تم علی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ پوری دنیا میں صرف علی عمران ہی مجھے ایفل ٹاور کہہ سکتا ہے"...... ایفل نے اس بار پرجوش لہجے میں کہا۔

"میڈم راکسی کہہ رہی تھی کہ میں ایفل کو فون پر اس کا نام بتا کر اس سے درخواست کروں کہ وہ میرے ساتھ تعاون کرے لیکن میں نے اسے صاف جواب دے دیا کہ مجھے ایفل ٹاور پسند ضرور ہے لیکن دور دور سے کیونکہ نزدیک جانے پر وہ اس قدر بلندی پر چلا جاتا ہے کہ آدمی بے سر کا لگنے لگتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ایفل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"وہی۔ وہی باتیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں بوڑھی ہو گئی ہوں لیکن تمہاری باتیں تبدیل نہیں ہوئیں۔ کیا زمانہ تم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا"...... ایفل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ زمانہ آج تک ایفل ٹاور پر [illegible] سکا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو ایفل ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سے پہلے کی طرح اب بھی باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا۔ بہرحال بولو۔ کیوں اتنے طویل عرصے بعد کال کی ہے"...... ایفل

نے کہا۔

"تمہارے مترنم قہقہے اور شیریں آواز سننے کے لئے۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ پوری دنیا گھومنے کے باوجود تم جیسی مترنم اور شیریں آواز اور کہیں نہیں سنی"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری یہی باتیں سن کر میں دوبارہ جوان ہو جاتی ہوں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم یہ باتیں جان بوجھ کر کرتے ہو۔ بہرحال بتاؤ۔ تمہیں مجھ سے کیا کام پڑ گیا ہے"...... ایفل نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"اگر تمام عورتیں تمہاری طرح عقل مند ہو جائیں تو دنیا کے بے شمار مرد سکون کا سانس لیں۔ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی ہے ریڈ وولف۔ جس کا چیف رچرڈ ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہو گا کہ میں صرف باتیں ہی نہیں کرتا بھاری معاوضے دینے میں بھی دور دور تک مشہور ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی معلومات چاہئیں اور کیوں"...... ایفل نے چونک کر پوچھا۔

"کیوں کا جواب تو یہ ہے کہ ریڈ وولف نے پاکیشیا سے ایک اہم ایجاد چرانے کی کوشش کی ہے اور یہ ایجاد ہم نے واپس حاصل کر لی ہے لیکن یہ لوگ دوبارہ کوشش کر سکتے ہیں اس لئے اگر ہمیں

اس بارے میں تفصیلی معلومات ہوں گی تو ہم زیادہ اچھے انداز میں دفاع کر سکیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم غلط بات نہیں کرتے لیکن ریڈ وولف تو بے حد وسیع تنظیم ہے۔ میں تمہیں پوری تنظیم کے بارے میں تو نہیں بتا سکتی۔ تم کچھ ٹارگٹ بتاؤ تو میں تمہیں اس بارے میں معلومات حاصل کر کے بتا سکتی ہوں''...... ایفل نے کہا۔

''تم معلوم کر سکتی ہو کہ ریڈ وولف نے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنے کے لئے کن کو بھیجا تھا۔ جن کو بھیجا تھا ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پچاس ہزار ڈالر بھجوا دو اور دو گھنٹوں بعد مجھے دوبارہ فون کر لینا''...... ایفل نے کہا۔

''اپنا بینک اکاؤنٹ اور دوسری تفصیل بتا دو اور اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ تمہارا فون ٹیپ نہ ہو رہا ہو۔ اس سے تمہیں ہی نقصان ہو سکتا ہے۔ مجھے نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ میں اس معاملے میں ہمیشہ بے حد چوکنا رہتی ہوں''...... ایفل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوکے۔ میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا جبکہ بلیک زیرو جو پیڈ پر ایفل کے بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں

ایجنٹ کو کال کرنے لگا تا کہ اسے ایفل کے بینک اکاؤنٹ میں پچاس ہزار ڈالر ٹرانسفر کرنے کے احکامات دے سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو اور عمران دونوں چونک پڑے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ دانش منزل کے گیٹ پر موجود مخصوص باکس میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے جو خودبخود آپریشن روم کی آفس ٹیبل کی سب سے نچلی دراز میں پہنچ جائے گی اور وہی ہوا۔ جیسے ہی سیٹی کی آواز بند ہوئی بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک پیکٹ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا تو اندر مخصوص ساخت کا ایک باکس تھا جس کے اندر پن کیمرہ موجود تھا۔

''میں اسے لیبارٹری میں چیک کر لوں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران پن کیمرے کا باکس اٹھائے لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے خصوصی مشینوں کے ذریعے جب اسے اچھی طرح چیک کیا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ واقعی ایک انوکھی تخلیق تھی اور نہ صرف انوکھی بلکہ شاید آئندہ صدی کی تخلیق کہلائی جا سکتی تھی۔ اس کیمرے سے کسی بھی ٹائپ کی دفاعی تنصیب کو اس طرح اوپن کیا جا سکتا تھا کہ اندر موجود مشینری اور اس کے اندر کام کرنے والے ہر آدمی کی بھی تفصیلی تصویر لی جا سکتی تھی۔ اس نے کیمرے کو باکس میں رکھ کر باکس بند کیا اور اسے اٹھائے واپس

آ گیا۔ واپس آ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"شکر ہے تم نے وہ اپنی حقیر فقیر والی گردان نہیں دوہرائی"۔ دوسری طرف سے سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دراصل میں آپ کو اور آپ کے شاگردان کرام کو زبردست خراج تحسین پیش کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے یہ گردان نہیں کی تاکہ آپ اسے صرف کسی حقیر فقیر کی طرف سے خراج تحسین سمجھ کر نظرانداز نہ کر دیں بلکہ اسے عالمانہ خراج تحسین سمجھیں۔ میرا مطلب ہے ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی طرف سے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم اور خراج تحسین پیش کرو۔ یہ تو سورج کے مغرب سے طلوع ہونے والی بات ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آج تک سورج واقعی مغرب سے طلوع ہوتا رہا ہے لیکن پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ سورج مشرق سے بھی طلوع ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ سورج مغرب سے کیسے طلوع ہو سکتا ہے کیا

تمہارے ذہن میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تک جتنی بھی اہم اور انقلابی ایجادات سامنے آئی ہیں وہ مغربی سائنس دانوں کی ایجادات ہیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سورج مغرب سے طلوع ہوتا رہا ہے لیکن ایک ایسی ایجاد مشرق کے سائنس دانوں نے کی ہے جس کے سامنے مغرب کی تمام ایجادیں ہیچ پڑ گئی ہیں اس لئے اس ایجاد کے حوالے سے سورج اب مشرق سے طلوع ہوا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کس ایجاد کی بات کر رہے ہو"...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے شاگرد ڈاکٹر حسن صاحب نے جو پن کیمرہ ایجاد کیا ہے اس کی بات کر رہا ہوں اور اگر شاگرد ایسی ایجاد کر سکتے ہیں تو استاد تو بہرحال استاد ہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم اس کیمرے کی بات کر رہے ہو جو نمائش سے پراسرار انداز میں چوری کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی اہم ترین اور انقلابی ایجاد ہے لیکن اب اس کی چوری کے بعد یہ الٹا ہمارے خلاف ہی استعمال ہو گا۔ کاش ایسا نہ ہوتا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آ[illegible]ہے۔ یہ واقعی پاکیشیا کی سلامتی کے

خلاف استعمال ہو سکتا تھا۔ لیکن سر سلطان نے بروقت چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمت میں اس کی فوری واپسی کی درخواست کر دی اور چیف صاحب تو بیٹھے ہی اس انتظار ہوتے ہیں۔ چنانچہ۔ انہوں نے فوری طور پر ہر طرف جال پھیلا دیئے اور پھر ایک جال میں یہ کیمرہ پھنس کر واپس چیف تک پہنچ گیا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی''...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ کیمرہ چیف نے مجھے بھجوا دیا ہے تاکہ میں اسے آپ تک پہنچا دوں۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے حکم بھی دے دیا ہے کہ میں آپ سے درخواست کروں کہ ایسے اہم ترین دفاعی ہتھیاروں کی نہ صرف نمائش روکی جائے بلکہ اس کی حفاظت بھی اچھی طرح کی جائے اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ ایسی ایجادات کی تفصیلات غیر ممالک کے سائنس دانوں اور ایجنٹوں تک کسی صورت نہ پہنچ سکیں''...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''چیف کی بات درست ہے عمران بیٹے۔ لیکن کیا واقعی یہ پن کیمرہ واپس مل گیا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ہاں۔ اسے ایکریمیا کی ایک ایجنسی نے چوری کرایا تھا اور وہ اسے کافرستان کے راستے ملک سے باہر نکالنا چاہتے تھے لیکن چیف نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے اسے واپس حاصل کر لیا ہے''۔

عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے پاکیشیا کی سلامتی کا واقعی تحفظ کیا ہے۔ میری طرف سے چیف کا شکریہ ادا کر دینا۔ یہ اس ملک کی خوش قسمتی ہے کہ یہاں چیف جیسے فرض شناس لوگ موجود ہیں''...... سرداور نے کہا۔

''لیکن آپ نے میرے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا حالانکہ چیف کو بانس پر میں نے چڑھایا تھا ورنہ چیف اسے انتہائی معمولی معاملہ سمجھ کر نظرانداز کر رہے تھے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''بانس پر چڑھایا تھا۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک محاورہ ہے جس کا مطلب ہے کہ کسی کی ایسی تعریف کی جائے جس سے وہ اپنے آپ کو وہ کچھ سمجھنے لگ جائے جو وہ نہیں ہوتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن یہ تو منفی انداز میں استعمال ہوتا ہے لیکن چیف میں تو واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں''...... سرداور نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

''ہوں گی۔ لیکن وہ بھی بہرحال انسان ہیں اور انسان کو جب تک بانس پر نہ چڑھایا جائے جیسے میں نے ابھی آپ کی اور آپ کے شاگرد کی تعریف کی ہے تب تک بات بنتی نہیں ہے''...... عمران

نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس
پڑے۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم نے مجھے اور میرے شاگرد ڈاکٹر حسن
کو بھی بانس پر چڑھایا ہے“...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اب آپ کو اس محاورے کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آ گیا
ہے۔ یہی کام میں نے چیف سے کیا ہے اور چیف نے فوری اس
کیمرے کی برآمدگی کا حکم دے دیا۔ اس لئے چیف کو خراج تحسین
بعد میں پیش کریں پہلے میری باری ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ اس لحاظ سے تو تم درست کہہ رہے ہو“...... سرداور
نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لیکن مجھے خراج تحسین پیش کرنے کے لئے آپ کو دو چار
ٹرک کرائے پر حاصل کرنے پڑیں گے“...... عمران نے کہا۔

”ٹرک۔ وہ کیوں“...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

”خراج تحسین سے میرا مطلب ہے بڑے بڑے نوٹوں کی
گڈیوں سے بھری بوریاں مجھ تک پہنچانے کے لئے“...... عمران نے
بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

”ارے۔ ارے۔ ایسا خراج تحسین میرے بس سے باہر ہے۔
بس ایسا ہی خراج تحسین پیش کر سکتا ہوں جیسا تمہارے چیف نے
پیش کیا ہے۔ تم وہ کیمرہ مجھ تک پہنچا دو“...... سرداور نے کہا۔

”یہ تو پھر ویسے ہی پہنچے گا جیسے آپ نے خراج تحسین پہنچایا

ہے“...... عمران نے کہا تو سرداور نے ہنستے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر
رابطہ ختم کر دیا اور عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے رسیور کریڈل پر
رکھ دیا۔

”ایسے کٹھور لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے کہ جیسے ہی روپے پیسے
کی بات کرو بات کرنا ہی ختم کر جاتے ہیں“...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹائیگر دارالحکومت کے مختلف ہوٹلوں اور کلبوں میں اس لڑکی کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا۔ جسے اس نے نمائش کے دوران گارڈ سے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے دیکھا تھا، لیکن ابھی تک اسے کامیابی نہ ہوئی تھی۔ لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اگر اس نے کوشش جاری رکھی تو بہرحال وہ کامیاب ہو جائے گا۔ وہ زیادہ تر ان ہوٹلوں اور کلبوں سے معلومات حاصل کر رہا تھا جہاں ایکریمی رہنا پسند کرتے تھے۔ اس وقت وہ ہوٹل شیراز میں موجود تھا۔ یہاں اس کا ایک دوست ویٹر تھا جو اسے اکثر بھاری معاوضے پر اہم معلومات مہیا کرتا رہتا تھا۔ ٹائیگر نے کاؤنٹر سے اس ویٹر کے بارے میں معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ اس کی ڈیوٹی ختم ہو چکی ہے اور وہ ویٹرز روم میں یونیفارم تبدیل کر رہا ہو گا۔ ٹائیگر ویٹرز روم میں پہنچا تو وہاں وہ ویٹر جس کا نام رابرٹ تھا،

ٹائیگر کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم اور یہاں۔ خیریت"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا یہاں آنا جرم ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بلکہ میں سوچ رہا تھا کہ گھر جانے سے پہلے تمہیں تلاش کروں۔ میں ابھی یہی سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک تم یہاں آ گئے"...... رابرٹ نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ خیریت تو ہے۔ کوئی خاص کام ہے مجھ سے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم ایک ایکریمین عورت کو تلاش کرتے پھر رہے ہو اور میں اس کے بارے میں جانتا ہوں"۔ رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی۔ کیونکہ یہاں تو میں نے ابھی تک کسی سے بات نہیں کی"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے شاکران ہوٹل میں قاسم سپروائزر سے بات کی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ میرا دوست ہے۔ وہ اپنے کسی کام سے یہاں آیا تو باتوں باتوں میں اس نے ذکر کر دیا"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس بارے میں کیا جانتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم ان معلومات کے سلسلے میں مجھے کیا دو گے"۔ رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا لالچ کسی دن تمہیں مروا دے گا۔ بہرحال یہ معمولی سی بات ہے اس لئے ایک ہزار روپے مل سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایک ہزار روپے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ جس شدت سے تم اسے تلاش کر رہے ہو تم دو چار لاکھ روپے تو آسانی سے دے دو گے"...... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ پانچ ہزار روپے لے لینا۔ لیکن اس سے زیادہ ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب بتاؤ میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال یہ بھی غنیمت ہیں۔ آؤ ادھر سپیشل ویٹرز روم میں بیٹھتے ہیں۔ وہیں مجھے رقم دینا اور میں تمہیں تفصیل بتا دوں گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم کیسے جانتے ہو اسے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ یہاں کئی روز تک رہی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے عقبی حصے میں موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ یہ سپیشل ویٹرز روم ہے جہاں ویٹرز اپنے مہمانوں سے ملاقات کرتے تھے۔

"تم بیٹھو میں روانگی کے رجسٹر پر دستخط کر کے آ رہا ہوں ورنہ میری تلاش شروع ہو جائے گی"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ رابرٹ اس کا پرانا واقفِ تھا اس لئے اسے اس کی طبیعت کا بھی علم تھا۔ گو وہ لالچی ضرور تھا لیکن معلومات میں بے ایمانی نہ کرتا تھا۔ ابھی اسے بیٹھے ہوئے چند ہی منٹ ہوئے ہوں گے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی کسی نے کوئی چیز اندر پھینک دی۔ ہلکی سی سٹک کی آواز دروازہ بند ہونے کی آواز میں دب گئی۔ ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے سانس روک کر اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن یکلخت اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح سیاہ بادلوں میں بجلی کی لہریں سی نمودار ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے میں روشنی کی لہریں سی نمودار ہونا شروع ہو گئیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کہ وہ ہوٹل کے اس سپیشل ویٹرز روم کی بجائے ایک بڑے سے کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے کرسی پر ایک ایکریمین عورت بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے اور تم پاکیشیا کی انڈر ورلڈ میں کام کرتے ہو"...... اس عورت نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کون ہو۔ میں ہوٹل شیراڈ کے سپیشل ویٹرز روم میں تھا۔ یہاں کیسے آ گیا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہماری ایک ساتھی عورت کے بارے میں پوچھتے پھر رہے تھے۔ اب تم ہمیں بتاؤ کہ تم نے ہماری اس ساتھی عورت کا حلیہ کہاں سے معلوم کیا اور کس کے کہنے پر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے تھے"...... اس عورت نے کہا۔

"پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ اور اس کے ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ پھر میں بھی تمہیں سب کچھ بتا دوں گا کیونکہ میں تو معاوضہ لے کر کام کرنے والوں میں سے ہوں۔ جو مجھے معاوضہ دیتا ہے میں اس کا کام کر دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میرا نام میگی ہے اور یہ میرا ساتھی ہے راجر۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم ہماری ایک ساتھی عورت ایلسا کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہو تو ہم نے یہاں کے ایک گروپ کو معاوضہ دے کر کہا کہ وہ تمہیں اغوا کر کے یہاں پہنچا دے اور اس نے پہنچا دیا"...... اس عورت نے جس نے اپنا نام میگی بتایا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اس کی آواز سن کر چونک

پڑا کیونکہ اس کے ذہن میں اس عورت جس کا نام ایلسا بتایا جا رہا تھا کی آواز موجود تھی اور اس عورت میگی کی آواز بالکل ویسی ہی تھی۔

"کس گروپ سے تم نے بات کی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اسے چھوڑو۔ اپنے بارے میں بتاؤ"...... میگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اس طرح نہیں بتائے گا میڈم۔ اس پر کوڑوں کی بارش ہونی چاہئے۔ پھر یہ سب کچھ خود ہی بتا دے گا"...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ اگر یہ نہیں بتائے گا تو"...... میگی نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر اس دوران غور سے میگی کو دیکھنے کے بعد اب سمجھ گیا تھا کہ یہ عورت ہی ایلسا ہے۔ اس کے خدوخال، قدوقامت اور جسامت ویسی ہی تھی۔ البتہ یہ بات درست تھی کہ اگر وہ میک اپ میں تھی تو پھر وہ میک اپ کے فن میں واقعی بے حد ماہر تھی یا پھر ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اس وقت وہ اصل چہرے میں ہو اور وہاں نمائش میں اس نے میک اپ کر رکھا ہو کیونکہ وہاں ٹائیگر نے اسے سرسری طور پر دیکھا تھا۔ البتہ ٹائیگر نے اس راجر کی بات سن کر اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو باہر نکال کر ہاتھوں میں موجود رسی کو کاٹنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ میرا نام ٹائیگر ہے اور میں انڈر ورلڈ میں

معاوضے پر کام کرتا ہوں۔ مجھے ایک پارٹی نے حلیہ بتا کر کہا کہ میں اس عورت کو دارالحکومت کے ہوٹلوں اور کلبوں میں تلاش کروں اور تلاش کر کے اسے رپورٹ دوں''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''کون ہے پارٹی۔ کیا تفصیل ہے اس کی''...... میگی نے چونک کر پوچھا۔

''آپ کو تو معلوم ہو گا کہ ہم انڈر ورلڈ کے لوگ پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کرتے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا تم مجھ سے یہ بات کر رہے ہو۔ مجھ سے میگی سے۔ تم دو ٹکے کے آدمی۔ تم مجھے انکار کر رہے ہو۔ میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گی۔ راجر جا کر الماری سے کوڑا نکال لاؤ اور اس وقت تک اس پر برساتے رہو جب تک اس کے منہ سے اصل بات نہ نکل آئے''...... میگی نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس میڈم''...... راجر نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''تم آخر اتنی مشتعل مزاج کیوں ہوں۔ تمہارا حلیہ تو معلوم نہیں کیا جا رہا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم اصل ایلسا ہو اور اس وقت میک اپ میں ہو۔ پھر تو تمہارا غصہ سمجھ میں آتا ہے''...... ٹائیگر نے اس کے غصے کے باوجود انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بلیڈز کی مدد سے اپنی کلائیوں پر مو[illegible]

اوپر والے جسم کے گرد رسی کے دو بل دیئے گئے تھے اور گانٹھ عقبی طرف تھی۔ ٹائیگر اب اس گانٹھ کو اس انداز میں تلاش کر رہا تھا کہ اس کے بازوؤں کی معمولی سی حرکت بھی چیک نہ ہو سکے۔

''آخری بار کہہ رہی ہوں بولو۔ کون ہے پارٹی''...... میگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا جبکہ راجر ایک خار دار کوڑا اٹھائے اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ ایک لمحے کی بھی دیر کئے بغیر ٹائیگر پر کوڑے برسانا شروع کر دے گا۔

''کیا تم وعدہ کرتی ہو کہ پارٹی کا نام سن کر مجھے کوڑے نہیں مارو گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن بشرطیکہ تم سچ بولو اور پھر اسے کنفرم کراؤ''...... میگی نے کہا۔

''میں سچ بولوں گا۔ جب بتانا ہی پڑ گیا ہے تو پھر جھوٹ بولنے سے کیا حاصل۔ میری پارٹی ایک آدمی علی عمران ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کا نام سن کر نہ صرف میگی بلکہ راجر بھی اس طرح اچھلا جیسے ان کے قدموں تلے اچانک بم پھٹ پڑا ہو جبکہ اس دوران ٹائیگر گانٹھ تلاش کر کے اسے کھول چکا تھا اور رسیوں کے بل اب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا تا کہ ان کی توجہ اس پر سے ہٹ جائے اور پھر ایسا ہی ہوا اور میگی اور راجر دونوں کے چہرے دیکھنے والے ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران کون ہے۔ کیا کرتا ہے"...... یکلخت میگی نے رک رک کر کہا۔

"عمران فری لانسر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن اس تک یہ حلیہ کیسے پہنچ گیا"...... میگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پوچھا تو عمران صاحب نے بتایا کہ نمائش کے دوران اس حلیے کی عورت ایک مقامی گارڈ سے بات کرتے دیکھی گئی تھی اور اس مقامی گارڈ نے ایکریمین لہجے میں جواب دیا تھا۔ اس کے بعد وہاں سے کوئی اہم ایجاد چوری کر لی گئی اور وہاں موجود چار گارڈز ہلاک کر دیئے گئے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ اسے کس نے یہ اطلاع دی ہے"...... میگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نمبر میں بتاتا ہوں۔ تم فون ملا کر رسیور میرے کان سے لگا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میڈم۔ یہ اسے کوئی اشارہ بھی کر سکتا ہے"...... راجر نے کہا۔

"مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں۔ پھر میں کیا اشارہ کر سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر کے ذریعے بھی وہ معلومات حاصل کر سکتا ہے"۔ راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ ٹھیک ہے تم اسے گولی مار دو۔ اس عمران سے ہم خود ہی نمٹ لیں گے"...... میگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ میں نے تمہارے ساتھ تعاون کیا ہے اور تم الٹا مجھے ہلاک کرا رہی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ تمہاری موت ضروری ہے"...... میگی نے کہا تو راجر نے کوڑا فرش پر پھینکا اور جیب سے مشین پسٹل نکالا ہی تھا کہ ٹائیگر یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے جیسے کوئی پرندہ فضا میں اڑنے کے لئے دوڑتا ہے اس طرح وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ راجر اور میگی سنبھلتے ٹائیگر نے راجر کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر میگی پر دے مارا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ ٹائیگر نے جھپٹ کر فرش پر پڑا ہوا کوڑا سنبھالا اور پھر شائیں شائیں کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ راجر اور میگی دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دے رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے اگر انہیں سنبھلنے کا موقع مل گیا تو پھر ان کے ساتھ بڑی طویل لڑائی لڑنی پڑے گی اور پھر میگی زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد راجر کا بھی یہی حشر ہوا تو ٹائیگر نے ہاتھ روکا اور پھر جھک کر اس نے راجر کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرا ہوا مشین پسٹل جھپٹا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ لیکن چیک

کرنے پر معلوم ہوا کہ پوری کوٹھی خالی تھی۔ البتہ وہاں ایک کار ضرور موجود تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے پوری کوٹھی کا ایک چکر لگایا اور ایک کمرے سے اسے رسی کا ایک بنڈل مل گیا۔ وہ رسی اٹھائے اس کمرے میں آیا جہاں میگی اور راجر بے ہوش پڑے تھے۔ اس نے رسی کے بنڈل کو فرش پر رکھا اور پہلے میگی کو اٹھا کر اس نے کرسی پر ڈالا اور اسے اس انداز میں باندھ دیا کہ تربیت یافتہ ہونے کے باوجود وہ کسی طرح بھی رسی کو نہ کھول سکے۔ ویسے میگی خاصی زخمی تھی اور اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے بعد ٹائیگر نے راجر کو بھی فرش سے اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور اسے بھی رسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس سے راجر نے کوڑا نکالا تھا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کے نچلے خانے میں ایک بڑا میڈیکل باکس پڑا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے باکس اٹھایا اور اسے لا کر ان کی کرسیوں کے ساتھ رکھا اور پھر اس نے اس میں موجود سامان کے ذریعے ان دونوں کے زخموں سے رستا ہوا خون صاف کیا اور زخموں کی بینڈیج کرنے کے بعد اس نے انہیں طاقت کے دو دو انجکشن بھی لگا دیئے اور پھر وہ یہ دیکھ کر مطمئن ہو گیا کہ اب ان دونوں کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی تھی۔ ٹائیگر نے میڈیکل باکس کو واپس الماری میں رکھا اور پھر سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی مخصوص شگفتہ آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے فلیٹ پر فون کیا تھا اور عمران وہاں موجود تھا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ٹائیگر بولا نہیں کرتے بلکہ غرایا کرتے ہیں بشرطیکہ سامنے کوئی کوڑا بردار حسینہ نہ ہو“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس وقت میرے سامنے ایسی ہی ایک حسینہ موجود ہے باس۔ جس نے مجھ پر کوڑے برسانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب خود کوڑوں کی ضربوں سے زخمی ہوئی بیٹھی ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے کسی عورت پر کوڑے برسائے ہیں۔ کیا واقعی“...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ٹائیگر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو تو ٹائیگر نے حلیئے کے ذریعے اس عورت کو تلاش کرنے کی ساری کارروائی بتانے کے بعد ویٹر رابرٹ کی کارروائی سے بے ہوش ہو کر اس کوٹھی میں ہوش آنے تک سے لے کر وہاں ہونے والی گفتگو اور پھر آخر میں راجر کی گولیوں سے بچنے کے لئے ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس نے ان دونوں کے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج بھی کر دی ہے۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ تمہاری مجبوری تھی اور پھر ان کی بینڈیج کر کے تم نے بہرحال اپنے آپ کو بچا لیا ہے ورنہ اگر تم نے شوقیہ کسی عورت پر کوڑے برسائے ہوتے تو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے تھے۔ آدمی کو بہرحال عورتوں کا احترام کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایڈریس بتاؤ۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جو پھاٹک کے باہر موجود نیم پلیٹ سے ایڈریس معلوم کر آیا تھا اس نے وہ ایڈریس بتا دیا۔

"میں آ رہا ہوں۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی چونکہ دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تھا اس لئے اس نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے نکل کر گیٹ کے قریب پہنچ گیا تا کہ عمران کے آنے پر گیٹ کھول سکے۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اپنی سپورٹس کار میں دس پندرہ منٹ میں یہاں پہنچ جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے مخصوص ہارن کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے گیٹ کھول دیا اور عمران کار اندر لے آیا۔ ٹائیگر نے اس کے عقب میں گیٹ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کہاں ہے وہ میگی اور راجر"...... عمران نے کار سے نیچے

اترتے ہوئے کہا۔

"اندر کمرے میں ہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس کی رہنمائی میں کمرے میں داخل ہوا تو وہاں کرسیوں پر ایک عورت اور ایک مرد رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔ ان کے زخموں کی بینڈیج ہو چکی تھی لیکن وہ بے ہوش تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر غور سے اس میگی کے چہرے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ عورت میک اپ میں ہے لیکن میک اپ انتہائی مہارت سے کیا گیا ہے"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"یہ کس ٹائپ کا میک اپ ہو سکتا ہے باس"...... ٹائیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں کوٹھی میں کچن تو ہو گا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہاں سے گرم پانی لے آؤ اور ریفریجریٹر سے یخ پانی لے آؤ۔ پہلے اس کا منہ گرم پانی سے دھوؤ اور پھر یخ پانی سے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں پانی کے دو جگ پکڑے ہوئے تھے۔ اس نے ایک جگ نیچے رکھا اور دوسرے جگ کا پانی [illegible] میگی [illegible] ڈال دیا۔ میگی کے جسم میں حرکت کے

تاثرات ابھرے لیکن وہ پوری طرح ہوش میں نہ آئی تھی کہ ٹائیگر نے خالی جگ نیچے رکھ کر دوسرا جگ اٹھایا اور اس کا پانی میگی کے چہرے پر ڈال دیا۔ اس بار میگی کے جسم نے یکلخت جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ ٹائیگر نے دوسرا جگ بھی نیچے رکھا اور پھر کاندھے پر موجود رف تولیئے کی مدد سے اس نے میگی کا چہرہ رگڑنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میگی کے چہرے سے باقاعدہ چھلکے سے اترنے لگ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی میگی بھی ہوش میں آ گئی اور اس کے منہ سے ہلکی ہلکی چیخیں اور کراہیں نکلنے لگ گئی تھیں۔ ٹائیگر ایک طویل سانس لیتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اب اس کے سامنے وہی چہرہ موجود تھا جس کے بارے میں وہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو"...... میگی نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام ایلسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایلسا نہیں۔ میرا نام تو میگی ہے"...... میگی نے کہا۔

"تمہارا میک اپ واش ہو چکا ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ تم نے میک اپ واقعی بے حد مہارت سے کیا ہوا تھا لیکن تم سے ایک غلطی ہو گئی تھی کہ تم نے اپنے دونوں کانوں کے نچلے حصوں پر ڈبل میک اپ نہیں کیا تھا کیونکہ جس انداز کا میک اپ تم نے کیا تھا اس کے لئے ضروری ہے کہ کانوں

جائے۔ اس طرح ان حصوں کی رنگت مکمل طور پر تمہارے میک اپ کے ساتھ مل جاتی۔ اب بھی میں نے خاص طور پر تمہارے کانوں کے نچلے حصوں کو دیکھ کر اندازہ لگایا ہے کہ تم نے میک اپ کیا ہوا ہے اور میک اپ بھی کرزما میک اپ جو بہت کم لوگ کرتے ہیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ ٹائیگر کیسے رسیوں سے آزاد ہو گیا"...... میگی نے کہا۔

"یہ ٹائیگر ہے اور ٹائیگر تو زنجیروں سے قابو نہیں آتے۔ تم رسیاں باندھ کر بے فکر ہو گئیں۔ ویسے میرا نام علی عمران ہے"۔ عمران نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو۔ تم وہ آدمی ہو جس نے ٹائیگر کو ایلسا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا"...... میگی نے کہا۔

"ہاں اور اب میک اپ واش ہونے کے بعد یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ تم ہی ایلسا ہو۔ اب تم بتاؤ گی کہ تمہارے ساتھ آنے والی دوسری عورت جس کا نام ماریا ہے وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"ماریا۔ کیا مطلب۔ کون ماریا"...... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں ریڈ وولف کی سپر ایجنٹس ہو اور یقیناً ایکریمیا اور [illegible] ے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہوں

گے لیکن یہ پاکیشیا ہے اور یہاں کی آب و ہوا ایکریمیا اور یورپ سے مختلف ہے۔ تمہارے چیف کرنل رچرڈ کو یہاں کے لئے ایجنٹس کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے تھا اور اب یہ بھی سن لو کہ پن کیمرہ جو نمائش سے چوری کر لیا گیا تھا واپس حاصل کر لیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پن کیمرہ۔ کیا مطلب“...... میگی نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا کھوکھلا اور قدرے لرزتا ہوا لہجہ بتا رہا تھا کہ پن کیمرے کے واپس ملنے کی خبر نے اس کے اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

”تم نے یہ پن کیمرہ شیر گڑھ کے سٹار ہوٹل کے مالک مارٹن کو پہنچایا تھا۔ مارٹن اسے لے کر کافرستان جا رہا تھا کہ ہمیں اطلاع مل گئی اور ہم نے سرحد پر اسے گھیر لیا۔ جس کے نتیجے میں مارٹن مارا گیا اور پن کیمرہ واپس آ گیا۔ جہاں تک تمہاری تنظیم ریڈ وولف کا تعلق ہے تو ہمیں ایکریمیا سے معلومات مل چکی ہیں کہ وہاں سے دو سپر ایجنٹس یہاں بھجوائی گئی ہیں۔ ایک کا نام ایلسا اور دوسری کا نام ماریا ہے۔ تم نے نمائش میں کیمروں کے سٹال پر ایک گارڈ سے ایکریمین لہجے میں بات کی تھی اور اس گارڈ نے بھی تمہیں ایکریمین لہجے میں ہی جواب دیا تھا۔ حالانکہ گارڈ مقامی تھا۔ ٹائیگر اس وقت وہیں موجود تھا۔ گارڈ کا ایکریمین لہجہ اس کے ذہن میں رہ گیا اور تمہارا حلیہ بھی یاد رہ گیا اور

شروع کر دیا اور تم اب اس حالت میں سامنے آ گئی ہو۔ جہاں تک تمہاری ساتھی ماریا کا تعلق ہے اس کا حلیہ بھی مارٹن نے بتا دیا ہے اور اب اسے بھی تلاش کیا جا رہا ہے۔ جلد ہی وہ بھی ٹریس ہو جائے گی“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایلسا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... عمران نے ایلسا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

”ماریا بول رہی ہوں ایلسا۔ راجر کہاں ہے“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”باہر گیا ہوا ہے کسی کام سے۔ کیوں“...... عمران نے ایلسا کی آواز اور لہجے میں کہا اور سامنے بیٹھی ہوئی ایلسا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ شیر گڑھ کے مارٹن کو کافرستان کی سرحد پر ہلاک کر دیا گیا ہے“...... دوسری طرف سے خاصے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیوں اور کس نے کیا ہے“...... عمران نے ایلسا کے لہجے میں حیرت کا عنصر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا اور کافرستان کی سرحد پر کسی گاؤں میں مارا گیا ہے“

یقیناً اسمگلروں کی کسی لڑائی میں اس کا کام تمام ہوا ہو گا لیکن پن کیمرہ اس کے پاس تھا۔ وہ ہمیں فوراً حاصل کرنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً شیر گڑھ جا کر اس کے ہوٹل کی تلاش لینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کیمرہ کس غلط آدمی کے ہاتھ لگ جائے۔ راجر چونکہ پہلے بھی میرے ساتھ گیا تھا اس لئے میں اسے دوبارہ اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"تم یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ راجر بھی اس دوران آ جائے گا اور میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہمیں فوری اس سلسلے میں کارروائی کرنی ہو گی ورنہ تو سارا کیا کرایا ختم ہو جائے گا"...... عمران نے ایلسا کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں"...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے بھی ایلسا کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم۔ تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسے میری آواز اور لہجے میں بات کر لی۔ اگر میں خود نہ سن رہی ہوتی تو کبھی اس بات پر یقین نہ کرتی۔ یہ سب تم نے کیسے کر لیا"...... ایلسا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راجر یہی ہے"...... عمران نے ساتھ ہی کرسی پر بے ہوش پڑے اور بندھے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

"یس باس۔ یہی راجر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے راجر کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اب ان دونوں کی رسیاں چیک کرو کیونکہ یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے آکسا گانٹھ لگائی ہے باس تاکہ یہ کھول نہ سکیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم چیک تو کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ان دونوں کے عقب میں آ گیا اور اس نے گانٹھیں چیک کرنا شروع کر دیں۔

"اوکے ہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب تم باہر جاؤ اور اس ماریا کو لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد راجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام راجر ہے۔ اور تم مقامی گارڈ کے میک اپ میں نمائش میں موجود تھے اور نمائش کے ختم ہونے پر تم نے باقی گارڈز کو ہلاک کر کے وہ کیمرہ اٹھایا اور لے جا کر ماریا کو دے دیا اور پھر شیر گڑھ کے مارٹن کو دے آئے"۔

عمران نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور تم نے چونکہ ٹائیگر پر کوڑے برسانے کا سوچا تھا اس لئے اس نے تمہارا یہ حشر کیا ہے ورنہ وہ تو دوسروں سے تعاون کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ جادوگر ہے راجر۔ ابھی ماریا کی کال آئی تھی۔ اس نے میری آواز اور لہجے میں اس سے بات کی اور وہ پہچان ہی نہ سکی"۔ ایلسا نے کہا تو راجر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی۔

"آپ۔ آپ میڈم اپنے اصل روپ میں ہیں"...... راجر نے رک رک کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ ایلسا کے منہ پر اور دوسرا راجر کے منہ پر رکھ دیا۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں ان میں سے کوئی چیخ پڑا تو ماریا چوکنا ہو سکتی ہے اور بہرحال وہ سپر ایجنٹ ہے اس لئے گڑبڑ بھی ہو سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے کیونکہ وہ ٹائیگر کے قدموں کی آواز پہچان چکا تھا۔ چند لمحوں بعد [illegible]

ایک نوجوان عورت لدی ہوئی تھی۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ جیسے ہی اس کی کار اندر آ کر پورچ میں رکی میں نے اس کی کار کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول فائر کر دیا"...... ٹائیگر نے اس بے ہوش عورت کو ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی سے اس بے ہوش عورت کو بھی کرسی سے باندھ دیا۔ پھر جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکال کر اس نے اسے کھولا اور اس کا دہانہ اس بے ہوش عورت کی ناک سے لگا دیا۔

"یہ ماریا اصل چہرے میں ہے"...... عمران نے ایلسا سے پوچھا جو اب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے منہ سے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا اور آنکھوں کی چمک بھی ماند پڑ گئی تھی۔ وہ شاید اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔ راجر بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بھی دھواں دھواں سا ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ماریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ اپنی کوشش میں ناکام رہی۔

"تمہارا نام ماریا ہے اور تم نے راجر کے ساتھ جا کر شیر گڑھ میں مارٹن تک پن کیمرہ پہنچایا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے“...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم نے ابھی ایلسا کو جو کال کی تھی وہ میں نے سنی تھی اور یہ بھی بتا دوں کہ مارٹن کیمرہ لے کر کافرستان جا رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے جا لیا اور پھر اسے ہلاک کر کے کیمرہ اس سے واپس حاصل کر لیا گیا اس لئے اب تمہارا مارٹن کے ہوٹل جا کر تلاشی لینا بے کار ہو چکا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تم۔تم ہو کون“...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”یہ۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا تو ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے“...... ماریا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس راجر نے نمائش میں گارڈز کو ہلاک کیا تھا“...... اچانک عمران کا لہجہ سخت اور سرد ہو گیا۔

”تم۔تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہم واپس چلے جائیں گے“...... یکلخت ایلسا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم دونوں ریڈ وولف کی سپر ایجنٹس ہو اور تم دونوں نے یہاں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جس کی وجہ سے تمہیں ہلاک کیا جائے۔ جو کارروائی یہاں کی گئی ہے وہ اس راجر نے کی ہے اس لئے اس کا خاتمہ یقینی ہے لیکن اگر تم یہ بتا دو کہ اس راجر کے اور کتنے ساتھی

یہاں ہیں تو شاید اس کے بارے میں بھی کچھ اور سوچنا شروع کر دوں“...... عمران نے کہا۔

”م۔م۔ میں اکیلا ہوں۔م۔م۔ مجھے مت مارو۔ میں تو ان کا ماتحت ہوں اور ان کے احکامات کی تعمیل کرتا ہوں“...... راجر نے یکلخت رک رک کر اور قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ٹائیگر۔ اسے آف کر دو“...... عمران نے ٹائیگر سے کہا جو عمران کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ یہ وہی مشین پسٹل تھا جو اس راجر نے اپنی جیب سے نکال کر اس پر تانا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کمرہ راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن راجر صرف ایک چیخ ہی مار سکا۔ اس کے بعد اس کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا ضرور لیکن چیخ اس کے حلق میں دب کر رہ گئی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی ایلسا اور ماریا دونوں کے چہرے زرد پڑ گئے۔

”ان دونوں کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ ایک تو یہ چیک کرو کہ یہ رسیاں نہ کھول لیں اور دوسرا جیسے ہی میں کہوں ان کی پشت میں گولیاں مار دینا۔ اس طرح یقیناً انہیں عقب سے موت ملنے پر تکلیف کم ہو گی“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ان کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

”کیمرہ تمہیں واپس مل گیا ہے۔تم ہمیں رہا کر دو۔ ہم واپس

چلی جائیں گی اور ہمارا وعدہ ہے کہ ہم دوبارہ پاکیشیا کا رخ نہیں کریں گی''...... ایلسا نے کہا۔

''ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہے کہ تم اپنے چیف کرنل رچرڈ سے بات کر کے اسے اس بات پر رضامند کرو کہ وہ آئندہ پاکیشیا میں کسی کو نہیں بھیجے گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ۔ وہ انتہائی سفاک آدمی ہے۔ ہم اسے مجبور نہیں کر سکتیں''...... ایلسا نے کہا۔

''اس کا نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری بات کراتا ہوں۔ تم کہہ کر تو دیکھو''...... عمران نے کہا تو ایلسا نے فوراً نمبر بتا دیا۔

''ٹائیگر۔ ان دونوں کے منہ میں رومال ٹھونس دو''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''رومال تو میرے پاس نہیں ہیں باس۔ میں انہیں ہاف آف کر دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاف ہی کرنا ہے تو پھر فل کر دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کمرہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں ساکت ہو گئیں تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکریمیا اور ناراک کے رابطہ نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک بھاری اور سخت سی آواز سنائی دی۔

''ایلسا بول رہی ہوں چیف''...... عمران نے ایلسا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پن کیمرہ مارٹن سے واپس حاصل کر لیا ہے اور مارٹن کو پاکیشیا اور کافرستان کی سرحد پر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... عمران نے ایلسا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس معاملے میں کیا تعلق۔ ایسے معاملات پر تو ملٹری انٹیلی جنس کام کرتی ہے''۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''یہ تو معلوم نہیں باس کہ یہ سب کیسے ہو گیا لیکن اب کیا کرنا ہے چیف۔ کیمرہ تو وہ لے گئے''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''مجھے ماریا نے اطلاع دی ہے چیف''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم دونوں راجر کے ساتھ اب واپس آ جاؤ۔ ہم اس

سلسلے میں کوئی نیا پلان بنائیں گے"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اوہ۔ میں نے ان سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ تمہیں اغوا کرانے کے لئے انہوں نے یہاں کس گروپ کی خدمات حاصل کی تھیں اور یہ انتہائی ضروری تھا کیونکہ یہ گروپ دوبارہ بھی یہ کام کر سکتا ہے"۔ عمران نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ رابرٹ سے میں سب کچھ معلوم کر لوں گا جس نے لالچ میں آ کر یہ کارروائی کی ہے"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے یقیناً انہوں نے وعدہ کیا ہو گا کہ تمہیں کسی صورت زندہ واپس نہ آنے دیا جائے گا اس لئے تم یہاں سے میک اپ کر کے باہر جاؤ اور سب سے پہلے اس گروپ کا پتہ چلاؤ اور اس کے لیڈر کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے کہا۔

"لیں باس۔ ایسا ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ٹائیگر کی کال سے لے کر اب تک ہونے والے تمام

واقعات کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ کیس ختم ہو گیا ہے۔ میں سیکرٹ سروس کو واپس کال کر لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا جواب دیا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ دن بھی دیکھنے تھے۔ اتنا کام کیا نہ خراج تحسین پیش کیا گیا، نہ شاباش دی گئی، نہ کندھے پر تھپکی دی گئی، نہ کوئی ایوارڈ ملا، نہ کوئی چیک دیا گیا اور نہ کوئی انعام ملا۔ بس کہہ دیا کہ کیس ختم ہو گیا اور بس"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"باس۔ یہ ملک و قوم کی خدمت ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ ملک و قوم کی خدمت ہے۔ لیکن خدمت کرنے والوں کو اس طرح تو جواب نہیں ملنا چاہئے۔ اب دیکھو۔ میں نے تمہیں کتنا خراج تحسین پیش کیا ہے اور میں تو بس یہی کچھ کر سکتا تھا ورنہ چیف کی طرح میرے کنٹرول میں خزانہ عامرہ ہوتا تو تمہیں سونے میں تول دیتا۔ چلو اس تولنے کے دوران تھوڑی بہت ڈنڈی بھی ماری جاتی تب بھی گزارہ ہو جاتا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ ویسے وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عمران صرف اداکاری کر رہا ہے۔

ریڈ وولف کے کرنل رچرڈ کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ جب سے اسے ایلسا نے فون کر کے بتایا تھا کہ مارٹن کو کافرستان اور پاکیشیا کی سرحد پر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہلاک کر کے پن کیمرہ واپس حاصل کر لیا ہے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل بیٹھتا جا رہا ہو اور اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جب سے ریڈ وولف قائم ہوئی تھی پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ کرنل رچرڈ کی پلاننگ اس انداز میں فیل ہو گئی تھی۔ مارٹن کو اس نے ہی حکم دیا تھا کہ وہ پن کیمرے کو اپنے پاس رکھنے کی بجائے کافرستان جا کر اس کے خاص آدمی شنکر تک پہنچا دے تا کہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کسی صورت بھی اس کیمرے تک نہ پہنچ سکے لیکن اس کی ساری پلاننگ فیل ہو گئی تھی۔

"میں نے یہ کیمرہ ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے۔ ہر

صورت"...... کرنل رچرڈ نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ماریا کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور بار بار ماریا کو کال دینا شروع کر دی لیکن جب کافی دیر تک دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایلسا کی فریکونسی ایڈجسٹ کی لیکن ایلسا نے بھی کال اٹنڈ نہ کی تو کرنل رچرڈ کی حالت مزید خراب ہو گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور انکوائری سے اس نے پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم کر کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ پاکیشیا کے دارالحکومت کی انکوائری آپریٹر تھی۔

"یہاں وائٹ بلیک کلب ہے جس کا مالک اور جنرل منیجر ہیتھرو ہے۔ اس کا نمبر دیں"...... کرنل رچرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو کرنل رچرڈ نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وائٹ بلیک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناراک سے کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ ہیتھرو سے بات

کراؤ“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ہیتھرو بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھاری تھا۔

”کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ ناراک سے“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ حکم سر“...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”کیا ایلسا، ماریا یا راجر نے تم سے رابطہ کیا تھا“...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

”یس سر۔ میڈم ایلسا نے مجھے فون کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے ایک کوٹھی طلب کی تھی جس میں اسلحہ، کار اور میک اپ کا سامان ہو۔ میں نے گولڈن کالونی کی ایک کوٹھی ان کے حوالے کر دی تھی اور وہ ہوٹل سے ایک آدمی راجر کے ساتھ وہاں شفٹ ہو گئیں۔ پھر انہوں نے مجھے فوری طور پر ایک کام کرنے کا حکم دیا۔ یہاں کی زیر زمین دنیا میں ایک آدمی ہے ٹائیگر۔ وہ مس ایلسا کا حلیہ بتا کر ہوٹلوں اور کلبوں میں ان کے بارے میں پوچھتا پھر رہا تھا۔ مس ایلسا نے اس کی وجہ سے میک اپ کر کے مس میگی کا روپ اپنا لیا تھا۔ انہوں نے مجھے اس ٹائیگر کو اغوا کر کے اس کوٹھی میں پہنچانے کا حکم دیا۔ میں نے ایک ویٹر کے ذریعے اس آدمی کو بے ہوش کرا کر

مس ایلسا کے پاس بھجوا دیا۔ اس کے بعد ابھی تک ان سے دوبارہ رابطہ نہیں ہوا“...... ہیتھرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور ماریا نے“...... کرنل رچرڈ نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”نو سر۔ انہوں نے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں کیا“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جو کوٹھی تم نے ایلسا کو دی ہے اس کا فون نمبر کیا ہے“۔ کرنل رچرڈ نے پوچھا تو ہیتھرو نے نمبر بتا دیا۔

”اوہ۔ اسی کوٹھی سے ایلسا نے مجھ سے بات کی تھی لیکن اب ایلسا ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کر رہی۔ تم ایسا کرو کہ اپنا کوئی آدمی وہاں بھجوا کر وہاں کی صورت حال معلوم کر کے مجھے فون پر رپورٹ دو اور ایلسا یا راجر سے میری بات کراؤ“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”وہ میری خفیہ کوٹھی ہے جناب اس لئے میں خود وہاں جا کر آپ کو وہاں سے کال کرتا ہوں“...... ہیتھرو نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو“...... کرنل رچرڈ نے کہا اور نمبر بتا کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”اس ٹائیگر کے پاس ایلسا کا حلیہ کہاں سے آ گیا۔ واردات میں تو ایلسا نے سرے سے حصہ ہی نہیں لیا تھا۔ اس نے تو صرف راجر کو جو وہاں مقامی گارڈ کے میک اپ میں تھا، اس کیمرے کی نشاندہی کی تھی۔ پھر شیر گڑھ ماریا اور راجر گئے تھے۔ پھر ایلسا کا

حلیہ کیسے اور کیوں ان لوگوں تک پہنچ گیا“...... کرنل رچرڈ نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے جب تک ایلسا سے بات نہ ہوتی
اس کے سوال کا جواب نہ مل سکتا تھا۔ ویسے ایلسا نے اسے فون کر
کے مارٹن کے بارے میں تو بتا دیا تھا لیکن اس نے شاید جان بوجھ
کر اس ٹائیگر والے معاملے کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا۔ پھر
تقریباً ایک گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
کرنل رچرڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔ اس نے پہلے ہی فون کے
نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا ہوا تھا۔

”یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے
میں کہا۔

”ہیتھرو بول رہا ہوں سر“...... ہیتھرو کی انتہائی متوحش سی آواز
سنائی دی تو کرنل رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا ہوا۔ ایلسا کہاں ہے“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں
پوچھا۔

”جناب۔ دو عورتوں اور ایک مرد کی لاشیں یہاں کوٹھی میں پڑی
ہوئی ہیں۔ تینوں کو کرسیوں پر رسیوں سے باندھ کر پھر گولیاں مار کر
ہلاک کیا گیا ہے“...... ہیتھرو نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون عورتیں اور کون مرد“...... کرنل رچرڈ
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”جناب۔ میں ان کے حلیئے بتا دیتا ہوں آپ انہیں خود پہچان

لیں“...... ہیتھرو نے کہا اور پھر اس نے مرد کا حلیہ اور قدوقامت
بتائی تو کرنل رچرڈ کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ یہ
حلیہ اور قدوقامت راجر کا تھا جو ایلسا کا نمبر ٹو تھا اور اس کے ساتھ
پاکیشیا گیا ہوا تھا۔

”یہ راجر ہے۔ ایلسا کا نمبر ٹو“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں
کہا۔

”اب میں اس عورت کا حلیہ بتاتا ہوں“...... ہیتھرو نے کہا اور
اس بار جو حلیہ اس نے بتایا تو کرنل رچرڈ بے اختیار کرسی سے اچھل
پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو سپر ایجنٹ ماریا کا حلیہ ہے۔
کیا یہ ہلاک ہو چکی ہے۔ وری بیڈ“...... کرنل رچرڈ نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا۔

”اس عورت کو پشت میں گولیاں ماری گئی ہیں اور یہ رسی سے
کرسی پر بندھی ہوئی ہے۔ اب میں دوسری عورت کے بارے میں
بتاتا ہوں“...... ہیتھرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری
عورت کا حلیہ بھی بتا دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ پھر تو سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ یہ تو ایلسا
کا حلیہ ہے“...... کرنل رچرڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی ہارا ہوا
جواری آخری بازی بھی ہار جانے کی خبر سن کر بولتا ہے۔

”جناب۔ یہاں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری

کارروائی اسی ٹائیگر نے کی ہے کیونکہ اسے بے ہوش کر کے یہاں بھجوایا گیا تھا لیکن اب یہاں اس کی لاش موجود نہیں ہے''...... ہیتھرو نے کہا۔

''یہ ٹائیگر کون ہے جو اس طرح کی کارروائی کر سکتا ہے جبکہ اس کے مقابل یہاں دو سپر ایجنٹس اور ایک سیکنڈ ایجنٹ تھا''...... کرنل رچرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''جناب۔ ٹائیگر انڈر ورلڈ کے لئے کام کرتا ہے اور خاصا معروف آدمی ہے۔ اب مجھے فوری طور پر اس ویٹر کو ہلاک کرانا ہو گا جس کے ذریعے اسے بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا تھا کیونکہ اس ویٹر سے وہ لامحالہ میرے بارے میں معلوم کر لے گا اور پھر میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائے گا''...... ہیتھرو نے کہا۔

''کیا تم ایک آدمی سے ڈر گئے ہو۔ تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ تمہارے پاس انتہائی طاقتور گروپ ہے''...... کرنل رچرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں ڈرتا نہیں ہوں جناب۔ بہرحال کام تو کرنا ہی پڑے گا''...... ہیتھرو نے جواب دیا۔

''تم اس ٹائیگر کا خاتمہ کرا دو۔ میں تمہیں اس کا معاوضہ بھجوا دوں گا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ان لاشوں کا کیا کرنا ہے جناب''...... ہیتھرو نے کہا۔

''انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو اور کیا ہو سکتا ہے''۔

کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اب کسی صورت نہیں ہٹ سکتا''۔ کرنل رچرڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو کرنل رچرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہو رہی تھی۔ یہ لوگی تھی۔ ایلسا اور ماریا کی طرح ریڈ وولف کی تیسری سپر ایجنٹ۔ لیکن چونکہ اس کے تعلقات کرنل رچرڈ سے خاصے گہرے تھے اس لئے وہ کرنل رچرڈ کے آفس میں بھی اس طرح داخل ہو جاتی تھی جیسے یہ کرنل رچرڈ کی بجائے اس کا ذاتی آفس ہو۔

''ہائے کرنل''...... لوگی نے اندر داخل ہو کر بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تمہیں تمیز ہے۔ بغیر اجازت لئے منہ اٹھائے اندر آ جاتی ہو۔ گٹ آؤٹ۔ آئی سے گٹ آؤٹ''۔ کرنل رچرڈ نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے اور میز پر زور زور سے مکے مارتے ہوئے کہا تو لوگی کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اس قدر حیرت ابھر آئی تھی جیسے اس کے سامنے کوئی انہونا اور ناقابل یقین منظر ہو۔ کرنل رچرڈ تو اسے دیکھتے ہی کھل اٹھتا تھا اور آج وہی کرنل رچرڈ اسے گٹ آؤٹ کہہ رہا تھا۔

''تم ابھی تک کھڑی ہو۔ آئی سے گٹ آؤٹ''...... کرنل رچرڈ

نے ایک بار پھر حلق پھاڑ کر کہا تو لوگی ہونٹ بھینچے تیزی سے مڑی اور تقریباً دوڑتی ہوئی آفس سے باہر نکل گئی اور اس کے عقب میں دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔

"نانسنس۔ جب دیکھو منہ اٹھائے اندر آ جاتی ہے۔ نانسنس۔ ہونہہ۔ سپر ایجنٹ۔ پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کی انڈر ورلڈ کا ایک عام آدمی دو سپر ایجنٹس اور ایک ماتحت کو کرسیوں پر باندھ کر گولیوں سے اڑا دیتا ہے اور یہ بنے پھر رہے ہیں سپر ایجنٹس"...... کرنل رچرڈ کی ذہنی حالت واقعی خراب دکھائی دے رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔

کیا ہے۔ کون ہو تم۔ بولو"...... کرنل رچرڈ نے رسیور جھپٹ کر کان سے لگاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"فوسٹر بول رہا ہوں۔ کیا ہو گیا ہے۔ تمہیں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈ نے کچھ کہنے کی بجائے مسلسل لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ وہ شاید اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ فوسٹر نہ صرف اس کا گہرا دوست تھا بلکہ ایکریمیا کا اعلیٰ عہدیدار بھی تھا۔

"میں ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں۔ تم شاید بیمار ہو۔ لوگی نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ تم نے اس کے ساتھ بہت توہین آمیز اور ناقابل بیان سلوک کیا ہے"......فوسٹر نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں بیمار نہیں ہوں فوسٹر۔ شاکڈ ہوں"...... کرنل رچرڈ نے اس بار قدرے نارمل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"شاکڈ۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی صدمہ پہنچا ہے تمہیں"۔ فوسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"میری دو سپر ایجنٹس اور ایک ماتحت ایجنٹ پاکیشیا میں ایک گھٹیا درجے کے بدمعاش کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں۔ بس اسی خبر نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔ میں نے اپنے سپر ایجنٹس کو اس قدر تربیت دلوائی ہے اور ان پر اتنی دولت خرچ کی ہے کہ میں انہیں ناقابل تسخیر اور ناقابل شکست سمجھ بیٹھا تھا لیکن نتیجہ یہ نکلا ہے کہ پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کی انڈر ورلڈ کے ایک عام سے آدمی نے ان دو سپر ایجنٹس اور ایک نمبر ٹو سپر ایجنٹ کو کرسیوں پر باندھ کر گولیوں سے اڑا دیا اور جو مشن سپر ایجنٹس نے مکمل کیا تھا وہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ اعلیٰ حکام کو اگر میری ایجنسی کی اس کارکردگی کا علم ہو گیا تو کیا ہو گا۔ لامحالہ میرا کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... کرنل رچرڈ جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔

"تم نے پاکیشیا کا نام لیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں۔ مگر کیوں"...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں لوگی کو کہتا ہوں کہ وہ تمہارے پاس دوبارہ جائے۔ اس کا ایک دوست ریڈ ایجنسی میں پاکیشیا ڈیسک کا بڑے طویل عرصے تک انچارج رہا ہے اس لئے وہ تمہاری اس معاملے میں کافی حد تک مدد کر سکے گا اور ہاں۔ اب لوگی کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا جو پہلے کیا تھا"...... فوسٹر نے کہا۔

"اس وقت تو ایکریمیا کا صدر بھی میرے سامنے ہوتا تو اس کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک ہوتا"...... کرنل رچرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب نارمل رہو۔ میں لوگی کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں"...... فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل رچرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میں خواہ مخواہ پاگل ہو رہا تھا۔ ایسے معاملات میں اونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے"...... کرنل رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک طرف موجود ریک میں سے شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھائی اور اس ریک کے نچلے خانے میں موجود دو جام اٹھا کر اس نے بوتل اور جام میز پر رکھے اور پھر کرسی پر بیٹھ کر ابھی اس نے بوتل کھولی ہی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والی لوگی ہو گی اور وہی ہوا۔ دروازہ آہستہ سے کھلا

اور لوگی کی سہمی ہوئی شکل دکھائی دی۔

"مے آئی کم ان سر"...... لوگی نے کسی معصوم بچی کی طرح کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آؤ بیٹھو"...... کرنل رچرڈ نے کہا تو لوگی کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ سر آپ نے تو مجھے خوفزدہ کر دیا تھا۔ میں نے آپ کا یہ روپ تو زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا سر"۔ لوگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ابھی تک خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ایلسا، اس کے نمبر ٹو راجر اور ماریا کے ساتھ پاکیشیا میں کیا ہوا ہے"...... کرنل رچرڈ نے شراب ایک جام میں ڈال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آنریبل فوسٹر صاحب نے مجھے بتا دیا ہے"...... لوگی نے جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے بتا رہے تھے کہ تمہارا کوئی دوست ریڈ ایجنسی میں پاکیشیا ڈیسک کا انچارج رہ چکا ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اس کا نام جافن ہے۔ وہ پاکیشیا کی ایجنسیوں اور وہاں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے"...... لوگی نے بڑی نفاست سے شراب کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"وہ اب کیا کرتا ہے"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"وہ اب ریٹائرڈ لائف گزار رہا ہے۔ اس نے ایک کلب خرید لیا ہے۔ اس کا نام بھی اس نے جافن کلب رکھا ہوا ہے"...... لوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے فون کر کے میری بات کراؤ اس سے"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سائیڈ سے اٹھا کر لوگی کے سامنے رکھ دیا اور لوگی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"جافن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"جافن سے بات کراؤ۔ میں لوگی بول رہی ہوں"...... لوگی نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ جافن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جافن۔ میں لوگی بول رہی ہوں۔ چیف کے آفس سے۔ چیف بھی میرے ساتھ موجود ہیں"...... لوگی نے کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ لوگی نے دانستہ طور پر اس کا نام لیا تھا تاکہ دوسری طرف سے جافن سنبھل جائے۔

"خیریت۔ کوئی خاص بات"...... جافن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ریڈ ایجنسی میں پاکیشیا ڈیسک کے انچارج رہے ہو۔ چیف پاکیشیا کے سلسلے میں تم سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ لوگی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تمہارے چیف نے پاکیشیا میں کوئی مشن تو مکمل نہیں کرنا"...... دوسری طرف سے خاصے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف سے خود ہی بات کر لو"...... لوگی نے کہا اور رسیور کرنل رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے سر۔ آپ کس بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... جافن نے کہا۔

"پاکیشیا میں میری دو سپر ایجنٹس اور ایک ماتحت سپر ایجنٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے حالانکہ انہوں نے مشن کامیابی سے مکمل کر لیا تھا لیکن پھر وہ مشن بھی ختم ہو گیا اور میرے ایجنٹس بھی ہلاک کر دیئے گئے اور یہ سب کچھ وہاں کی انڈر ورلڈ کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی ٹائیگر نے کیا ہے۔ کیا تم ٹائیگر کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ ساری کارروائی ٹائیگر نے نہیں کی ہو گی بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کی ہو گی۔ ٹائیگر علی عمران کا شاگرد ہے۔ ویسے نہ ہی ٹائیگر کا اور نہ ہی علی عمران کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف ضرورت پڑنے پر علی عمران کو ہائر کر لیتا ہے اور علی عمران، ٹائیگر سے کام لیتا ہے"۔ جافن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ علی عمران کہاں رہتا ہے۔ اس کا فون نمبر وغیرہ"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"سر۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک مخلصانہ مشورہ دوں"۔ دوسری طرف سے جافن نے کہا۔

"ہاں۔ بولو۔ کھل کر بات کرو"...... کرنل رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اس عمران کو چھیڑے بغیر مشن مکمل کریں۔ یہ شخص تو عفریت ہے۔ ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی، بلیک ایجنسی اور دوسری تمام ایجنسیاں اس کا نام سنتے ہی پیچھے ہٹ جاتی ہیں اور اب تو یہ حالت ہے کہ اگر اعلیٰ حکام کو یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی ایجنسی عمران کے خلاف کام کر رہی ہے تو اس ایجنسی کو ہی ختم کر دیا جاتا ہے"۔ جافن نے کہا۔

"ہم نے ایسا ہی کیا تھا۔ لیکن عمران کی بجائے ہمارے سامنے

یہ ٹائیگر دیوار بن گیا ہے۔ عمران کا تو نام بھی سامنے نہیں آیا"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہ ٹائیگر اس عمران کا شاگرد ہے اور بس اس سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... جافن نے جواب دیا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ یہ عمران کہاں رہتا ہے"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"سر۔ پاکیشیا دارالحکومت میں کنگ روڈ پر فلیٹ نمبر دو سو میں"۔ جافن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سر۔ مجھے ایلسا اور ماریا کی ہلاکت کا بے حد افسوس ہوا ہے"۔ لوگی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میری قوت و طاقت ہی ختم ہو گئی ہو"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"سر۔ آپ پلاننگ بنانے میں تو ماہر ہیں۔ ایسی پلاننگ کریں کہ مشن بھی مکمل ہو جائے اور ان تینوں کی ہلاکت کا بھی بھرپور انتقام لیا جا سکے"...... لوگی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بار میں اینڈی کو اور تمہیں وہاں بھجوا دوں۔ تم نے مشن مکمل کرنا ہے اور اینڈی اس ٹائیگر اور اگر ہو سکے تو اس عمران کا خاتمہ کر دے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا والوں کو بھی معلوم ہو گا کہ ہم اپنے سپر ایجنٹس کا انتقام لیں گے اور مشن بھی مکمل کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ ایکریمیا سپریم پاور ہے۔ وہ اپنے مشن سے کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ پہلے آپ صرف اس ٹائیگر اور عمران کے خاتمے کا مشن مکمل کرائیں۔ اس کے خاتمے کے بعد اس دفاعی کیمرے کو دوبارہ حاصل کرنے کا مشن تیار کریں"...... لوگی نے کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ مشن کسی دفاعی کیمرے کا ہے۔ میں نے تو اسے تم پر اوپن نہیں کیا اور نہ ہی تمہاری ملاقات ایلسا، ماریا اور راجر سے ہوئی ہے ورنہ مجھے اطلاع مل جاتی"...... کرنل رچرڈ کے لہجے میں شک وشبہات کی پرچھائیاں نمایاں تھیں۔

"ایلسا میری بہترین دوست تھی۔ اس نے مجھے پاکیشیا جانے سے پہلے فون کیا تھا اور مجھے بتایا تھا کہ اس بار اس کا مشن پاکیشیا میں منعقد ہونے والی کسی دفاعی نمائش میں سے کوئی جدید ساخت کا کیمرہ حاصل کرنا ہے"...... لوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب یہ کیمرہ تو نجانے کس سٹور میں پہنچ چکا ہو گا۔ اب اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے"...... کرنل رچرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ صرف یہ معلوم کرا دیں کہ وہاں کے بڑے بڑے سائنس دان کون ہیں۔ یہ فہرست لازماً مختصر سی ہو گی۔ ان میں سے

ایک سائنس دان لامحالہ ایسا مل جائے گا جو بوڑھا ہونے کے باوجود میری انگلیوں پر ناچنا اپنے لئے فخر کا باعث سمجھے گا اور پھر وہ کیمرہ چاہے سات پردوں میں یا زمین کا ساتویں تہہ میں ہی کیوں نہ چھپا دیا گیا ہو اس سائنس دان کے ذریعے باہر آ جائے گا اور پھر اسے یہاں لانا کوئی مسئلہ نہ ہو گا"...... لوگی نے کہا۔

"پہلے بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ سارا مشن انتہائی آسانی سے مکمل ہو گیا لیکن آخر میں پتہ چلا کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے"...... کرنل رچرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اس بار ایسا نہیں ہو گا کیونکہ میں اس سائنس دان کو اس انداز میں کور کروں گی کہ وہ کسی کے سامنے اس معاملے کے بارے میں منہ سے بھاپ تک نہیں نکالے گا۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کیا کر سکتی ہوں"...... لوگی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی وہاں کام کرایا تھا تاکہ اگر دفاعی نمائش میں داؤ نہ لگ سکے تو اسے دوسرے انداز میں حاصل کیا جا سکے"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریکارڈ روم سے پاکیشیا فائل نمبر تھری میرے آفس بھجوا دو"۔

کرنل رچرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل کرنل رچرڈ کے سامنے رکھی اور کرنل رچرڈ کے مخصوص انداز میں سر ہلانے پر واپس چلی گئی۔ کرنل رچرڈ نے فائل کھولی اور صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔

''یہ دیکھو۔ یہ پاکیشیا کا ایک ایسا سائنس دان ہے جو ہمارے کام کا بھی ہے اور یہ پاکیشیا کے ٹاپ ٹین سائنس دانوں میں سے ایک ہے''...... کرنل رچرڈ نے فائل لوگی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر عارف''...... لوگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر عارف کی تازہ ترین تصویر بھی فائل میں موجود تھی۔ فائل میں اس کی مکمل ہسٹری، اس کے رشتہ داروں کے بارے میں تفصیل اور اس کی مصروفیات وغیرہ سب کے بارے میں تفصیل درج تھی اور جس نے بھی یہ رپورٹ تیار کی تھی اس نے واقعی اس پر بے حد محنت کی تھی۔

''گڈ شو چیف۔ قسمت واقعی ہمارے ساتھ ہے۔ یہ آدمی میرے شکنجے میں ایسا جکڑا جائے گا کہ پھر وہ کیمرہ خود لے کر یہاں پہنچا جائے گا''...... لوگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی خیال رکھنا کہ اس ٹائیگر، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ انہیں کانوں کان بھی علم نہ ہو گا اور کام بھی ہو جائے گا۔ لیکن کیا آپ ایلسا اور ماریا کا انتقام نہیں لیں گے''...... لوگی نے کہا۔

''بعد میں یہ سب ہوتا رہے گا۔ پہلے ہمیں ہر صورت میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... لوگی نے کہا۔

''تم اپنے سیکشن میں سے صرف دو آدمی ساتھ لے جاؤ کیونکہ وہاں اس ڈاکٹر عارف کو کور کرنے کا سارا کام تم نے خود کرنا ہے۔ جس ٹائپ کے تم کاغذات بنوانا چاہو وہ بن جائیں گے۔ وہاں وائٹ بلیک کلب کا مالک ہیتھرو تمہاری ہر طرح کی مدد کرے گا۔ وہ وہاں بے حد مؤثر ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''آپ اسے میرے سامنے فون کر کے میری بات کرا دیں۔ پھر میں اسے خود ہی ڈیل کر لوں گی''...... لوگی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''وائٹ بلیک کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیتھرو سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ چیف ہیتھرو کی جگہ اب چیف ہارڈی ہیں۔ ان سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے چونکہ آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز لوگی بھی سن رہی تھی۔

"ہیلو سر۔ میں ہارڈی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ ہیتھرو کہاں ہے"...... کرنل رچرڈ نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہمیں تو اتنا معلوم ہے کہ باس نے ایک ویٹر کے ذریعے انڈر ورلڈ میں کام کرنے والے ایک آدمی ٹائیگر کو اغوا کرایا تھا۔ پھر وہ ویٹر جس کا نام رابرٹ تھا، باس سے ملنے کے لئے اس کے آفس میں گیا اور کافی دیر بعد وہ واپس چلا گیا۔ پھر جب ہم باس کے آفس میں گئے تو باس کے سینے میں گولیاں مار کر اسے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ابھی ہم رابرٹ کو تلاش کر رہے تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ رابرٹ کی لاش ایک ویران علاقے میں پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے اور بس۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ ہر جگہ ٹائیگر ہر طرف ٹائیگر۔ یہ کیا بلا ہے۔ کیا پاکیشیا میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا"...... کرنل رچرڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ باس ہیتھرو کو تو ویٹر رابرٹ نے ہلاک کیا ہے اور خود وہ اس ٹائیگر کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ اس طرح تو سر اس ٹائیگر نے الٹا باس ہیتھرو کی موت کا انتقام لیا ہے"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"اب ہیتھرو کی جگہ تم کام کر رہے ہو"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"لیس سر۔ آپ بے فکر ہو کر حکم فرمائیں۔ میں باس ہیتھرو سے زیادہ تابعدار اور آپ کے لئے کارآمد ثابت ہوں گا"...... ہارڈی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ ٹائیگر پھر تمہارے آڑے آ جائے گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اس کا تعلق صرف باس ہیتھرو سے تھا۔ میرے ساتھ نہیں اور نہ میں نے اسے منہ لگانا ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

"اوکے۔ ایک لفظ یاد رکھنا۔ جب بھی تمہارے پاس گولڈن نائٹ کے الفاظ پہنچیں تم نے فوری ان الفاظ کو بولنے والے کے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ اس کا تمہیں بھاری معاوضہ دیا جائے گا"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"لیس سر۔ تھینک یو سر"...... ہارڈی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آدمی قابل اعتبار نہیں ہے اس لئے میں نے اسے ٹال دیا ہے۔ تم یہاں سے اپنے طور پر کسی گروپ کا پتہ لگا لینا۔ اس طرح

تمہیں آسانی رہے گی‘‘...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں دو روز میں تمام تیاری کر کے پاکیشیا پہنچ جاؤں گی‘‘...... لوگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’تمہیں تیاری کرنے میں دو روز لگ جائیں گے‘‘...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آج کا دن تو ظاہر ہے آپ کے ساتھ گزر رہا ہے اس لئے کل کے دن کام ہوگا‘‘...... لوگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ ویری گڈ‘‘...... کرنل رچرڈ نے پھول کی طرح کھل اٹھنے والے انداز میں کہا تو لوگی کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران فلیٹ پر اکیلا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

’’علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں‘‘۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس کی نظریں مسلسل رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔

’’بلیک زیرو بول رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے طاہر کی آواز سنائی دی۔

’’زیرو ہمیشہ ہوتا ہی بلیک ہے۔ وائٹ زیرو تو نظر ہی نہیں آتا اور جو نظر ہی نہ آئے وہ تو بالکل ہی زیرو ہوگا‘‘...... عمران نے [illegible] کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے نہ ہی پھر دانش منزل کا چکر لگایا اور نہ ہی آپ نے ریڈ وولف کے بارے میں کوئی پلان بنایا حالانکہ ریڈ وولف نے بہرحال یہاں خوفناک واردات کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں بیٹھے بیٹھے یہ خیال کہاں سے آ گیا۔ کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا کی کال آئی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ چونکہ طویل عرصے سے سیکرٹ سروس نے کوئی مشن مکمل نہیں کیا اور وہ فارغ بیٹھ بیٹھ کر اب تنگ آ چکے ہیں اس لئے کیوں نہ ٹیم کو ریڈ وولف ایجنسی کے خلاف کام کرنے بھجوا دیا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پھر تم نے کیا جواب دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے فی الحال اسے ٹال دیا ہے۔ لیکن میرا اپنا خیال بھی یہی ہے کہ ریڈ وولف آسانی سے باز نہیں آئے گی اور انہوں نے یہاں گارڈز کو بھی ہلاک کیا ہے اس لئے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن جو اصل مشن تھا وہ تو ختم ہوگیا ہے۔ چار گارڈز کی جگہ ان کے تین سپر ایجنٹس ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے سرحدی گاؤں میں مارٹن اور اس کے میزبان ملکو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ یہاں ٹائیگر نے ویٹر رابرٹ کو

اور پھر رابرٹ کے میک اپ میں اس نے گروپ لیڈر ہیتھرو کو بھی ہلاک کر دیا اس لئے اب باقی کیا رہ گیا ہے اور ویسے تم نے جولیا کو اچھی طرح سمجھا دینا تھا کہ ایجنسیاں ہر ملک میں موجود ہوتی ہیں۔ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی نہیں باقی ایجنسیاں بھی اپنے ملک کے مفادات کے سلسلے میں کام کرتی رہتی ہیں۔ انہوں نے یہاں کارروائی کی۔ ہم نے اس کا بھرپور جواب دے دیا۔ اب اگر وہ دوبارہ کوئی حرکت کریں گے تو پھر ہم بھی انہیں دیکھ لیں گے۔ صرف مصروفیت کے لئے دوسرے ملکوں کی ایجنسیوں کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی''...... عمران کا لہجہ فقرے کے آخر میں سخت ہوگیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس۔ انہیں بچوں کی طرح سمجھانا پڑتا ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی نظریں ایک بار پھر رسالے پر جم گئیں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے کتاب پر نظریں جمائے رکھتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے چونک کر پوچھا

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر سوائے کسی خاص بات کے یہاں فلیٹ پر فون نہیں کرتا تھا۔

''باس۔ میں نے صرف یہ پوچھنا تھا کہ پاکیشیا کے سائنس دان ڈاکٹر عارف کی موت قدرتی ثابت ہوئی ہے یا غیر قدرتی''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔ تم نے کسی تھانے فون کیا ہے یا کسی مردہ گھر۔ کون سائنس دان اور کیسی موت''...... عمران نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری باس۔ میں سمجھا تھا کہ چونکہ ڈاکٹر عارف انتہائی مشہور سائنس دان ہیں اس لئے ان کی موت کا آپ کو علم ہو گا''۔ ٹائیگر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر عارف کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں اور وہ کب ہلاک ہوا ہے اور تم نے کیوں یہ بات پوچھی ہے کہ اس کی موت قدرتی تھی یا غیر قدرتی''...... عمران نے کتاب بند کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں اپنے ہوٹل سے جب دارالحکومت پہنچتا ہوں تو مجھے تقریباً روزانہ ہی نشاط کالونی سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ آج سے پانچ روز پہلے کی بات ہے کہ میں وہاں سے گزرا تو ایک کوٹھی کے سامنے پولیس کے اعلیٰ افسران جمع تھے اور پھر مجھے وہاں سرداور نظر

آئے۔ وہ کوٹھی سے نکل کر کار میں بیٹھ رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا تو کار سائیڈ پر روکی اور وہاں کالونی کے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہاں کیا ہوا ہے تو اس آدمی نے بتایا کہ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا مشہور سائنس دان ڈاکٹر عارف رہتا تھا۔ وہ آج صبح اپنے بیڈ روم میں مردہ پایا گیا ہے۔ اس آدمی نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر عارف یہاں ملازموں کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد میں وہاں سے چلا گیا۔ پھر میں نے اپنے طور پر ڈاکٹر عارف کی موت کے بارے میں اس علاقے کے تھانے سے معلومات حاصل کیں تو مجھے وہاں تعینات میرے ایک دوست نے بڑی رازداری سے بتایا کہ ڈاکٹر عارف بوڑھا آدمی ہونے کے باوجود انتہائی عیاش فطرت آدمی تھا اور ہر وقت خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کے ساتھ آتا جاتا دکھائی دیتا تھا اور اس پولیس آفیسر کے مطابق اسے شبہ تھا کہ ڈاکٹر عارف کی موت بھی کسی خاص قسم کی دوا کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے ہوئی ہو گی۔ چونکہ ڈاکٹر عارف کے معدے کے اندرونی اجزاء لیبارٹری سے چیک ہو کر واپس نہ آئے تھے اس لئے اس بارے میں کوئی حتمی بات سامنے نہ آ رہی تھی۔ البتہ ڈاکٹروں نے سرسری طور پر یہ بتایا تھا کہ ڈاکٹر عارف کی موت اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پھر دوسرے روز جب میں نے اخبار میں ڈاکٹر عارف کی تصویر دیکھی تو میں بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ان صاحب کو تو میں بے شمار ہوٹلوں اور کلبوں میں

مختلف لڑکیوں کے ساتھ دیکھتا رہتا تھا لیکن چونکہ ایسے بے شمار لوگ کلبوں اور ہوٹلوں میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے میں نے کبھی توجہ نہ دی تھی لیکن تصویر دیکھ کر مجھے فوراً یاد آ گیا کہ چند روز پہلے ڈاکٹر عارف کو میں نے ایک ایکریمین لڑکی کے ساتھ بڑے مشکوک انداز میں دیکھا تھا۔ چنانچہ میں دوبارہ نشاط کالونی کی اس کوٹھی پر گیا اور وہاں ساتھ والی کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ غیر ملکی خوبصورت لڑکی ڈاکٹر عارف کے ساتھ رات ان کی کوٹھی میں رہی اور پھر اس نے صبح سویرے اس لڑکی کو کار میں بیٹھ کر واپس جاتے دیکھا۔ اس کے بعد دس گیارہ بجے ڈاکٹر عارف کی موت کی خبر ملی۔ اس چوکیدار نے اس لڑکی کا جو حلیہ بتایا وہ وہی لڑکی تھی جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ میں نے اپنے طور پر اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ جس روز ڈاکٹر عارف کی موت واقع ہوئی ہے وہ لڑکی جس کا نام کاغذات کے لحاظ سے لوگی تھا، دو مرد ساتھیوں سمیت ایکریمیا چلی گئی ہے“...... ٹائیگر نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے فوری طور پر اس لڑکی کے بارے میں معلومات کیوں حاصل نہ کیں“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”باس۔ بتایا یہی گیا تھا کہ ڈاکٹر عارف قدرتی موت مرے ہیں۔ انہیں برین ہیمرج ہوا ہے۔ یہ تو اب پولیس آفیسر نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ ڈاکٹر عارف نے کوئی ایسی دوائی استعمال کی ہو گی

جس کی وجہ سے اس کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا اور وہ دماغ کی رگ کے پھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔ بہرحال اصل بات تو لیبارٹری رپورٹ سے ہی معلوم ہو سکتی تھی۔ میں نے پولیس اسٹیشن فون کیا لیکن میرا دوست پولیس آفیسر چھٹی پر تھا اس لئے میں نے آپ کو فون کیا۔ میرا خیال تھا کہ آپ کو اس بارے میں تفصیل سے علم ہو گا“۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس کا نام ہی پہلی بار سنا ہے۔ لیکن کیا غیر ملکی یا نوجوان لڑکیوں کے ساتھ گھومنا پھرنا کوئی جرم ہے کہ تم اس طرح انکوائری کرتے پھر رہے ہو“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”باس۔ آپ کو پن کیمرے والے مشن کا تو علم ہے۔ یہ بھی اسی سلسلے کی کڑی لگتی ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے“...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پن کیمرے کے سلسلے میں ایلسا کی مدد وائٹ بلیک کلب کے مالک ہیتھرو نے کی تھی اور اس نے ویٹر رابرٹ کے ذریعے مجھے بے ہوش کروا کر ایلسا کے پاس پہنچایا تھا اور پھر میں نے ویٹر رابرٹ سے ہیتھرو کا نام معلوم کیا اور ویٹر رابرٹ کے میک اپ میں ہیتھرو ہلاک کر دیا تھا۔ ہیتھرو کے بعد کلب کا مالک ہارڈی بن گیا ہے۔ یہ ہارڈی مجھے زیادہ قریب سے

جانتا ہے۔ اس نے مجھے میری رہائش گاہ پر فون کیا اور مجھ سے اس نے پوچھا کہ اگر وہ سائنس دان ڈاکٹر عارف کے سلسلے میں کوئی کام کرے تو مجھے کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایک خوبصورت ایکریمین لڑکی اس سائنس دان سے دوستی کرنا چاہتی ہے اور یہ لڑکی بھی ایکریمیا کی اسی تنظیم سے متعلق ہے جس سے ایلسا کا تعلق تھا اور جس کی وجہ سے میں نے ہیتھرو کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس پر میں چونک پڑا اور میں نے اس سے کہا کہ وہ پہلے اس لڑکی سے مجھے ملوائے۔ اس نے وعدہ کر لیا لیکن پھر چند روز تک اس سے رابطہ نہ ہو سکا اور پھر جب ڈاکٹر عارف ہلاک ہو گئے تو میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اس لڑکی نے جس کا نام لوگی تھا، اس سے دوبارہ رابطہ نہیں کیا اس لئے وہ بھی خاموش ہو گیا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے تفصیل بتا دی۔ اب میں اصل حالات معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"نجانے اس ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر عارف جیسے انتہائی سنجیدہ سائنس دان خدا جانے کیوں ایسی احمقانہ حرکتیں کرتے ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے اب یاد آ رہا تھا کہ ایک بار سرداور کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں اس کی ملاقات ڈاکٹر عارف سے ہوئی تھی۔ وہ خاصے معمر اور بظاہر انتہائی وضع دار آدمی

تھے لیکن اب جو کچھ ٹائیگر نے بتایا تھا اس کے مطابق اس عمر میں نوجوان لڑکیوں سے اس ٹائپ کا میل جول عمران کی نظروں میں انتہائی قابل اعتراض حرکت تھی۔ عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان ہر وقت پریشان، جس کا نہ وہم نہ گمان"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"کیا ادب ناشناس زمانہ آ گیا ہے۔ پہلے لوگ اس قسم کی مقفیٰ مسجع زبان سننے کے لئے ترستے تھے اور اب اگر ایسی زبان بولی جائے تو لوگ سننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ ہائے۔ ہیلو۔ اوکے تین لفظوں کے علاوہ چوتھا لفظ ہی نہیں آتا"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ نمبر پریس کرنے لگا۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"ہائے سویٹ انکل۔ ہاؤ آر یو"...... عمران نے نوجوانوں کے سے انداز میں کہا تو دوسری طرف سے سرداور جو عمران کی آواز پہچان چکے تھے، بے اختیار ہنس پڑے۔

"فائن"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ آج پتہ چلا کہ آپ موٹے کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ کمال ہے۔ میں تو یہ بات سوچ سوچ کر دبلا ہوتا جا رہا تھا کہ آپ موٹے کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ آج یہ راز بھی آخرکار کھل ہی گیا"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہوگئی۔

"پھر کیا پتہ چلا"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔ شاید انہیں خیال آ گیا تھا کہ عمران نے مسلسل فون کر کے انہیں زچ کر دینا ہے اس لئے اسے برداشت کیا جائے۔

"فائن آٹا۔ مطلب ہے کہ آپ فائن آٹا کھاتے ہیں اور اس لئے موٹے ہوتے جا رہے ہیں حالانکہ فائن آٹے کا جو تصور ہے وہ اس کے بالکل الٹ ہوتا ہے۔ سلیمان لے کر آیا تھا، وہ اتنا فائن تھا کہ آٹا میں سے سوائے فائن کے باقی سب کچھ نکال لیا گیا تھا"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی اور سرداور دوسری طرف بے بسی کے سے انداز میں ہنستے رہ گئے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ مسئلہ کیا ہے۔ میں انتہائی اہم سائنسی ریسرچ پیپرز کے مطالعہ میں مصروف ہوں"...... سرداو رنے کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ آپ کے ایک شاگرد رشید ہیں ڈاکٹر عارف صاحب۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ مذاق اپنی جگہ لیکن جو لوگ اس دنیا سے چلے جائیں ان کے بارے میں مذاق اچھا نہیں لگتا"...... سرداور نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں دوبارہ معافی چاہتا ہوں۔ لیکن کیا ڈاکٹر عارف فوت ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسے فوت ہوئے آج چھٹا روز ہے۔ لیکن تم نے کیوں پوچھا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ان کی موت قدرتی تھی یا غیر قدرتی"...... عمران نے پوچھا۔

"سو فیصد قدرتی تھی۔ برین ہیمرج ہوا تھا ان کا۔ لیکن تم اصل بات بتاؤ۔ مجھے خواہ مخواہ خلجان میں مبتلا کر دیا ہے تم نے"۔ سرداور نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کے معدے کے چند اعضاء لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے گئے تھے۔ ان کا کیا رزلٹ آیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم اتنی تفصیل سے یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو"...... سرداور نے کہا۔

"سرداور۔ ڈاکٹر عارف جس صبح کو فوت ہوئے ہیں اس سے پہلے رات کو ان کے پاس ایک نوجوان ایکریمین لڑکی جس کا نام لوگی ہے، رہی ہے۔ پھر صبح سویرے وہ کار میں بیٹھ کر چلی گئی اور پھر واپس ایکریمیا چلی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ اس لڑکی کا تعلق ایکریمیا کی [illegible] ایجنسی سے تھا جس نے پہلے پن کیمرہ

نمائش سے چوری کرایا تھا اور مجھے شک ہے کہ اب بھی انہوں نے ایسی ہی واردات کی ہو گی۔ میں نے دانستہ براہ راست آپ سے پن کیمرہ کے بارے میں اس لئے نہیں پوچھا کہ آپ نے بتایا تھا کہ اب پن کیمرہ اور ایسی ایجادات براہ راست آپ اپنی تحویل میں رکھیں گے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ وری بیڈ۔ مجھے یہ اطلاعات ملتی رہی ہیں کہ ڈاکٹر عارف اکثر شہر جا کر نوجوان لڑکیوں سے ملتے رہتے ہیں۔ لیکن جب بھی اس بارے میں ان سے بات ہوئی تو انہوں نے اس بات کی تردید کر دی اور چونکہ وہ اپنے کام میں بے حد ماہر بھی تھے اور انتہائی ذمہ دار بھی تو اس لئے میں نے بھی پرواہ نہیں کی۔ جہاں تک پن کیمرے کا تعلق ہے تو پن کیمرہ تو میری تحویل میں ہے۔ البتہ اس کے ورکنگ نوٹس مجھ سے ڈاکٹر عارف نے لئے تھے۔ وہ اس پر کوئی تحقیقی مضمون لکھنا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے نوٹس مجھے واپس کر دیئے“...... سرداور نے کہا۔

”کب لئے تھے یہ نوٹس انہوں نے“...... عمران نے پوچھا۔

”گیارہ روز پہلے کی بات ہے۔ البتہ انہیں اپنی موت سے ایک روز پہلے انہوں نے واپس کیا تھا“...... سرداور نے کہا۔

”کیا ایسا ممکن ہے کہ ڈاکٹر عارف ان ورکنگ نوٹس سے پن کیمرہ تیار کر سکیں“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن اس کے لئے کم از کم ایک

گا اور ڈاکٹر عارف کو اس کی کیا ضرورت تھی“...... سرداور نے کہا۔

”آپ وہ نوٹس اور کیمرہ چیک کریں۔ خاص طور پر ان نوٹس کو کہ کہیں ان کی کاپیاں تو نہیں کی گئیں۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ لوگی ڈاکٹر عارف سے ورکنگ نوٹس کی کاپی لے جانے میں کامیاب ہو گئی ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری سے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم کر کے اس نے ناراک انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”یس۔ انکوائری پلیز“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”رشاڈو کلب کا نمبر دیں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رشاڈو کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ایفل سے بات کراؤ“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے

”ہیلو۔ ایفل بول رہی ہوں“...... چند لمحوں بعد ایفل کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”مسٹر عمران۔ آئی ایم سوری۔ اب میں آپ کو ریڈ وولف کے سلسلے میں کچھ نہیں بتا سکوں گی“...... ایفل نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا معاوضہ تمہیں نہیں ملا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”معاوضہ تو مل گیا تھا لیکن تم نے میری معلومات کی بناء پر ریڈ وولف کے تین سپر ایجنٹس ہلاک کر دیئے اور مجھے جب معلوم ہوا تو مجھے بے حد افسوس ہوا کیونکہ بہرحال وہ ایکریمیا کے میرے ملک کے سرکاری ایجنٹ تھے اس لئے آئی ایم سوری۔ میں اب مزید کچھ نہیں بتا سکتی“...... ایفل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہاری حب الوطنی پسند آئی ہے لیکن ایلسا اور ماریا اور ان کا ساتھی راجر تینوں اپنی حرکت کی وجہ سے مارے گئے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”اپنی حرکت کی وجہ سے۔ کیا مطلب۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق تم نے ان تینوں کو کرسیوں پر رسیوں سے باندھ کر گولیوں سے اڑا دیا ہے“...... ایفل نے کہا۔

”یہ کام میرا نہیں بلکہ میرے ایک شاگرد ٹائیگر کا ہے۔ ٹائیگر نے ایلسا کو ایک دفاعی نمائش میں گارڈ سے مشکوک گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ نمائش میں واردات کے بعد اس نے اس کا حلیہ بتا کر ہوٹلوں اور کلبوں میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ ظاہر ہے اس کی اطلاع ماریا اور ایلسا تک پہنچ گئی اور انہوں نے یہاں کے ایک گروپ کو ہائر کر کے ٹائیگر کو اغوا کرا لیا اور پھر اسے باندھ کر اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن معاملات الٹ ہو گئے اور ٹائیگر نے آزاد ہو کر ایلسا، ماریا اور اس کے ساتھی راجر کو بے ہوش کر کے کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا اور ان سے معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دی“...... عمران نے کہا۔

”بہرحال آئی ایم سوری مسٹر عمران۔ اب اس سلسلے میں، میں مزید کچھ نہ بتا سکوں گی“...... ایفل نے جواب دیا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ لوگی یہاں پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے اس سے پن کیمرے کے ورکنگ پیپرز حاصل کر کے واپس ایکریمیا پہنچ چکی ہے۔ میں نے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اب یہ ورکنگ نوٹس کس کی تحویل میں ہیں کیونکہ ظاہر ہے یہ کرنل رچرڈ کے تو کسی کام کے نہیں ہیں۔ انہیں لامحالہ کسی لیبارٹری میں کسی سائنس دان کی تحویل میں ہی دیا جائے گا“...... عمران نے کہا۔

"تمہیں صرف اتنا معلوم کرنا ہے یا اس سے زیادہ"...... ایفل نے پوچھا۔

"اس سے زیادہ کا کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"لوگی کے بارے میں تفصیل وغیرہ"...... ایفل نے جواب دیا۔

"لوگی تو ایجنٹ ہے۔ اس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب مجھے اس کے پیچھے بھاگنے سے کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے ایک گھنٹے بعد فون کر لینا اور اس سے پہلے ایک لاکھ ڈالر میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دینا۔ تمہارا کام ہو جائے گا"...... ایفل نے کہا۔

"اوکے۔ بینک کے بارے میں تفصیل دوبارہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی اور عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر سامنے پڑے ہوئے پیڈ پر تفصیل لکھ کر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ناراک کے رشاڈو کلب کی مالکہ سے میں نے چند معلومات حاصل کرائی ہیں۔ اس کے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل نوٹ کر لو اور

اس کے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرا دو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ وہی پن کیمرے والے سلسلہ ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ پہلے تفصیل نوٹ کر لو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ میں نے تفصیل لکھ لی ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ وہ مسئلہ تو ختم ہو گیا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے خود سمجھایا تھا کہ اب مزید کچھ نہیں کرنا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ لیکن میرا شاگرد ٹائیگر ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ اس کے استاد کو کوئی چیک مل جانے کا سکوپ بن جائے۔ چنانچہ وہ بھاگ دوڑ کر رہا ہے اور شاید اب کوئی سلسلہ بن جائے۔ بہرحال میں تو یہی دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر استاد کو ایسے شاگرد رشید دے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر سرداور کے نمبر پریس کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"

عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ میں نے تمام چیکنگ کرا لی ہے۔ ورکنگ نوٹس کی باقاعدہ کاپی کی گئی ہے۔ ورکنگ نوٹس ایسے کاغذات پر تھے کہ عام انداز سے اس کی کاپی نہ ہوسکتی تھی لیکن ڈاکٹر عارف چونکہ انتہائی قابل سائنس دان تھے اس لئے اس نے زیرو مائنس مائیکرو کیمرے سے اس کی کاپی کی ہے جس کے نشانات اصل پیپرز پر موجود ہیں اور میں نے پولیس سے بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ لیبارٹری رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر عارف نے رات کو کوئی ایسی دوا استعمال کی تھی جس سے ان کا بلڈ پریشر بڑھ گیا جو وہ برداشت نہ کر سکے اور نتیجہ یہ کہ ان کے دماغ کی رگ پھٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے ان کے فیملی ڈاکٹر سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر عارف بلڈ پریشر کے مریض بھی نہ تھے۔ البتہ وہ پن کیمرہ محفوظ ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ورکنگ نوٹس کی کاپی ایکریمیا پہنچ گئی ہے اور اب انہوں نے نجانے اس سے کتنی کاپیاں تیار کر لی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ زیرو مائنس مائیکرو کیمرے سے جو کاپی کی جائے اس سے مزید کاپی کسی صورت نہیں ہوسکتی۔ البتہ ہاتھوں سے لکھ کر کاپی کی جا سکتی ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"ان ورکنگ نوٹس سے اصل کیمرہ تیار کرنے میں انہیں کتنا عرصہ لگ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف پندرہ بیس روز یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ"...... سرداور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر ہم بند گلی میں پھنس گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہے تو بند گلی۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں تو کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ ڈاکٹر عارف جیسا سائنس دان اس طرح بھی فروخت ہوسکتا ہے ورنہ میں اسے کسی چیز کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتا"...... سرداور نے کہا۔

"سرداور۔ جب آپ کو اطلاعات ملیں کہ ڈاکٹر عارف نوجوان لڑکیوں اور خصوصاً غیر ملکی لڑکیوں سے ملتا ہے تو آپ کو الرٹ ہو جانا چاہئے تھا"...... عمران نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"تمہاری ناراضگی بجا ہے عمران بیٹے اور تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہم سائنس دان اتنے جھمیلوں میں پھنسے ہوتے ہیں کہ اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا"...... سرداور نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ یہ کام مجھے ریفر کر دیا کریں۔ چلو تھوڑا بہت دال دلیہ ہمارا بھی ساتھ ساتھ بنتا رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دال دلیہ۔ کیا مطلب"...... سرداور نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ کچھ حصہ مل جایا کرے گا اور میرے باورچی سلیمان کی تھوڑی بہت اشک شوئی ہو جایا کرے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا کہ تمہارے باورچی کی اشک شوئی تک نوبت ہی نہ پہنچے"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اسے کوئی جاگیر بخش رہے ہیں"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں بلکہ سر عبدالرحمٰن سے درخواست کروں گا کہ وہ سلیمان کی اشک شوئی کا مستقل بندوبست کر دیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً ایسا کر دیں گے"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ نہ بانس رہے اور نہ بانسری۔ نہ سلیمان رہے اور نہ اس کی اشک شوئی"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... سرداور نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات کا یہی نتیجہ نکلے گا۔ ڈیڈی نے سلیمان کو گولی مار دینی ہے کہ اس نے اشکوں کی رپورٹ آپ تک پہنچا کر ڈیڈی کی جاگیردارانہ خودی پر ضرب لگائی ہے"...... عمران نے کہا تو سرداور

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا کیا تم نے بتا دیا۔ میں واقعی سوچ رہا تھا کہ ایسا کر گزروں اور سنو یہ ورکنگ نوٹس واپس لانے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا"...... سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف کی منت سماجت اور خوشامد کرنی پڑے گی"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"منت سماجت، خوشامد۔ وہ کیوں"...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ ان کے غصے کو دور کیا جا سکے۔ ایسی رپورٹ ملتے ہی چیف کو فوراً غصہ آ جاتا ہے کہ سرداور صرف سائنسی معاملات میں ہی کیوں الجھے رہتے ہیں۔ ایڈمنسٹریشن کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ آپ پاکیشیا کی تمام لیبارٹریوں کے ایڈمنسٹریٹر انچارج بھی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ تمہارا چیف تو بے حد سخت آدمی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"آدمی۔ کمال ہے آپ اسے آدمی سمجھتے ہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بے پناہ حیرت ہو رہی ہو۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ آدمی نہیں ہے۔ مشین ہے، روبوٹ ہے۔ کیا مطلب"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ایک مشہور شاعر نے کہا ہے کہ آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا۔ مطلب یہ ہوا کہ انسان ہونا آدمی سے بھی بڑا رتبہ ہے

اور آپ اور چیف دونوں انسان ہیں۔ آدمی تو بس میں ہوں“۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

”اصل انسان ہی تم ہو۔ باقی ہم سب تو آدمی ہیں۔ اللہ حافظ“...... سرداور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے سامنے دیوار پر موجود کلاک میں وقت دیکھا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رشاڈو کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”ایفل سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ایفل بول رہی ہوں“...... چند لمحوں بعد ایفل کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہاہوں ایفل۔ رقم پہنچ گئی ہے یا نہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں پہنچ گئی ہے۔ شکریہ“...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”پھر تو تم ایفل کی بجائے ایفل ٹاور بن گئی ہو گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایفل بے اختیار ہنس

پڑی۔

”تمہاری بات درست ہے۔ معاوضہ منہ مانگا مل جائے تو پھر معاملات دور تک اور فوری نمٹ جاتے ہیں۔ بہرحال تمہارا کام ہو گیا ہے۔ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ لوگی نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر عارف سے ایک فارمولا حاصل کیا ہے۔ یہ اصل فارمولا نہیں ہے بلکہ اس کے ورکنگ نوٹس ہیں۔ اصل فارمولا کسی صورت نہ مل سکتا تھا اس لئے لوگی نے چیف کرنل رچرڈ کی اجازت سے ورکنگ نوٹس حاصل کئے اور واپس آ گئی۔ لیکن یہاں اس معاملے میں ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ جب یہ ورکنگ نوٹس متعلقہ سائنس دانوں کو بھجوائے گئے تو انہوں نے انہیں چیک کیا اور ان سب کی متفقہ رائے یہ ہے کہ کسی سائنس دان نے ان نوٹس کے اہم پوائنٹس کو مٹانے کی کوشش کی ہے اور کہیں کہیں سے ان میں ایسی تبدیلیاں کی گئی ہیں کہ اس سے فارمولا تیار نہ ہو سکے۔ جس سائنس دان سے ورکنگ نوٹس حاصل کئے گئے تھے وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہاں باقاعدہ سائنس دانوں کا ایک پورا گروپ اس پر کام کرے۔ جب یہ ہر لحاظ سے اوکے ہو جائے پھر اسے عملی کام کے لئے متعلقہ لیبارٹری میں بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اب یہ فارمولا سائنس دانوں کے خفیہ گروپ کے پاس ہے جس کا کوڈ نام بلیو برڈ یا ڈبل بی ہے۔ جب یہ ڈبل بی گروپ اس پر کام فائنل کرے گا پھر اسے متعلقہ لیبارٹری میں بھیج دیا جائے گا“۔ ایفل

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیو برڈ سائنس دانوں کے گروپ کی بجائے کسی نائٹ کلب کا نام لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شناخت چھپانے کے لئے یہاں ایسے ہی نام رکھے جاتے ہیں۔ ہاتھی کا نام چیونٹی اور چھپکلی کا نام ڈائنوسار"...... ایفل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس گروپ کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سوری عمران۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ گڈ بائی"۔ ایفل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کافی دیر تک وہ خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"جولیا نے تمہیں کال کر کے کہا تھا کہ وہ سب فارغ بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے ہیں تو ان کے لئے مشن کا سکوپ بن گیا ہے"۔ عمران

نے کہا۔

"ان کے لئے کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ کیا آپ ساتھ نہیں جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اس کی ذہانت پر بے حد حیران ہوا۔

"تمہارے ذہن پر واقعی اب دانش منزل کی دانش اثر ڈالنے لگ گئی ہے۔ اب تم ایک دو لفظوں سے ہی اصل بات سمجھ جاتے ہو۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں وجہ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہلے تفصیل سن لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری تفصیلات بتا دیں۔

"تو آپ علیحدہ جا کر کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں لازماً ریڈ وولف اور ایسی ہی دوسری ایجنسیاں چوکنا ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حب الوطنی کے جذبے کے تحت یہ ایفل خود کرنل رچرڈ کو اطلاع دے دے اور انہیں لامحالہ میری تلاش ہو گی۔ اس لئے یہ لوگ زیادہ آسانی سے وہاں سائنس دانوں کے اس گروپ کو ٹریس کر کے ان سے ورکنگ نوٹس واپس لے آئیں گے جبکہ میں اور ٹائیگر علیحدہ جائیں گے اور ہم انڈر ورلڈ سے معلومات حاصل کر کے اپنے طور پر کام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آج تک کا تجربہ تو یہی رہا ہے کہ گروپ بندی بہرحال فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی اس لئے آپ ٹائیگر کو انڈر ورلڈ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے علیحدہ وہاں بھیج دیں ۔ البتہ آپ ٹیم کو ساتھ لے کر جائیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس صورت میں تمہیں ایک وعدہ پیشگی کرنا ہوگا“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسا وعدہ“...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”یہ کہ اگر ٹائیگر نے اکیلے یہ مشن مکمل کر لیا تو تم مجھے دو چیک دو گے“...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”تو آپ کو مکمل یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نسبت ٹائیگر کامیاب رہے گا اور اس لئے آپ اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ٹائیگر میرا شاگرد ہے۔ اس کی حتی الوسع کوشش ہوتی ہے کہ وہ کام مکمل کرے۔ دوسری وجہ یہ کہ جو گروپ کا نام سامنے آیا ہے ایسا نام رکھنے والا کوئی سائنس دان نہیں ہوسکتا۔ لازماً اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہوگا اور پھر تمہیں معلوم ہے کہ اب تک سوائے اس کے کہ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے مارٹن سے پن کیمرہ حاصل کیا ہے۔ باقی سارا کام ٹائیگر نے سرانجام دیا ہے۔ حتیٰ کہ شرگڑھ کا ایٹم بم اس نے

دی تھی اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ مشن ٹائیگر کا ہے“...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوکے۔ پھر تم جولیا اور اس کے ساتھیوں کو تیار رہنے کا کہہ دو“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر الماری سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ایک بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور“...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ باس۔ اوور“...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”میرے فلیٹ پر فون کرو۔ تفصیل سے بات کرنی ہے۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”تم نے مجھے جو اطلاعات دی ہیں وہ میں نے چیف تک پہنچا

دی ہیں اور چیف نے مجھے ابھی بتایا ہے کہ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ
لوگی ڈاکٹر عارف سے پن کیمرہ یا اس کا فارمولا نہیں لے جاسکی۔
البتہ ڈاکٹر عارف نے اسے ورکنگ پیپرز کی نقل دے دی ہے جس
کے بعد ڈاکٹر عارف کو ہلاک کر دیا گیا اور لوگی واپس ایکریمیا چلی
گئی۔ چیف نے ایکریمیا سے بھی اپنے ذرائع سے معلومات حاصل
کی ہیں۔ اس کے مطابق ڈاکٹر عارف نے حب الوطنی یا کسی بھی
وجہ سے اس نقل میں ایسی تبدیلیاں کر دی ہیں کہ ان تبدیلیوں کو دور
کئے بغیر وہ اصل فارمولے تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے اس لئے
انہوں نے یہ فارمولا سائنس دانوں کے ایک گروپ کے حوالے کیا
ہے۔ جب وہ اسے درست کر لیں گے تو پھر یہ فارمولا عملی کام کے
لئے متعلقہ لیبارٹری میں بھیج دیا جائے گا۔ اس گروپ کا کوڈ نام بلیو
برڈ یا ڈبل بی ہے۔ یہ کہاں ہے۔ اس گروپ میں کون کون شامل
ہے یہ سب کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ چیف اس مشن پر ٹیم بھیج رہا ہے
لیکن چونکہ تم نے اس مشن پر پہلے ہی خاصا کام کیا ہے اس لئے
میں چاہتا ہوں کہ یہ کام اگر تمہارے ہاتھوں تکمیل پا سکے تو زیادہ
بہتر ہے۔ اس گروپ کا نام بتا رہا ہے کہ اس کو خفیہ رکھنے کے لئے
لامحالہ انڈر ورلڈ کے کسی کلب کا سہارا لیا گیا ہے اس لئے تم فوری
طور پر ناراک پہنچو اور وہاں اس گروپ کا سراغ لگاؤ۔ کسی بھی
ایمرجنسی کی صورت میں تم مجھے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر سکتے ہو“۔
عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ آپ کا شکریہ باس کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا
ہے۔ ویسے ایکریمیا میں پیشہ ور قاتلوں کی بڑی تنظیم کا نام کافی
عرصے سے سننے میں آ رہا ہے اور یہ نام بھی بلیو برڈ ہے۔ یہ لوگ
اپنے شکار کو ہلاک کر کے اس پر جو اسٹیکر لگاتے ہیں اس پر نیلے
رنگ کا بڑا سا پرندہ بنا ہوتا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔
”ہوسکتا ہے کہ سائنس دانوں کا گروپ اس تنظیم کی پناہ میں
ہو۔ بہرحال تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ اللہ حافظ“...... عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

کرنل رچرڈ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"فریڈرک کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل رچرڈ نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔ وہ اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ فریڈرک اس کا گہرا دوست تھا اور وہ ایکریمیا کی کسی سرکاری مواصلاتی ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ وہ مواصلاتی آلہ جات کا بہت بڑا ماہر تھا اس لئے اہم ترین پراجیکٹس کے سلسلے میں اسے تعینات کیا جاتا تھا اور اسے اس لئے حیرت ہوئی تھی کہ اچانک فریڈرک نے اسے کال کیوں کی ہے۔

"ہیلو۔ فریڈرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"میں تو خیریت سے ہوں البتہ مجھے تمہاری اور تمہاری ایجنسی کی خیریت شدید خطرے میں نظر آ رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کام کے دباؤ کا اثر تمہارے دماغ پر تو نہیں ہو گیا جو اس قسم کی باتیں کرنی شروع کر دی ہیں تم نے"۔ کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ گو فریڈرک اور وہ آپس میں گہرے دوست تھے لیکن فریڈرک نے آج سے پہلے ایسی بات نہ کی تھی۔

"کیا تمہاری ایجنسی کی کسی لڑکی لوگی نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے"...... فریڈرک نے کہا تو کرنل رچرڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری بات درست ہے"...... فریڈرک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کھل کر بات کرو"...... کرنل رچرڈ نے انتہائی سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

"یہاں ناراک میں ایک فون کال کیچ ہوئی ہے۔ میں انتہائی جدید ترین مواصلاتی مشینری کی چیکنگ میں مصروف تھا کہ اچانک ایک فون کال میں ایک ایسی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی کہ میں بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ آواز پاکیشیا کے انتہائی مشہور ایجنٹ اور میرے گہرے دوست علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ کی تھی اور پھر کال کی جو تفصیلات سامنے آئی ہیں ان سے پتہ چلا کہ تمہاری ایجنسی کی لڑکی لوگی نے پاکیشیا کے کسی سائنس دان کو چکر دے کر کوئی فارمولا حاصل کیا ہے۔ لیکن یہ فارمولا درست نہیں ہے اور اسے درست کرنے کے لئے سائنس دانوں کے کسی گروپ کے حوالے کیا گیا ہے جس کا کوڈ نام بلیو برڈ یا ڈبل بی ہے"۔ فریڈرک نے کہا تو کرنل رچرڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کس نے یہ معلومات دی ہیں"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"سوری کرنل۔ میں وہ نمبر ٹریس نہیں کر سکا اور نہ ہی آواز سے اسے پہچان سکا ہوں۔ البتہ بولنے والی کوئی نوجوان عورت تھی"۔ فریڈرک نے کہا۔

"تم جدید مواصلاتی مشین پر کام کر رہے تھے اور پھر تم مواصلاتی مشینری کے بہت بڑے ماہر ہو۔ تم چاہو تو یہ کیسے ممکن ہے کہ تم اس فون کا نمبر نہ معلوم کر سکو۔ تم اسے دانستہ طور پر مجھ سے چھپانا چاہتے ہو"...... کرنل رچرڈ نے قدرے روٹھے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"یہ بات نہیں ہے کرنل۔ یہ کال بھی اچانک کیچ ہو گئی اور اس عمران کی مخصوص آواز سن کر میں چونک پڑا۔ جو مشینری اسے کیچ کر رہی تھی وہ ایسی مشینری نہ تھی جس سے اس کا ماخذ چیک کیا جا سکتا"...... فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے عمران کو اپنا دوست کہا ہے۔ وہ تمہارا دوست کیسے بن گیا"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"عمران بے حد زندہ دل آدمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن بھی بے مثال ہے۔ چند سال قبل کسی مواصلاتی فارمولے کے سلسلے میں اسے کوئی مسئلہ پیش آ گیا اور کسی نے اسے میرا نام بتا دیا۔ وہ میرے گھر آیا اور پھر اس نے جس انداز میں ڈسکشن کی مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے مواصلاتی ماہر میں نہیں وہ خود ہے۔ بہرحال اس کا مسئلہ حل ہو گیا۔ تب سے وہ جب بھی ناراک آتا ہے تو مجھے فون کر کے ہیلو ہیلو ضرور کرتا ہے اور اگر اس کے پاس وقت ہو تو ملاقات بھی کر لیتا ہے اور میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ عمران نے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اب وہ آندھی اور طوفان کی طرح لوگی اور تمہیں گھیر لے گا۔ اس معاملے میں وہ پوری دنیا میں مشہور ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ اور لوگی کو بھی کرا دو"...... فریڈرک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی عمران کے بارے میں تفصیلات حاصل کی ہیں اور مجھے اس کی فطرت کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہے۔ عمران صرف اپنے مشن پر نگاہ رکھتا ہے اور اس کا مشن لوگی، ریڈ وولف یا کرنل رچرڈ نہیں ہے۔ اس کا مشن وہ فارمولا ہے جو لوگی لے کر آئی ہے اور بقول تمہارے اسے بتا دیا گیا ہے کہ فارمولا اب ڈبل بی کے پاس ہے جبکہ ہمارا ڈبل بی سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ جانے اور ڈبل بی"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے ایجنٹوں سے غافل رہتے ہو۔ لوگی کے تعلقات صرف تمہارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ وہ سیکرٹری دفاع کی بھی خاص عورت ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈبل بی گروپ کے سربراہ سے بھی لوگی کے بڑے گہرے تعلقات ہیں اس لئے لامحالہ اس فارمولے کو ڈبل بی تک پہنچانے کا سارا کام لوگی نے کیا ہو گا اور اگر لوگی عمران کے ہاتھ لگ گئی تو وہ بڑی آسانی سے فارمولے تک پہنچ جائے گا"...... فریڈرک نے جواب دیا۔

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو مجھے اس کا علم ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ لوگی عمران کے ہاتھ نہ لگے۔ تمہارا شکریہ"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ لوگی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی لوگی کی

آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ فوراً میرے آفس پہنچو"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور لوگی اٹھلاتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوئی۔

"بیٹھو"...... کرنل رچرڈ نے نہ چاہنے کے باوجود مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ لوگی کے حسن میں واقعی ایسا تناسب اور توازن تھا کہ سو سالہ بوڑھے کے بہک جانے والی مثال اس پر صادق آتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ معمر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد بھی اس کے حسن کا شکار ہو جایا کرتے تھے۔ لوگی سپر ایجنٹ تھی اور ہر قسم کے فنون میں ماہر تھی لیکن اس کا سب سے بڑا ہتھیار اس کا حسن، جسمانی کشش اور سب سے زیادہ اس کی بے باکی اور بے تکلفی تھی۔

"کیا ہوا کرنل۔ آپ بڑے پریشان لگ رہے ہیں"...... لوگی نے اپنے مخصوص بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کیا ہے اس سلسلے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا تو لوگی چونک پڑی۔

"کیسی اطلاع"...... لوگی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے یہاں کسی سے معلومات حاصل کی ہیں اور اس نے تمہارا نام لے کر پوچھا ہے کہ لوگی کا ایڈریس کیا ہے لیکن اسے نہیں بتایا گیا البتہ کنفرم کر دیا گیا ہے یہ لوگی وہاں سے کوئی

فارمولا لے آئی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی اسے دے دی گئی ہے کہ فارمولا درست حالت میں نہیں ہے اس لئے اسے درست کرنے کے لئے سائنس دانوں کے ایک گروپ کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس گروپ کا نام بلیو برڈ یا ڈبل بی گروپ ہے اور یہ معلومات درست ہیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''کس نے اسے معلومات مہیا کی ہیں''...... لوگی نے پوچھا۔

''یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ معلومات فراہم کرنے والی کوئی عورت تھی''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''لیکن میرا نام کیسے سامنے آ گیا۔ میں تو کسی کے سامنے ہی نہیں آئی۔ میں تو ڈاکٹر عارف کے ساتھ رہی ہوں اور پھر ڈاکٹر عارف کو ہلاک کر کے اس سے ورکنگ نوٹس لے کر فوراً ہی واپس آ گئی تھی''...... لوگی نے کہا۔

''عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ اس سے جو چیز جتنی چھپائی جائے وہ اتنی ہی جلدی اسے ٹریس کر لیتا ہے۔ بہرحال اس بات کو چھوڑو کہ عمران نے کیسے تمہارا سراغ لگایا اور کیسے نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''مجھے اجازت دیں۔ میں دوبارہ پاکیشیا جا کر اس عمران کا خاتمہ کر دیتی ہوں''...... لوگی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ ہنس رہے

نے مذاق کیا ہے''...... لوگی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم ابھی اس عفریت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عمران اس طرح آسانی سے مارا جا سکتا ہے۔ اس کے شاگرد ٹائیگر نے ریڈ وولف کے تین سپر ایجنٹس ہلاک کر دیئے۔ اب تم خود سوچو کہ جس کا شاگرد ایسا ہو وہ خود کیا ہوگا''۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

''وہ انسان بھی ہے اور مرد بھی۔ پھر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ میری گرفت سے نکل جائے گا''...... لوگی نے اور زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ عام مردوں کی حد تک ٹھیک ہے۔ عمران ان معاملات میں یکسر مختلف ہے۔ بہرحال اب وہ لازماً اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے گا''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو لوگی بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں اس کا مقبرہ یہیں ناراک میں ہی بناؤں گی''...... لوگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ میں تم سمیت انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں تاکہ عمران ہم پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ لیکن میں نے اس مشورہ کو تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ عمران نہ تمہارے پیچھے آئے گا اور نہ میرے پیچھے۔ وہ اس بلیو برڈ گروپ کے پیچھے آئے گا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ذاتی مقابلوں اور

انتقامات پر توجہ دینے کی بجائے ملک کے مفاد پر نظر رکھتی ہے۔ البتہ اگر کوئی خود راستے میں آ جائے تو دوسری بات ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو لوگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آپ کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں آزاد چھوڑ دیا جائے''۔ لوگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ ہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ اب ہمارا کسی سے کوئی واسطہ نہیں رہنا چاہئے۔ پہلے ہی میری ایجنسی کے تین اہم ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب میں تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ جہاں تک ورکنگ پیپرز کا تعلق ہے تو وہ میں نے حکومت کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اب حکومت جانے اور ورکنگ پیپرز۔ البتہ میں حکومت کو اطلاع دے دوں گا اور بس۔ تم نے بہرحال ازخود سامنے نہیں آنا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ بلیو برڈ گروپ کیا ہے اور اس کا سربراہ کون ہے''...... لوگی نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تو اس نام پر بھی اعتراض ہے۔ سائنس دانوں کے گروپ کا ایسا احمقانہ نام رکھا گیا ہے جیسے یہ بدمعاشوں یا گینگسٹروں کا گروپ ہو''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''باس۔ یہی تو اس میں خصوصی پوائنٹ رکھا گیا ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ جو اسے ڈھونڈنے نکلے گا وہ اس نام کی وجہ سے اسے

انڈر ورلڈ میں تلاش کرتا رہے گا لیکن اس گروپ کا کوئی تعلق انڈر ورلڈ سے نہیں ہے۔ البتہ اس گروپ کا سربراہ ایک معروف گینگسٹر ضرور ہے لیکن وہ صرف اس گروپ کی ضروریات پوری کرتا ہے اور بس''...... لوگی نے کہا۔

''تمہیں کیسے اس بارے میں معلوم ہے''...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس گروپ کا انتظامی انچارج ناراک کا معروف گینگسٹر مارکو ٹینس ہے اور وہ میرا دوست ہے''...... لوگی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''مارکو ٹینس کا نام تو میں نے بھی سنا ہوا ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''وہ اس وقت ناراک کی انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے اور وہ اس قدر خفیہ رہتا ہے کہ سوائے چند خاص افراد کے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ بس ایک خصوصی فون نمبر ہے جو کسی صورت ٹریس نہیں ہو سکتا۔ اس فون کے ذریعے اس کے احکامات ملتے ہیں اور جو اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے اسے انعامات اور جو عمل نہیں کرتا دوسرے روز اس کی لاش ملتی ہے''...... لوگی نے کہا۔

''تم کیسے اس سے واقف ہو''...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

''وہ میرا دوست ہے لیکن اس نے مجھ سے بھی حلف لیا ہوا ہے کہ میں کبھی اس کے بارے میں زبان نہیں کھولوں گی۔ اس کے

علاوہ اس گروپ کا انچارج سائنس دان ڈاکٹر ہیری ہے۔ وہ بھی میرا دوست ہے لیکن وہ مجھ سے مارکوٹینس کے ذریعے ملتا ہے۔ مارکوٹینس کا اچانک فون آ جاتا ہے کہ ڈاکٹر ہیری مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ ساتھ ہی وہ کوئی ایڈریس بتا دیتا ہے تو میں وہاں پہنچ جاتی ہوں اور ڈاکٹر ہیری بھی وہاں پہنچ جاتا ہے لیکن ڈاکٹر ہیری نے بھی مجھے آج تک نہیں بتایا کہ ان کا گروپ کہاں کام کرتا ہے''...... لوگی نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم حقیقی خطرے سے دوچار ہو۔ اگر عمران کو علم ہو گیا کہ تمہیں اس بارے میں معلوم ہے تو وہ تمہاری روح سے بھی سب کچھ اگلوا لے گا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''آپ میری توہین کر رہے ہیں کرنل۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس عمران سے خود ٹکرا کر اس کا خاتمہ کر دوں گی''...... لوگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بہتر تو یہ ہے کہ تم ایک سائیڈ پر ہو کر تماشہ دیکھو۔ لیکن تمہاری عادت اور فطرت بھی میں جانتا ہوں کہ اگر تمہیں زبردستی روکا گیا تو تم ناراض ہو جاؤ گی اور کم از کم میں تمہیں ناراض کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا اس لئے میری طرف سے اجازت ہے''...... کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو کرنل۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا وعدہ ہے کہ میں دانستہ سامنے نہیں آؤں گی۔ البتہ اگر وہ خود مجھ سے آ کر ٹکرا لے تو

پھر میں پیچھے نہیں ہٹوں گی''...... لوگی نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پاکیشیا میں ایک گروپ سے کہہ دیتا ہوں۔ وہ ایئر پورٹ پر نگرانی کرائیں گے۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے روانہ ہوں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ بہت اچھا رہے گا''...... لوگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی تمہارے سامنے بات کرتا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

ناراک کی ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں عمران کے ساتھی موجود تھے جبکہ عمران خود غائب تھا۔ عمران کے ساتھیوں میں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر شامل تھے۔ وہ پاکیشیا سے براہ راست ناراک آنے کی بجائے پہلے ایک لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچے۔ کافرستان سے وہ گریٹ لینڈ گئے اور پھر گریٹ لینڈ سے وہ ناراک پہنچے تھے۔ گریٹ لینڈ میں انہوں نے میک اپ کر لیا تھا اور اب وہ ایکریمین میک اپ میں تھے۔ عمران نے پہلے ہی اس کوٹھی کا انتظام کر رکھا تھا اس لئے ایئر پورٹ سے وہ سیدھے یہیں آئے تھے۔ پھر عمران یہاں سے کار لے کر باہر چلا گیا تھا اور اسے گئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی جبکہ وہ سب اس دوران دو بار کافی پی چکے تھے۔

”ساری دنیا تبدیل ہو جا۔۔۔ [illegible]

ناممکن ہے“...... اچانک صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا ہوا ہے“...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”ہونا کیا ہے۔ وہی پرانا طریقہ کار کہ بغیر ہمیں کچھ بتائے یہاں لے آیا ہے اور اب ہم بیٹھے کافی پی رہے ہیں۔ نہ ہمیں مشن کا علم ہے اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ ہم نے یہاں کیا کرنا ہے اور نہ ہی عمران صاحب نے کچھ بتانا ہے اور ایسا طویل عرصے سے ہو رہا ہے“...... صفدر نے کہا

”تمہاری بات درست ہے۔ ایسی سچویشنز لاکھوں نہیں تو ہزاروں بار تو ضرور پیش آئیں ہو گی اور آج بھی وہی حال ہے“۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”چیف بھی تو کچھ نہیں بتاتا۔ صرف کہہ دیتا ہے کہ عمران بریف کرے گا اور ہم واقعی احمقوں کی طرح ساتھ ساتھ لدے پھرتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”تم پر آج قنوطیت کا کوئی خاص دورہ پڑ گیا ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قنوطیت۔ مطلب ہے مایوسی کا کیا دورہ پڑنا ہے مس جولیا۔ بس ویسے ہی ذہن میں آ گیا ہے۔ ویسے اس مسئلے کو کسی نہ کسی انداز میں حل ہونا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”جس طرح عمران کام کرتا ہے تم بھی کام کرو تو مسئلہ حل بھی ہو

جائے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جب ہم لوگ مشن میں شامل ہوتے ہیں تب تک عمران صاحب آدھے سے زیادہ مشن مکمل کر چکے ہوتے ہیں۔ وہ ہماری طرح فلیٹوں میں بند ہو کر صرف ٹی وی نہیں دیکھتے یا تقریبات منعقد نہیں کرتے بلکہ وہ ہر وقت اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھتے ہیں اور جیسے ہی انہیں اطلاع ملتی ہے وہ بھاگ پڑتے ہیں اور جہاں تک میرا خیال کہ چیف کو بھی خود تفصیل کا علم نہیں ہوتا۔ اسے بھی صرف مشن کے بارے میں ہی علم ہوتا ہے اس لئے چیف ہمیں بریف کرنے کی بجائے یہ کام عمران کے ذمے لگا دیتا ہے اور جیسا کہ صفدر نے کہا ایسی سچوئیشنز ہزاروں بار پیش آ چکی ہیں اس لئے کہ ہم خود کام نہیں کرتے۔ عمران اس وقت بھی اس مشن کے سلسلے میں کام کرتا پھر رہا ہو گا۔ جب کھانا تیار ہو جائے گا تو پھر وہ ہمیں کھانے میں شریک کرے گا اور ہم خوشی سے قہقہے لگاتے ہوئے واپس روانہ ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہمیں کچھ معلوم ہی نہ ہو گا تو ہم کیا کریں۔ بولو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"...... کیپٹن شکیل

نے کہا۔

"ہاں۔ ہزاروں بار لیکن وہ پروں پر پانی ہی نہیں پڑنے دیتا"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ عمران سے ہٹ کر آپ نے مشن کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے جبکہ ہمیں الف ب کا بھی علم نہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"حالانکہ اگر آپ اندازہ لگانے کی کوشش کریں تو معلوم ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیسے۔ چلو تم ہی بتا دو کہ ہمارا موجودہ مشن کیا ہے"۔ اس بار صفدر نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کیپٹن شکیل کو چیلنج کر رہا ہو۔

"پاکیشیا سے کوئی چیز چوری کر کے ناراک لائی گئی ہے۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ چیز کوئی آلہ ہے، فارمولا ہے یا کاغذات وغیرہ ہیں اور اس چوری کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے بھی ہے اور یہاں کی انڈر ورلڈ سے بھی۔ ہم نے وہ چیز واپس حاصل کرنی ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب حیرت سے اس کا منہ دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا۔ آپ سب اس طرح کیوں مجھے دیکھ رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ سب اندازہ کیسے لگایا ہے۔ کیا تمہیں عمران نے بتایا ہے یا اشارے دیئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ سب اندازہ عمران صاحب کی باتوں سے لگایا ہے۔ عمران صاحب کھل کر بات نہیں کرتے لیکن اشارے دے جاتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے اشارے۔ تفصیل سے بات کرو"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب جس انداز میں ناراک پہنچے ہیں یہ انداز وہ اس وقت اپناتے ہیں جب کسی بڑی اور پاورفل ایجنسی کو ڈاج دینا مقصود ہو اس لئے یہاں ہمارے مقابل ایکریمیا کی کوئی بڑی ایجنسی کام کر رہی ہے اور ایسی ایجنسی اس وقت اس حد تک کام کرتی ہے کہ پاکیشیا ایئر پورٹ پر بھی نگرانی کرے۔ جب اس ایجنسی نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہوتا ہے اور اسے خطرہ ہوتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً اس کے پیچھے آئے گی اور ہمارے یہاں آنے کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو مشن یہ ایجنسی پورا کرنا چاہتی تھی وہ پاکیشیا میں پورا ہو گیا ہے اور اب ہم اسے دوبارہ حاصل کرنے یا ختم کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے انڈر ورلڈ کی بھی بات کی تھی۔ کیوں"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب نے راستے میں بتایا تھا کہ ٹائیگر بھی اس مشن پر کام کر رہا ہے اور ٹائیگر کو علیحدہ کام دینے کا مطلب ہے کہ اس

مشن کا کوئی نہ کوئی تعلق انڈر ورلڈ سے بھی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سرکاری ایجنسیوں کا انڈر ورلڈ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اب تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ میں نے تو اشاروں کی مدد سے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ بتا دیئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ہیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم خاموش ہو تنویر۔ کیا ہوا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے پیچھے صفدر اندر داخل ہوئے۔

"میں نے عمران صاحب کو بتا دیا ہے کہ کیپٹن شکیل نے ہمیں مشن کی تفصیل بتا دی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کیپٹن شکیل نے علم نجوم سیکھ لیا ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ بادشاہ کے بیٹے شہزادے نجوم تو سیکھ سکتے ہیں لیکن نجومی نہیں بن سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''عمران صاحب ایک مشہور قصے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ کسی زمانے میں ایک بادشاہ نے سوچا کہ اس کے بیٹے کو علم نجوم کا ماہر بھی ہونا چاہئے۔ چنانچہ بادشاہ نے دربار کے بڑے نجومی کو کال کیا اور اس کے ذمے لگا دیا کہ وہ شہزادے کو نجوم میں ماہر کر دے۔ نجومی نے کہا کہ وہ علم تو شہزادے کو سکھا دے گا لیکن شہزادہ ماہر نجومی نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں فیصلہ کن قوت موجود نہیں ہے جس سے نجومی فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر بادشاہ نے نجومی کی بات تسلیم ہی نہ کی۔ چنانچہ نجومی نے شہزادے کو علم نجوم سکھانا شروع کر دیا۔ جب اس نے شہزادے کو علم نجوم سکھا دیا تو بادشاہ نے بھرے دربار میں شہزادے کا امتحان لیا اور اپنی مٹھی بند کر کے اس نے شہزادے سے پوچھا کہ وہ علم نجوم کی مدد سے بتائے کہ اس کی مٹھی میں کیا ہے۔ شہزادے نے حساب لگا کر بتایا کہ بادشاہ کی مٹھی میں چکی کا پاٹ ہے۔ یہ جواب سن کر بادشاہ کو نجومی پر بے حد غصہ آیا کہ اس نے یہ کیسا علم نجوم شہزادے کو سکھایا ہے۔ اس نے جلاد کو حکم دیا کہ نجومی کی گردن اڑا دی جائے لیکن نجومی نے درخواست کی کہ پہلے اس کی بات سن لی جائے۔ چنانچہ اس نے بادشاہ کو بتایا کہ اصل میں شہزادے میں درست فیصلہ کرنے والی صلاحیت ہی نہیں ہے اس لئے شہزادہ درست اشاروں کی مدد کے باوجود درست فیصلہ نہیں کر سکا۔ نجومی نے بتایا کہ حساب کے مطابق اشارہ ملا کہ بادشاہ کی مٹھی میں کوئی گول چیز ہے جس کے درمیان سوراخ ہے۔ اب یہ بات

شہزادے کو سوچنی چاہئے تھی کہ گول اور درمیان میں سوراخ والی ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جو بادشاہ کی مٹھی میں بھی آ جائے۔ ظاہر ہے یہ انگوٹھی ہی ہو سکتی ہے لیکن شہزادے نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا کہ بادشاہ کی مٹھی میں چکی کا پاٹ ہے کیونکہ چکی کا پاٹ بھی گول ہوتا ہے اور اس کے درمیان بھی سوراخ ہوتا ہے اور نجومی کی بات سن کر بادشاہ بے حد شرمندہ ہوا''...... صفدر نے مزے لے لے کر تفصیل بتا دی اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل درست نتیجے تک پہنچ گیا ہے مگر شہزادے کی طرح غلط بات کر دی ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ اگر کیپٹن شکیل جیسا شاگرد ملے تو استاد بچارے کو گردن ہی کٹوانی پڑے گی''...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو پھر تم اصل بات بتا دو''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ایک شرط پر بتا سکتا ہوں۔ اگر تنویر میرے ساتھ چلنے پر تیار ہو جائے''...... عمران نے کہا تو تنویر سمیت سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس۔ اب جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں تمہیں کسی ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتا تھا کہ تم بولنا بھول گئے ہو''...... عمران نے

جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں نے بھی تنویر سے یہی بات پوچھی تھی کہ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔تم خاموش کیوں ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ارے واہ۔ میں خواہ مخواہ ڈاکٹر سے وقت لینے کے لئے اس کی منت کرتا رہا۔ اصل علاج تو تم نے پہلے ہی کر دیا ہے"۔عمران نے کہا۔

"میں نے علاج کر دیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تم نے تنویر کی طبیعت پوچھی۔ اس کے بعد باقی علاج کیا رہ جاتا ہے۔تم کسی سے اس کی طبیعت پوچھ لوتو قبر تک پہنچا ہوا آدمی بھی بے اختیار اٹھ بیٹھے گا"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا جبکہ جولیا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات مت کیا کرو۔ بس طبیعت پوچھ لیا کرو"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ مشن کے بارے میں بتا رہے تھے"۔ صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے بتا تو دیا ہے اور کیا بتاؤں"...... عمران نے

جواب دیا تو ایک بار پھر سب چونک پڑے۔

"ابھی تو تم کیپٹن شکیل کو احمق شہزادے سے ملا رہے تھے۔ اب خود الٹی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ کیپٹن شکیل نے غلط بات کی ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ اس نے حساب درست لگایا ہے لیکن نتیجہ غلط ظاہر کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نتیجہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی انگوٹھی اور چکی کا پاٹ"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور جولیا نے بے اختیار اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم کیوں اس کے منہ لگتی ہو۔ یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے تاکہ ہم پر اپنی اہمیت ثابت کر سکے"...... اچانک خاموش بیٹھا تنویر بے اختیار پھٹ پڑا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ آپ واقعی ہمارے ساتھ مسلسل بلی چوہے والا کھیل کھیلتے رہتے ہیں اور اب یہ معاملہ واقعی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا ہے"...... صفدر نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جس جس کی قوت برداشت کمزور ہو چکی ہے وہ اپنا نام لکھوا سکوں اور وہ ان کی بجائے

قوت برداشت رکھنے والے ممبران کو ٹیم میں شامل کر سکے اور آپ لوگوں کا مفت علاج ہو سکے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم واقعی ہمارے دشمن ہو۔ تم ہمیں ہلاک کرانا چاہتے ہو''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ جولیا کی اس بات سے ماحول یکلخت انتہائی گھمبیر سا ہو گیا۔ یوں محسوس ہونے لگا جیسے ماحول پر شدید تناؤ کا پردہ سا تن گیا ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھمبیر خاموشی میں فون کی گھنٹی کے بجنے سے ایسے محسوس ہوا جیسے اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آرنلڈ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کہو کچھ معلومات ملی ہیں یا نہیں''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''انتہائی کوشش کے باوجود اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس گروپ کا انتظامی انچارج ایک

تک کسی کے سامنے نہیں آیا۔ صرف فون پر اس کے احکامات ملتے ہیں اور جو ان احکامات کی تعمیل کر دیتا ہے اسے بھاری انعامات ملتے ہیں اور جو نہیں کرتا اس کی اور اس کے خاندان کے سب افراد کی لاشیں فٹ پاتھ پر پڑی ہوئی ملتی ہیں جن کے سینوں میں مارکوئینس کے نام کے کارڈ لگے ہوتے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پھر اسے کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے۔ کوئی ٹپ''...... عمران نے کہا۔

''ایسی کوئی حتمی ٹپ تو سامنے نہیں آئی۔ البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ نارک کے بدنام علاقے وارسٹریٹ میں ایک بدنام ترین کلب ہے جس کا نام بھی وارسٹریٹ کلب ہے۔ اس کے مالک اور جنرل مینجر براؤن کا جو وارسٹریٹ کا بہت بڑا غنڈہ بھی ہے کسی نہ کسی طرح براہ راست تعلق مارکوئینس سے ہے لیکن اس براؤن سے ملنے کے لئے بے شمار رکاوٹیں دور کرنا پڑتی ہیں اور معمولی سے شبہے پر بھی انسانوں کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اس ریڈ وولف کے بارے میں کیا خبر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کرنل رچرڈ معمول کے مطابق اپنا کام کر رہا ہے۔ ویسے اس کا کوئی تعلق ان لوگوں سے نہیں ہے۔ یہ بات حتمی ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

''کیپٹن شکیل تو کہہ رہا تھا کہ مشن کسی فارمولے کی واپسی ہے اور تمہیں گینگسٹروں اور بدمعاشوں کے بارے میں اطلاعات دی جا رہی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اب معاملہ چونکہ واقعی الجھ گیا ہے اس لئے اب تمہیں تفصیلات بتانا ضروری ہیں تاکہ مل جل کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جا سکے''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا الجھن ہے۔ بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو عمران نے پہلے انہیں پن کیمرے کی نمائش سے چوری اور پھر صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے شیر گڑھ کے مارٹن سے اس کی واپسی اور پھر ٹائیگر کے ذریعے ریڈ وولف کی سپر ایجنٹوں ایلسا، ماریا اور اس کے ساتھی راجر کی ہلاکت کی تفصیل بتا دی۔

''اس کے بعد اچانک ٹائیگر نے ہی اطلاع دی کہ سائنس دان ڈاکٹر عارف کو پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس معاملہ میں ٹائیگر نے جو انکوائری کی اس کے مطابق ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ لوگی کا نام سامنے آیا۔ پھر مزید انکوائری سے پتہ چلا کہ ڈاکٹر عارف سرداور سے پن کیمرہ تو حاصل نہ کر سکا البتہ اس نے اس کے ورکنگ پوائنٹس کی کاپی کر کے لوگی کو دے دی ہے اور لوگی ڈاکٹر عارف کو ہلاک کر کے یہ ورکنگ پوائنٹس لے کر [illegible] پہنچ

گئی ہے۔ پھر میں نے یہاں سے جو اطلاعات حاصل کیں اس سے پتہ چلا کہ ڈاکٹر عارف نے دانستہ ان ورکنگ پوائنٹس میں چند ایسی بنیادی تبدیلیاں کر دیں کہ جب تک یہ درست نہ کی جائیں پن کیمرہ تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر عارف ہلاک ہو چکا تھا اس لئے ایکریمین حکام نے یہ ورکنگ پوائنٹس سائنس دانوں کے ایک گروپ کے حوالے کر دیئے کہ وہ انہیں درست کریں۔ اس گروپ کا جو نام سامنے آیا ہے اس نے سب کو حیران کر دیا۔ اس گروپ کا کوڈ نام بلیو برڈ یا ڈبل بی ہے۔ یہ ایسا نام ہے جو بدمعاشوں کے گروپ کا تو ہو سکتا ہے سائنس دانوں کے گروپ کا نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بات ذہن میں آئی کہ اس سلسلے میں انڈر ورلڈ سے معلومات حاصل کی جائیں۔ ٹائیگر چونکہ شروع سے اس مشن کے سلسلے میں اہم کام کرتا چلا آ رہا تھا اس لئے میں نے اسے یہاں کی انڈر ورلڈ میں کام کرنے کے لئے بھیج دیا ہے اور میں آپ لوگوں کے ساتھ اس لئے آیا ہوں کہ ریڈ وولف کو لامحالہ یہ اطلاع مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرنے آ رہی ہے۔ یہاں آ کر میں نے اپنے طور پر کام کیا کہ یہاں اس ڈبل بی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں لیکن کئی افراد سے ملاقات کے باوجود جب مسئلہ حل نہ ہو سکا تو میں یہاں کے ایک انتہائی باخبر آدمی سے ملا اور اسے میں نے یہاں کا فون نمبر دے دیا تاکہ وہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر کے یہاں مجھے فون پر اطلاع دے

سکے اور اس کی اطلاعات کو سامنے رکھ کر مشن کے سلسلے میں پلاننگ کی جا سکے۔ اس کا فون ابھی تمہارے سامنے آیا ہے اور جو کچھ اس نے بتایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک ہم اس مارکوٹینس کو ٹریس نہ کر لیں ہم اس گروپ تک نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر ایک بار ہم انڈر ورلڈ کے چکر میں الجھ گئے تو پھر اس سے باہر نکلنا خاصا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ آپ ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے سائنس دانوں کے بارے میں معلومات کیوں نہیں حاصل کرتے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے کوشش کی ہے لیکن بلیو برڈ کے بارے میں ڈیفنس سیکرٹری کو کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ ہی اس کے آفس میں کسی کو معلوم ہے۔ ویسے اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ پرائیویٹ گروپ ہے۔ سرکاری نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس گروپ کو ورکنگ پوائنٹس کسی کے ذریعے ہی بھجوائے گئے ہوں گے اور ان سے باقاعدہ سودا بازی بھی کی گئی ہو اس لئے لامحالہ حکومت کے آدمیوں کو اس کا علم ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن کسے معلوم ہو۔ یہی تو پتہ نہیں چل رہا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اس مارکوٹینس کو ہی تلاش کیا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس طرح ہم الجھ جائیں گے جبکہ سائنس دانوں کا گروپ ایک دو ہفتوں میں اس پر کام مکمل کر لے گا اور پھر اسے کسی خفیہ لیبارٹری میں بھیج دیا جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایلف کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''ایلف کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ایلف سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ یہ ڈھمپ کیا ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ایلف سے پوچھ لینا۔ اسے معلوم ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو۔ ایلف بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ فون محفوظ کر لو کیونکہ میں تمہیں ایک بڑی خوشخبری سنانا چاہتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہاں۔ اب کھل کر بولو۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ اتنے طویل عرصے بعد تمہیں میرے کلب کا نام یاد کیسے رہ گیا''...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''خوبصورت نام تو ذہن سے چمٹ جاتا ہے۔ کاش یہ نام کسی خوبصورت خاتون کا ہوتا تو پھر یہ نام دماغ سے نہ چمٹتا بلکہ دماغ اس سے چمٹ جاتا''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ایلف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اتنے طویل عرصے کے بعد بھی تمہاری باتیں پہلے جیسی ہی ہیں۔ بہرحال بتاؤ کیا کام پڑ گیا ہے تمہیں مجھ سے''...... ایلف نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا بغیر کسی کام کے تمہیں فون نہیں کیا جا سکتا''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایلف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم صرف اپنے مطلب کے لئے کام کرتے

ہو جبکہ اپنی باتوں سے دوسروں کو یہ جتلاتے رہتے ہو کہ تم محبت اور دوستی کی بناء پر فون کر رہے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیونکہ میں نے ایک اہم کام کے لئے جانا ہے''...... ایلف نے آخر میں سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سائنس دانوں کا ایک گروپ ہے بلیو برڈ یا ڈبل بی۔ اس کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری پرنس۔ ویری سوری۔ اس سلسلے میں یہاں کوئی بھی زبان نہیں کھولے گا''...... ایلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم تو ہے لیکن تم کسی خوف کی وجہ سے نہیں بتانا چاہتے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لو۔ کیونکہ یہاں اس کے خلاف جانے والے کا انجام انتہائی عبرتناک ہوتا ہے اور چاہے جتنا بھی چھپاؤ انہیں بہرحال معلوم ہو جاتا ہے''...... ایلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو تفصیل نہ بتاؤ کوئی ٹپ دے دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ منہ سے بھاپ بھی نہیں نکالی جا سکتی ورنہ انسان کو اٹھا کر وہ لوگ ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ آئی ایم سوری۔ اب مجھے فون بھی نہ کرنا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''[illegible] گروپ کا تعلق بہرحال بدمعاشوں

اور غنڈوں سے ہے''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ مجھے لگتا ہے کہ اس بار انڈر ورلڈ سے ٹکرانا ہی پڑے گا ورنہ ہم یہاں بیٹھے وقت ہی ضائع کرتے رہیں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''بس ایک ٹرائی اور اس کے بعد جیسے تم کہو گے ویسے ہی کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن بھی اس نے آخر میں پریس کر دیا تھا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں کوئی ادارہ، کلب یا مقام بوائلنگ واٹر یا اس سے ملتے جلتے نام کا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بوائلنگ واٹر یا اس سے ملتے جلتے نام کا تو نہیں البتہ بی ڈبلیو کے نام سے ایک کلب ہے۔ راگس روڈ پر۔ اعلیٰ طبقے کا کلب ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس کا فون نمبر دے دیں اور اس کے مالک یا جنرل مینجر کا نام بھی بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''مالک اور جنرل مینجر کا نام ماسٹر جیفرے ہے''......دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایلف کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس نے انکار بھی کر دیا لیکن ساتھ ہی ابلتے ہوئے پانی کا اشارہ بھی دے دیا اور اب یہ بی ڈبلیو کلب سامنے آیا ہے اور انکوائری آپریٹر نے یہ کہا ہے کہ کلب اعلیٰ طبقے کا ہے لیکن مالک کے نام کے ساتھ لفظ ماسٹر بتا رہا ہے کہ اس کا گہرا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے کیونکہ ایسا نام صرف انڈر ورلڈ میں رعب جمانے کے لئے رکھا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن پھر بھی بات تو وہی انڈر ورلڈ کی ہی آ گئی''...... صفدر نے کہا۔

''بہرحال بدنام کلبوں میں جا کر لڑنے سے بہتر ہے کہ اس مہذب کلب میں جا کر کافی پی جائے اور پھر ماسٹر جیفرے سے گفتگو کا شرف حاصل کیا جائے''...... عمران نے جواب دیا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لوگی اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کرنل رچرڈ نے پاکیشیا میں جس گروپ سے رابطہ کیا تھا کہ وہ عمران کی نگرانی کرائے اس کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ کیوں نا وہ عمران کی یہاں آمد کا انتظار کرنے کی بجائے اپنے سیکشن سمیت خود پاکیشیا پہنچ کر اس عمران کا شکار کھیلے کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لوگی بول رہی ہوں''...... لوگی نے تیز لہجے میں کہا۔

''جیکب بول رہا ہوں میڈم''...... دوسری طرف سے اس کے سیکشن انچارج جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات''...... لوگی نے پوچھا۔

''یس میڈم۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وار سٹریٹ پر

ایک ایکریمین آدمی بلیو برڈ کے بارے میں پوچھتا پھر رہا ہے''۔ جیکب نے کہا تو لوگی بے اختیار اچھل پڑی۔

''اکیلا ہے یا پورا گروپ ہے''...... لوگی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اکیلا ہے''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس وقت وہ کہاں ہے''...... لوگی نے پوچھا۔

''پوائنٹ تھری پر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو لوگی بے اختیار چونک پڑی۔

''پوائنٹ تھری پر۔ کیا مطلب۔ وہ وہاں کیسے پہنچا''...... لوگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

''میڈم۔ چونکہ آپ نے اس سلسلے میں واضح ہدایات دی ہوئی ہیں اس لئے جیسے ہی مجھے اطلاع ملی میں نے اسے اغوا کر کے پوائنٹ تھری پر پہنچانے کا حکم دے دیا کیونکہ وار سٹریٹ سے قریب ہی ہمارا پوائنٹ تھری ہے۔ جب اس کے وہاں پہنچنے کی اطلاع مجھے مل گئی تب میں نے آپ کو اطلاع دی ہے۔ اب آپ حکم دیں تو اسے ہلاک کر دیا جائے یا پھر جیسے آپ کہیں''...... جیکب نے کہا۔

''گڈ شو جیکب۔ تم واقعی بہترین ایجنٹ ہو۔ ویری گڈ۔ میں خود جا کر پوائنٹ تھری پر اس سے پوچھ گچھ کرتی ہوں''...... لوگی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''شکریہ میڈم۔ میں پوائنٹ تھری کے انچارج جانسن کو آپ

کے بارے میں اطلاع دے دیتا ہوں“...... جیکب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو لوگی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ کون ہو سکتا ہے۔ کیا یہ عمران ہے یا کوئی اور ہے“...... لوگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ جانسن بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لوگی بول رہی ہوں جانسن“...... لوگی نے کہا۔

”یس میڈم۔ ابھی چیف جیکب کا فون آیا تھا کہ آپ پوائنٹ تھری پر تشریف لا رہی ہیں“...... جانسن نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ کیا وہ آدمی بے ہوش ہے یا ہوش میں ہے“...... لوگی نے پوچھا۔

”وہ تو مسلسل بے ہوش ہے میڈم“...... جانسن نے جواب دیا۔

”تم اسے راڈز میں جکڑ دو اور پھر میرے وہاں پہنچنے تک سپیشل میک اپ واشر سے اس کا میک اپ چیک کرو“...... لوگی نے کہا۔

”یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جس گیس سے اسے بے ہوش کیا گیا ہے اس کا اینٹی تمہارے پاس موجود ہے“...... لوگی نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”یس میڈم“...... جانسن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آ رہی ہوں“...... لوگی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پوائنٹ تھری کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار ایک کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ یہ کوٹھی کالونی سے کافی ہٹ کر ایک سائیڈ پر بنی ہوئی تھی۔ کوٹھی کے باہر کوئی نیم پلیٹ وغیرہ موجود نہیں تھی۔ یہ لوگی کے سیکشن کے تحت پوائنٹ تھری تھا۔ یہاں ہر قسم کا اسلحہ، ٹارچنگ روم، میک اپ کا سامان اور دو کاریں ایمرجنسی کے لئے ہر صورت میں موجود رہتی تھیں۔ اس پوائنٹ کا انچارج جانسن تھا۔ وہ یہاں اکیلا رہتا تھا۔ لوگی نے ہارن دیا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سر جھکا کر کھڑکی سے نکل کر باہر آ گیا۔

”پھاٹک کھولو جانسن“...... لوگی نے کہا۔

”یس میڈم“...... جانسن نے باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو لوگی کار اندر لے گئی اور ایک طرف موجود پورچ میں اس نے کار روک دی۔ یہاں پہلے سے دو کاریں موجود تھیں لیکن پورچ اتنا بڑا تھا کہ دو کاروں کے باوجود دو اور کاروں کی گنجائش موجود تھی۔ لوگی نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ اس دوران جانسن بھی پھاٹک

بند کر کے قریب آ گیا تھا۔

”کیا پوزیشن ہے میک اپ کی“...... لوگی نے پوچھا۔

”وہ میک اپ میں نہیں ہے میڈم“...... جانسن نے جواب دیا تو لوگی بے اختیار چونک پڑی۔

”تو پھر وہ کون ہو سکتا ہے“...... لوگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ٹارچنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ٹارچنگ روم خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی سامنے والی دیوار کے ساتھ راڈز والی دس کرسیاں موجود تھیں جبکہ پہلی کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کا سر اور جسم ڈھلکا ہوا تھا۔

”میرا تو خیال تھا کہ یہ پاکیشائی ایجنٹ ہو گا لیکن ایسا ہوتا تو یہ لامحالہ میک اپ میں ہوتا“...... لوگی نے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے میڈم کہ پاکیشائیوں نے وقتی طور پر اس کی خدمات حاصل کی ہوں“...... جانسن نے جو لوگی کی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا رائے دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ“۔ لوگی نے چونک کر کہا تو جانسن ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے ایک کوڑا نکال کر اسے اپنی بیلٹ کے ساتھ ہک کیا اور پھر الماری سے ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھا کر اس نے الماری کے

میں جکڑے ہوئے اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور لوگی کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے انداز میں یکلخت سر اٹھایا اور آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند کے آثار چھائے رہے پھر یکلخت ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس نے گردن گھما کر ہال کا جائزہ لیا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی لوگی پر اس طرح جم گئیں جیسے وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

”مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم عام آدمی نہیں ہو بلکہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہو ورنہ عام آدمی ہوش میں آنے کے بعد کبھی اس انداز میں ری ایکٹ نہیں کرتا“...... لوگی نے کہا۔

”تمہارا نام لوگی ہے“...... اچانک اس آدمی نے کہا تو لوگی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم مجھے جانتے ہو۔ کون ہو تم“...... لوگی نے قدرے چیخ کر کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں ڈاکٹر عارف سے ورکنگ نوٹس حاصل کئے اور پھر اسے کوئی دوا کھلا کر ہلاک کر دیا"...... اس آدمی نے کہا تو لوگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... لوگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا۔ کیا مطلب۔ میں ایکریمین ہوں اور میرا نام راشیل ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تم نے پاکیشیا کا حوالہ دیا ہے"...... لوگی نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سے کسی ایکریمین کو کوئی کام نہیں دیا جا سکتا"۔ راشیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کام دیا گیا ہے تمہیں اور تمہارا کیا تعلق ہے پاکیشیا سے"۔ لوگی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تم لوگی ہو اور تم نے ہی پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے"...... راشیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے مجھے کیسے پہچان لیا"...... لوگی نے کہا۔

"مجھے تمہارا حلیہ تفصیل سے بتایا گیا ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"کیوں"...... لوگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ ان کا خیال ہے کہ تمہیں بلیو برڈ نامی اس گروپ کے بارے میں علم ہے جسے وہ ورکنگ نوٹس دیئے گئے ہیں جو تم

پاکیشیا سے حاصل کر کے لائی ہو۔ لیکن میرا خیال مختلف ہے اس لئے میں نے تمہارے پیچھے بھاگنے کی بجائے اپنے طور پر اس گروپ کو ٹریس کرنے کی کوشش کی"...... راشیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیوں یقین تھا کہ مجھے اس گروپ کے بارے میں معلوم نہیں ہوگا"...... لوگی نے کہا۔

"اس لئے کہ ایسے لوگ عورتوں پر اعتماد نہیں کرتے۔ یہ میرا انڈر ورلڈ کا تجربہ ہے"...... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تجربہ یکسر غلط ہے۔ پورے ناراک میں صرف مجھے ہی اس بارے میں علم ہے اور کسی کو بھی نہیں"...... لوگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے راشیل کے انداز پر واقعی غصہ آ گیا تھا کیونکہ اس کے لہجے میں عورت کا نام لیتے ہوئے ایسی حقارت تھی جیسے عورت دنیا کی نفرت انگیز مخلوق ہو۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ جب پورے ناراک کو اس بارے میں علم نہیں تو تمہیں کیسے علم ہو سکتا ہے۔ تم بے شک کچھ بھی ہوگی لیکن بہرحال تم ایک عورت ہو اور عورت کبھی راز دار نہیں ہو سکتی۔ یہ میرا نہیں صدیوں کا تجربہ ہے"...... راشیل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے اس انداز میں بات کرو۔ جانسن"...... لوگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... جانسن نے جواب دیا۔

"اسے یکے بعد دیگرے پانچ کوڑے مارو۔ یہ اس کی معمولی سے معمولی سزا ہوگی"......لوگی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... جانسن نے کہا اور تیزی سے بیلٹ کے ساتھ ہک کیا ہوا کوڑا نکالا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ دوسرے لمحے کمرہ شائیں کی آواز کے ساتھ ہی انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر ایکریمین میک اپ میں ناراک کی انڈر ورلڈ میں گھومتا پھر رہا تھا۔ اس نے بے شمار ویٹرز اور ایسے افراد سے جو انڈر ورلڈ سے بے حد واقف ہوتے ہیں بھاری رقومات دے کر ڈبل بی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش لیکن ہر جگہ سے اسے مکمل ناکامی ہوئی لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور ایک کلب میں پہنچا۔ وہاں اس نے ایک سپروائزر سے اس سلسلے میں بات کی تو اس نے اسے ایک سپیشل روم میں بٹھا دیا اور کہا کہ وہ ایک ایسے آدمی کو جانتا ہے جو اس بارے میں بتا سکتا ہے۔ وہ اسے ابھی اس کے پاس بھجوا دے گا اور پھر واقعی دس منٹ بعد سپیشل روم کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر بھی کلب کی مخصوص یونیفارم تھی اندر داخل ہوا۔

"تمہیں بلیو برڈ گروپ کے بار[illegible] میں معلومات حاصل کرنی

ہیں''...... اس آدمی نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اسے کوئی جواب دیتا اچانک اس آدمی کا بازو حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک پر کوئی غبارہ سا پھٹا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن کسی تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں اور شعور بیدار ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کلب کے اس سپیشل روم کی بجائے کسی بڑے کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سائیڈ پر کرسیوں کی پوری قطار موجود تھی جبکہ سامنے کرسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ہی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیلٹ سے ایک کوڑا ہک کئے کھڑا تھا۔ اس لڑکی کو دیکھتے ہی ٹائیگر کے ذہن میں وہ حلیہ آ گیا جو اسے ڈاکٹر عارف کے ساتھ گھومنے پھرنے والی ایکریمین لڑکی لوگی کا بتایا گیا تھا اور جو آخری رات ڈاکٹر عارف کے پاس رہی تھی اور پھر ٹائیگر نے اسے غور سے دیکھا تو وہ واقعی لوگی تھی۔ گو لوگی نے اس سے پاکیشیا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے اسے بتایا کہ وہ ایکریمین ہے اور پاکیشیا سے کسی پارٹی نے اسے بلیو برڈ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ٹاسک دیا ہے اور پھر ٹائیگر جس نے لوگی کو اپنا نام راشیل بتایا تھا یہ سن کر حیران رہ گیا کہ لوگی کو اس بلیو برڈ گروپ کے بارے میں معلوم تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ لوگی

سے ہر قیمت پر معلومات حاصل کرے گا۔ اس نے راڈز سے آزاد ہونے کے لئے فوری طور پر جدوجہد شروع کر دی۔ اس نے دونوں ٹانگیں پہلے سائیڈوں پر اس انداز میں پھیلائیں جیسے اس انداز میں بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ٹانگ کو سائیڈ سے کر کے عقب کی طرف لے گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ راڈز سے آزادی حاصل کرتا لوگی نے یکلخت اپنے ساتھی جانسن کو اسے پانچ کوڑے مارنے کا حکم دے دیا اور جانسن نے بیلٹ کی ہک سے کوڑا باہر نکالا اور اسے ہوا میں چٹخاتا ہوا آگے بڑھا۔ اسی لمحے ٹائیگر کا پیر عقبی طرف موجود بٹن تک پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی جانسن نے کوڑے کو ہوا میں لہرایا شائیں کی آواز پیدا ہوئی اور راڈز کھلنے کی ہلکی سی آواز اس میں دب گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوڑا ٹائیگر کے جسم سے ٹکراتا ٹائیگر نے کسی مست اور طاقتور مینڈھے کی طرح اچھل کر نہ صرف جانسن کے سینے پر زوردار ٹکر ماری بلکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے جانسن کے ہاتھ میں موجود کوڑا بھی جھپٹ لیا اور کمرہ شائیں کی زوردار آواز کے ساتھ ہی تیز انسانی چیخ سے گونج اٹھا اور یہ چیخ جانسن کی تھی۔

''یہ کیا۔ کیا مطلب''...... لوگی نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے شائیں کی آواز کے ساتھ ہی لوگی بری طرح چیختی ہوئی ایک سائیڈ پر جا گری۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب نے اس کی جلد پھاڑ دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی لات

گھومی اور اٹھتا ہوا جانسن کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر دوبارہ نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر بھی اچھل کر چیختا ہوا ایک سائیڈ پر جا گرا۔ لوگی نیچے گر کر کسی اڑنے والے سانپ کی طرح اچھل کر اس سے آ ٹکرائی تھی اور یہ اس وقت ہوا تھا جب ٹائیگر جانسن کو ضرب لگانے کے لئے ایک ٹانگ اٹھا چکا تھا اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ کوڑا بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ ٹائیگر نے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن یکلخت جانسن کسی پہاڑی چٹان کی طرح اس پر آ گرا اور ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس چٹان کے نیچے کچلا گیا ہو لیکن ایک سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں اس کا ذہن جاگا اور دوسرے لمحے بھاری جسم کا جانسن جو اب دونوں گھٹنے اٹھا کر ٹائیگر کے پہلو پر مارنے کی کوشش میں مصروف تھا اڑتا ہوا اٹھ کھڑی ہونے والی لوگی سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے پیچھے موجود کرسی پر گرے اور پھر کرسی سمیت الٹ کر پیچھے جا گرے۔ کرسی کے ٹوٹنے کی آواز میں ان دونوں کے گرنے کی آوازیں بھی شامل ہو گئی تھیں۔ ٹائیگر نے قلابازی کھائی اور پھر جب وہ سیدھا ہوا تو سائیڈ پر پڑا ہوا کوڑا اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ شائیں شائیں کی آوازوں کے ساتھ مردانہ اور نسوانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر بغیر اس بات کا لحاظ کئے کہ کوڑے کھانے والوں میں ایک عورت ہے اس بری طرح ان دونوں پر کوڑے

برسائے چلا جا رہا تھا جیسے اس کا بازو بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت کرنے والی مشین میں تبدیل ہو گیا ہو۔ چند لمحوں بعد ہی جانسن اور لوگی دونوں ہی ساکت ہو چکے تھے۔ ان دونوں کے جسموں سے خون فواروں کی طرح بہہ رہا تھا۔ ٹائیگر نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر الماری کے قریب پہنچ گیا جہاں جانسن یا لوگی کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والا مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے جھک کر مشین پسٹل اٹھایا۔ مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے اس کی نظریں الماری کے نچلے خانے میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے میڈیکل باکس پر پڑیں تو اس نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ دوسرے لمحے وہ مڑا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آواز سے گونج اٹھا اور گولیاں جانسن کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔ ٹائیگر کو جب یقین ہو گیا کہ اب جانسن کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا تو اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود میڈیکل باکس اٹھایا اور لا کر لوگی کے قریب فرش پر رکھ دیا۔ لوگی کا پورا جسم ادھڑ چکا تھا۔ اس کا لباس ٹکڑوں اور ریشوں میں تبدیل ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے میڈیکل باکس سے انجکشن نکالے اور پھر یکے بعد دیگرے اس نے تین انجکشنز لوگی کے بازو میں لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے الماری کے نچلے خانے میں موجود پانی کی دو بوتلیں لا کر پانی کی مدد

سے لوگی کے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ زخموں کو دھونے کے بعد
اس نے تمام زخموں پر مخصوص کریم لگائی اور پھر ان زخموں کی باقاعدہ
بینڈیج کرنی شروع کر دی۔ وہ اس طرح اس کام میں مگن تھا جیسے
یہ اس کا فرض اولین ہو۔ حالانکہ لوگی کو اس حد تک زخمی کرنے والا
بھی وہ خود تھا۔ بینڈیج کرنے کے بعد اس نے یکے بعد دیگرے دو
انجکشن مزید لوگی کے بازو میں لگائے اور پھر اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب لوگی کی حالت خطرے
سے یکسر باہر ہو چکی تھی۔ ٹائیگر نے اس کی نبض چیک کی اور پھر
ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
لوگی کا لباس تار تار ہو چکا تھا اس لئے وہ اسے کوئی دوسرا لباس پہننا
چاہتا تھا لیکن اسے خطرہ تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں لوگی ہوش
میں آ گئی تو وہ اس کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی تھی کیونکہ
لوگی تھوڑا سا موقع ملتے ہی جس انداز میں ٹائیگر سے لڑی تھی اس
سے ٹائیگر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ گو جانسن بھی تربیت یافتہ ہے لیکن
یہ عورت لوگی بے حد تربیت یافتہ ہے اس لئے ٹائیگر نے اس رفتار
سے ان پر کوڑے برسائے تھے کہ نہ ہی جانسن سنبھل سکا تھا اور نہ
ہی لوگی۔ ورنہ شاید ٹائیگر اتنی آسانی سے ان پر قابو نہ پا سکتا تھا۔
ٹائیگر اس کمرے سے نکل کر پوری عمارت میں گھومتا رہا۔ وہاں اور
کوئی آدمی نہ تھا۔ ایک کمرے میں اس جانسن کے لباس موجود
تھے۔ ٹائیگر نے ایک لباس کا انتخاب کیا اور پھر وہ اسے لے کر

واپس آ گیا۔ اس نے لوگی کے پہلے سے موجود لباس کے اوپر ہی
جانسن کا لباس پہنا دیا۔ اس طرح کافی حد تک لوگی کا جسم چھپ گیا
تھا۔ اس نے لوگی کو اٹھا کر ایک درمیانی کرسی پر ڈالا اور پھر کرسی
کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پریس کر دیا تو لوگی کے جسم کے
گرد راڈز نمودار ہو گئے۔ ٹائیگر نے ایک نظر راڈز اور لوگی کے جسم پر
ڈالی اور پھر وہ مطمئن ہو گیا کہ ڈبل لباس کی وجہ سے لوگی ان راڈز
سے عورت ہونے کے باوجود باہر نہ نکل سکے گی۔ ویسے بھی وہ شدید
زخمی تھی اور ہوش میں آنے کے بعد اس کے لئے معمولی سی حرکت
بھی انتہائی تکلیف کا باعث بن سکتی تھی اس لئے ٹائیگر مطمئن ہو گیا
تھا۔ وہ کرسیوں کے عقب سے نکل کر سامنے کی طرف آیا۔ اس نے
میڈیکل باکس اٹھا کر اسے واپس الماری میں رکھا اور ایک بار پھر
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس کی
یہاں موجودگی کے دوران اگر کسی کا فون آ گیا تو فون اٹنڈ نہ ہونے
پر اسے شک بھی پڑ سکتا ہے اس لئے اس نے فون کو یہیں لے
آنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ یہاں بھی فون ساکٹ موجود تھی۔ اس
نے فون پیس کو ایک میز پر رکھا اور پھر اس کی تار کو فون ساکٹ سے
منسلک کر کے اس نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ جس کرسی پر
پہلے لوگی بیٹھی ہوئی تھی وہ ٹوٹ چکی تھی اس لئے ٹائیگر نے کونے
میں پڑی ہوئی ایک اور کرسی اٹھائی اور اسے لا کر اس نے لوگی کی
کرسی کے سامنے رکھ دیا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں

سے لوگی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب لوگی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لوگی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اچانک ہلنے کی وجہ سے اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میرے جسم میں درد۔ اوہ۔ اوہ۔ کوڑے۔ اوہ“...... لوگی نے نیم بے ہوشی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جلد ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ وہ اب حیرت بھری نظروں سے کبھی اپنے آپ کو دیکھتی اور کبھی سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو اور پھر اس کی نظریں سائیڈ پر پڑی ہوئی جانسن کی لاش پر جم سی گئیں۔

”تم۔ تم نے مجھ پر اس بے رحمی سے کوڑے برسائے تھے۔ تم۔ تم نے“...... لوگی نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس بے رحمی کا مداوا میں نے تمہارا علاج کر کے کر دیا ہے ورنہ اب تک تم بھی جانسن کی طرح لاش میں تبدیل ہو چکی ہوتیں“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم۔ تم نے بینڈ یج کی ہے۔ یہ لباس۔ یہ کس کا لباس ہے۔ یہ تو میرے لباس کے اوپر سے پہنایا گیا ہے۔ مگر کیوں“...... لوگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے دوسرا لباس پہنانے کی کوئی وجہ سمجھ

میں نہ آ رہی ہو۔

”میرے ساتھ کوئی عورت نہیں تھی جو تمہارا لباس اتار کر پھر دوسرا لباس تمہیں پہناتی اور یہ کام میں تو نہیں کر سکتا تھا اور تار تار شدہ لباس میں چونکہ تمہارا جسم چھپ نہیں رہا تھا اس لئے مجبوراً مجھے جانسن کی الماری سے ملا ہوا یہ لباس تمہارے لباس کے اوپر پہنانا پڑا“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم انتہائی حیرت انگیز اور نہ سمجھ میں آنے والے آدمی ہو۔ پہلے تو تم نے انتہائی بے رحمانہ انداز میں مجھ پر کوڑے برسائے اور پھر تم نے میرے زخموں کی بینڈ یج کی۔ اس وقت تمہیں کسی عورت کے ساتھ نہ ہونے کا خیال نہ آیا اور اب تم کہہ رہے ہو کہ مجبوراً تم نے مجھے یہ دوسرا لباس پہنایا ہے۔ یہ سب کچھ میری سمجھ میں تو نہیں آیا“...... لوگی نے کہا۔

”اب تم پوری طرح ہوش میں آ چکی ہو اس لئے اب خود ہی بتا دو کہ بلیو برڈ کی تفصیل کیا ہے“...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم“...... لوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر میں نے خواہ مخواہ تم پر محنت کی اور اپنا وقت ضائع کیا“...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت بدل گیا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”رکو۔ رکو۔ میری بات سنو۔ تم نے مجھے جس حالت میں دیکھا

ہے اس کے باوجود تم مجھے گولی مار دو گے یہ کیسے ممکن ہے۔ مرد تو
مجھے اس حالت میں دیکھنے کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دینے کے لئے
تیار ہو جاتے ہیں۔ تم کس ٹائپ کے مرد ہو کہ تم پر کسی قسم کا کوئی اثر
ہی نہیں ہو رہا"...... لوگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بار بار یہ مرد اور عورت والی باتیں مت دوہراؤ۔ میرے
نزدیک تم جیسی سرے سے عورت ہی نہیں ہوتی۔ تم گندگی کی ایک
ایسی پوٹ ہو جس میں گناہ کے لاکھوں قابل نفرت کیڑے کلبلاتے
ہوئے نظر آتے ہیں۔ عورت حیاء، پاکیزگی اور شرم سے گندھی ہوئی
مخلوق ہوتی ہے۔ ایک ایسی مخلوق جو اپنے ہر روپ میں قابل احترام
ہوتی ہے اس لئے اپنے آپ کو بار بار عورت مت کہو اور جو کچھ میں
نے کیا ہے اس لئے نہیں کیا جو تم سمجھ رہی ہو۔ تم نے مجھے بتایا تھا
کہ تم بلیو برڈ گروپ کے بارے میں جانتی ہو اس لئے میں نے
تمہاری جان بچانے کے لئے تمہاری بینڈ یج کی ہے ورنہ جس طرح
جانسن کے سینے میں گولیاں اتری ہیں اس طرح تمہارے جسم کو بھی
میں گولیوں سے چھلنی کر دیتا اور اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے
سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا ورنہ اب اگر تم
نے ادھر ادھر کی باتیں کیں تو دوسرے لمحے تم اس دنیا سے ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے کوچ کر جاؤ گی"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تمہارا اصل نام کیا ہے"...... لوگی نے رک رک کر کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو لوگی اس طرح اچھلی

جیسے کرسی میں یکلخت ہزاروں وولیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"مم۔ مم۔ مگر تمہارا میک اپ کیوں واش نہیں ہوا"...... لوگی نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میک اپ کا فن اب اس حد تک ترقی کر چکا ہے کہ تمہارے
سپر میک اپ واشر بھی بے کار ہو گئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم عمران کے شاگرد ہو اور تم نے ایلسا، ماریا اور راجر کو
ہلاک کیا تھا"...... لوگی نے کہا تو اس بار حیرت سے اچھلنے کی باری
ٹائیگر کی تھی۔

"یہ بات تم نے کس پس منظر میں کی ہے"...... ٹائیگر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق ریڈ وولف سے ہے اور ہمیں اطلاع مل چکی ہے کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے ایک
شاگرد جس کا نام ٹائیگر ہے نے ایلسا، ماریا اور راجر کے خلاف
کارروائی کرتے ہوئے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے بعد
میں پاکیشیا گئی اور میں نے مشن مکمل کیا اور واپس آ گئی۔ پھر ہمیں
اطلاع ملی کہ میرا نام بھی وہاں سامنے آ گیا ہے۔ اس لئے ہم
یہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کے منتظر تھے۔ پھر
میرے سیکشن کو تمہارے بارے میں اطلاع ملی کہ تم یہاں بلیو برڈ
گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہو۔ چنانچہ

تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا۔ اب یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہارا میک اپ واش نہ ہو سکا اس لئے ہم نے یہی سمجھا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقامی ایجنٹ ہو۔ اس کے بعد اچانک صورت حال بدل گئی۔ نجانے تم نے کیسے راڈز سے نجات حاصل کر لی''...... لوگی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے یہ بات بہت دیر سے پوچھی ہے حالانکہ یہ تمہیں پہلے پوچھنی چاہئے تھی۔ بہرحال یہ ہمارے لئے بڑی معمولی سی بات ہے اور اب فضول باتیں بہت ہو چکی ہیں اس لئے بہتر ہے کہ اب فائنل بات ہو جائے۔ یا تو تم سب کچھ بتا دو اور میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا یا دوسری صورت میں تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا واقعی تم اپنا وعدہ پورا کرو گے''...... لوگی نے پوچھا۔

''ہاں۔ بالکل کروں گا۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم آزاد ہو جانے کے بعد میرے خلاف کیا کارروائی کرتی ہو اور کیا نہیں۔ کیونکہ میں نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ معلومات اپنے استاد علی عمران کو پہنچا کر میں فارغ ہو جاؤں گا اس لئے جب میں یہاں موجود ہی نہیں ہوں گا تو میرے خلاف کوئی کیا کارروائی کرسکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ بلیو برڈ گروپ کا انتظامی چیف مارکوٹینس ہے جو خفیہ رہتا ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ

وہ کس روپ میں رہتا ہے کیونکہ وہ میرا شیدائی ہے اور مجھے بھی اس کی دوستی پر فخر ہے''...... لوگی نے کہا۔

''تم پھر پٹڑی سے اتر رہی ہو''...... ٹائیگر کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال غلط تھا کہ تم مرد نہیں ہو بلکہ کوئی اور مخلوق ہو۔ لیکن اب جس طرح تم نے میری دوستی کی بات سن کر ری ایکٹ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم مرد ہو۔ تم میری خاطر دوسروں سے جیلس ہو سکتے ہو''...... لوگی نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس کی انا کو بے حد تسکین پہنچی ہو۔

''تم میرے مرد ہونے یا نہ ہونے کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ مارکوٹینس کہاں اور کس روپ میں رہتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں بیٹھا تمہاری فضول باتیں سنتا رہوں۔ اب اگر تم پٹڑی سے اتریں تو ایک لمحہ دیر کئے بغیر تمہیں گولی مار دوں گا۔ پھر میں خود ہی مارکوٹینس کو تلاش کر لوں گا''...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ سنو۔ میرا وعدہ کہ اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو تو آئندہ میں کم از کم تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گی''...... لوگی نے کہا۔

''تم پھر وقت ضائع کر رہی ہو۔ میں نے پہلے ہی تمہاری بینڈ تیج پر وقت ضائع کیا ہے۔ اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے اور میں بار بار اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور نہ مجھے

تمہاری پرواہ ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’تم میری زندگی کے پہلے مرد ہو جو میرے سامنے اس طرح باتیں کر رہے ہو ورنہ بڑے بڑے سخت مزاج اور رعب و دبدبے والے مرد بھی میرے سامنے بھیگی بلی بنے نظر آتے ہیں‘‘...... لوگی نے کہا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اپنی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اوکے‘‘...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سختی اور سفاکی جھلکنے لگی تھی۔

’’رک جاؤ۔ ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں۔ تمہارا چہرہ اور تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم واقعی مجھے گولی مار دو گے۔ سنو۔ مارکوٹینس جو ناراک کی انڈر ورلڈ کا کنگ ہے ناراک کے مضافاتی علاقے ڈان ڈومینز میں ایک کلب میں بطور مالک اور جنرل مینجر بیٹھتا ہے۔ اس کلب کا نام کاؤ بوائے کلب ہے۔ یہاں صرف طاقت کا سکہ چلتا ہے۔ وہاں مارکوٹینس کا نام سپر ماسٹر ہے‘‘...... لوگی نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک طرف رکھا ہوا فون بج اٹھا۔

’’جیکب کی کال ہوگی۔ میرے سیکشن ہیڈکوارٹر کے انچارج کی۔ مجھے یہاں آئے ہوئے کافی دیر ہوگئی ہے اس لئے اس نے کال کی ہوگی‘‘...... لوگی نے کہا۔

’’جس کی بھی کال ہو اسے مطمئن کر دو۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا یا کوئی غلط بات کی تو وہ تو بعد میں یہاں پہنچے گا پہلے تمہاری روح تمہارے جسم سے آزاد ہو چکی ہوگی‘‘...... ٹائیگر نے اٹھ کر فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے لا کر اس نے لوگی کی گود میں رکھا اور ایک ہاتھ سے رسیور اٹھا کر اس نے اس کے کان سے لگا دیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

’’یس۔ لوگی بول رہی ہوں‘‘...... لوگی نے کہا۔

’’کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ مجھے جیکب نے بتایا ہے کہ تم پوائنٹ تھری پر ہو اور وہاں کوئی آدمی پہنچایا گیا ہے۔ کیا مسئلہ ہے‘‘...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ بولنے والا ریڈ وولف کا چیف کرنل رچرڈ ہے۔

’’یس باس۔ ایک مقامی آدمی کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ انڈر ورلڈ میں بلیو برڈ گروپ کے بارے میں پوچھتا پھر رہا ہے تو جیکب نے اسے اغوا کرا کے یہاں پوائنٹ تھری پر پہنچا دیا۔ میں نے اس کا میک اپ چیک کرایا لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق یہاں کے ایک مخبری کرنے والے گروپ سے ہے اور پاکیشیا سے کسی پارٹی نے اسے ٹاسک دیا ہے کہ وہ بلیو برڈ گروپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے انہیں بتائے لیکن ابھی تک اسے کوئی اطلاع

نہیں مل سکی۔ میں نے اس سے اس کے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا جس پر میں نے اسے گولی سے اڑا دیا ہے“...... لوگی نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ابھی بلیو برڈ گروپ کو کسی بھی طرح ٹریس نہیں کر سکے۔ میری سپیشل ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے بلیو برڈ گروپ کے چیف سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کی گروپ انچارج ڈاکٹر ہیری سے بات ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ہیری نے بتایا ہے کہ گروپ اپنا کام انتہائی تیزی سے کر رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو روز بعد یہ کام مکمل ہو جائے گا اور پھر کاغذات واپس حکومت کے پاس پہنچ جائیں گے جہاں سے کسی دور دراز لیبارٹری میں انہیں بھجوا دیا جائے گا تا کہ اس پر کام کر کے مطلوبہ کیمرہ تیار کیا جا سکے“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”یس سر۔ پھر تو یہ لوگ ہمارے پیچھے نہیں آئیں گے بلکہ خود ہی لیبارٹری تلاش کرتے رہیں گے“...... لوگی نے کہا۔

”ہاں۔ اور سنو۔ اب تم بھی دو روز تک کسی چیکنگ میں نہیں الجھو گی“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس“...... لوگی نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”جیکب کا کیا نمبر ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... لوگی نے چونک کر کہا۔

”میں نمبر ملاتا ہوں تم اسے فون کر کے کرنل رچرڈ کا ریفرنس دے کر کہہ دو کہ وہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تلاش ختم کر دے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا“...... لوگی نے کہا۔

”تمہاری جان بچ جائے گی۔ میں تو ویسے ہی نرم دل آدمی ہوں لیکن اگر میرا باس علی عمران تم سے ٹکرا گیا تو تمہارا انجام انتہائی عبرتناک بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح دو روز تم خاموش رہو گی تو بچ جاؤ گی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کاش تمہارا باس مجھ سے ٹکرا جاتا“...... لوگی نے کہا۔

”نمبر بتاؤ“...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا تو لوگی نے نمبر بتا دیئے۔ ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر جب لوگی نے جیکب کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تلاش بند کرنے کا کہہ دیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور فون سیٹ اٹھا کر واپس میز پر رکھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ مجھے تو آزاد کرو۔ کہاں جا رہے ہو“...... لوگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

”میں اپنے وعدے کے مطابق تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو اس لئے خود ہی تم ان راڈز سے آزادی حاصل کر لو گی اور اگر نہ کر سکو تو پھر عبرت ناک موت مرو گی کیونکہ

جیکب نے اب یہاں آنا نہیں اور جانسن پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے''...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں ان راڈز کو کیسے کھول سکتی ہوں۔ تم تو شاید جادوگر ہو''...... لوگی نے چیختے ہوئے کہا۔

''مجھے تو تم نے کونے والی کرسی پر جکڑا تھا اس لئے میں نے باتوں کے دوران اپنی ٹانگ موڑی اور پیر کی مدد سے عقب میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ اس طرح راڈز غائب ہو گئے لیکن میں نے تمہیں دانستہ درمیانی کرسی پر جکڑا ہے تاکہ تم اس انداز میں راڈز سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکو۔ لیکن اس کے باوجود ایک طریقہ ایسا ہے کہ اگر تم کوشش کرو تو آزادی حاصل کر سکتی ہو''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ مجھے آزاد کر دو۔ مجھے کوئی طریقہ معلوم نہیں ہے۔ میں یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بھوکی پیاسی مر جاؤں گی۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ پر رحم کھاؤ''...... لوگی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم نے پاکیشیا کے اہم سائنس دان ڈاکٹر عارف کو ہلاک کیا ہے اور پاکیشیا کا اہم راز چوری کیا ہے اس لئے تمہاری سزا تو یہی تھی کہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا لیکن ایک تو تم زخمی ہو دوسرا بے بس ہو اور ہم مسلمان بے بس اور زخمی پر ہتھیار نہیں اٹھایا کرتے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں''...... ٹائیگر نے

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مگر اس طرح بھی تو میں مر جاؤں گی اور میری موت انتہائی عبرت ناک ہو گی۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے ویسے ہی گولی مار دو''...... لوگی نے کہا۔

''چلو میں تمہیں طریقہ بتا دیتا ہوں۔ سنو۔ میں نے دیکھا ہے کہ راڈز تمہارے جسم سے کہیں زیادہ کھلے ہیں لیکن چونکہ تم نے ڈبل لباس پہن رکھا ہے اس لئے تم ان میں پھنسی بیٹھی ہو۔ میرے جانے کے بعد تم اطمینان سے یہ کوٹ پھاڑ کر پھینک دینا اور پھر ان راڈز سے نیچے پھسل کر یا اوپر کی طرف اٹھ کر تم آسانی سے آزاد ہو سکتی ہو۔ تھوڑی سی محنت کر لو گی تو جان بچ جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرے دونوں بازوؤں اور ہاتھ بھی جکڑے ہوئے ہیں۔ میں کیسے کوٹ اتار سکتی ہوں''...... لوگی نے کہا۔

''میں نے اتارنے کی بات نہیں کی۔ پھاڑنے کی بات کی ہے۔ گڈ بائی''...... ٹائیگر نے کہا اور ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔

''رک جاؤ۔ سنو۔ رک جاؤ۔ میری بات سنو''...... یکلخت لوگی نے وحشت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''اب کیا بات ہے۔ کیوں میرا وقت ضائع کر رہی ہو۔ میں تمہارے زخمی ہونے کی وجہ سے تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں اور تم میرے لئے عذاب بنتی جا رہی ہو۔ میں نے ابھی تمہارے اس

مارکوٹینس کا گلا دبانا ہے۔ تم نے خود بھی تو سن لیا ہے کہ اب صرف دو دن کا وقت باقی ہے"...... ٹائیگر نے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ورکنگ پیپرز حاصل کرنے میں تمہاری مدد کروں تو کیا تم مجھے آزاد کر دو گے"......لوگی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح کے لالچ دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں اپنے مسئلے خود حل کرنے کا عادی ہوں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم مسلمان ہو۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ مجھے رہا کر دو۔ میرا وعدہ کہ میں کبھی تمہارے مقابل نہیں آؤں گی"...... لوگی نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب مزید کیا کہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ کرسیوں کے عقب میں گیا اور اس نے بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ راڈز غائب ہو گئے۔

"بس اب تو خوش ہو۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے کہااور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ لوگی شدید زخمی ہے اس لئے اسے کرسی سے اٹھنے اور چل کر کمرے سے باہر آنے میں کافی وقت لگ جائے گا جبکہ اس دوران وہ وہاں سے کافی دور پہنچ جائے گا۔ ویسے اس نے لوگی کو واقعی اس لئے زندہ چھوڑ دیا تھا کہ وہ اس قدر شدید زخمی عورت کو اس بے بسی کے عالم میں ہلاک کرنا اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک

ٹیکسی میں سوار ہو کر اس کالونی سے کافی فاصلے پر موجود ایک مارکیٹ کے سامنے اتر گیا اور پھر وہاں سے اس نے ایک اور ٹیکسی لی اور اسے ڈان ڈومنیز چلنے کا کہہ کر وہ عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس مارکوٹینس سے وہ ڈبل پی گروپ کا ایڈریس ہر صورت میں معلوم کرے گا اور آج ہی ورکنگ نوٹس واپس حاصل کر کے پھر عمران کو اطلاع دے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بی ڈبلیو کلب میں موجود تھا۔ کلب واقعی اعلیٰ طبقے کے افراد کا تھا۔ اس وقت بھی کلب آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا لیکن وہاں نہ ہی کوئی شور تھا اور نہ ہی منشیات کا غلیظ دھواں چکراتا نظر آ رہا تھا۔ ہال میں موجود سب افراد جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی، سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے اور اعلیٰ قسم کی شراب پینے میں مصروف تھے۔ چند افراد دوسرے مشروبات بھی پینے میں مصروف تھے۔

"تم یہیں بیٹھو گے۔ میں جولیا کے ساتھ جا کر اس ماسٹر جیفرے سے ملتا ہوں"...... عمران نے کافی کی پیالی ختم کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہم سب نہ چلیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اتنے زیادہ افراد دیکھ کر وہ ذہنی طور پر الجھ جائے گا اور

پھر ہمارا مشن یہاں تو مکمل نہیں ہوتا۔ صرف معلومات ہی حاصل کرنی ہیں۔ وہ بھی اگر مل گئیں تو"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو شک ہے"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایلف کی بات سے اشارہ لے کر تکہ لگایا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ غلط ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو اس ایلف کی جا کر گردن دباتے ہیں۔ خواہ مخواہ ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کا فائدہ"...... تنویر نے اپنے مخصوص مزاج کے تحت کہا۔

"اگر یہاں ناکامی ہوئی تو پھر وہاں کا ہی رخ کریں گے۔ آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور وہ دونوں کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر جیفرے سے ملاقات ہوسکتی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ ہیں مس مارگریٹ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کس سلسلے میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے بڑے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"ہمارا بھی ولنگٹن میں کلب ہے۔ لیکن اس کلب کی سیٹنگ دیکھ کر

ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں اور ہم اس سلسلے میں ماسٹر جیفرے سے مل کر ان کو اس کی نفاست کی داد دینا چاہتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ سائیڈ پر راہداری ہے۔ اس کے آخر میں ان کا آفس ہے“...... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک کارڈ نکال کر اس پر دستخط کئے اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ کارڈ راستے میں دکھا دیجئے۔ آپ کو کوئی نہیں روکے گا“۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“...... عمران نے کارڈ لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس راہداری کی طرف مڑ گیا جو کچھ فاصلے پر تھی۔

”تم اس لڑکی سے کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن پھر تم نے کہا نہیں۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”کمال ہے۔ تم تو میرے ذہن میں بھی جھانک لیتی ہو“۔ عمران نے کہا۔

”جب کوئی لڑکی تمہارے سامنے آتی ہے تو میں تمہاری ایک ایک رگ کو سمجھ لیتی ہوں۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے تھے تم اس سے“۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں کہنا چاہتا تھا کہ کاش کوئی ایسا کارڈ بھی مل جاتا جس سے اس تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی۔ لیکن پھر میں اس لئے

خاموش ہو گیا کہ اگر اس نے پلٹ کر کہہ دیا کہ ابھی تک تمہیں مارگریٹ تک پہنچنے کا کارڈ نہیں ملا تم میری بات کر رہے ہو“۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کسی لڑکی کو دیکھ کر تمہارے دل میں کھجلی کیوں ہونے لگ جاتی ہے۔ کیا یہ کوئی نفسیاتی بیماری ہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب راہداری میں داخل ہو چکے تھے۔ مسلح افراد وہاں موجود تھے لیکن عمران کے ہاتھ میں کارڈ دیکھ کر وہ سائیڈوں پر خودبخود ہٹ جاتے تھے۔

”اگر کسی مرد کو کھجلی نہ ہو تو عورتیں اسے مرد تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیتی ہیں اس لئے مجبوراً کھجلی پیدا کرنی پڑتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ دونوں راہداری کے آخری حصے میں پہنچ چکے تھے۔ وہاں ایک دروازے کے سامنے ایک مشین گن سے مسلح آدمی موجود تھا۔

”کارڈ مجھے دے دو“...... اس آدمی نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ اگر تمہارے باس نے کارڈ مانگ لیا تو پھر“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کے اندر پہنچ جانے سے ہی وہ سمجھ جائیں گے کہ آپ کے پاس کارڈ تھا“...... مسلح شخص نے کہا۔

”اب تک کتنے کارڈ اکٹھے کر چکے ہو“...... عمران نے کارڈ دینے

کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

''کارڈ اجنبی افراد کے لئے ہوتے ہیں اور آپ پہلے اجنبی ہیں''...... مسلح شخص نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا جیسے مسلح شخص انٹرویو میں پاس ہو چکا ہو۔ مسلح شخص نے کارڈ جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر دروازے کو کھول دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر موجود میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے میں ایک عورت اور ایک مرد پہلے سے موجود صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران اور جولیا کے اندر داخل ہونے پر ان دونوں سمیت وہ لڑکی بھی چونک پڑی۔

''کارڈ ہم باہر مسلح شخص کو دے آئے ہیں۔ اگر آپ کو ضرورت ہو تو اس سے لے آؤں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تشریف رکھیں''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور دو مرد جنہوں نے ہاتھ میں بریف کیس اٹھائے ہوئے تھے باہر آئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تو اس لڑکی کے اشارے پر وہاں پہلے سے موجود مرد اور عورت دونوں اٹھ کر دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ عمران اور جولیا دونوں ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔ پھر تقریباً دس منٹ

بعد دروازہ کھلا اور وہ مرد اور عورت باہر آ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ۔ تشریف لے جائیں۔ باس آپ کے منتظر ہیں لیکن آپ کے پاس دس منٹ کا وقت ہو گا''۔ لڑکی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دس منٹ تو سلام دعا میں لگ جائیں گے۔ ہم نے تو ماسٹر جیفرے سے لمبی باتیں کرنی ہیں''...... عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر مائیکل سوری۔ اس سے زیادہ وقت نہیں دیا جا سکتا''۔ لڑکی نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

''مس مارگریٹ۔ میرا خیال ہے کہ تم ان صاحبہ کے ساتھ بیٹھو اور ٹائم واچ کرو۔ میں اندر ماسٹر جیفرے سے ملاقات کر لوں''۔ عمران نے جولیا سے کہا۔

''پہلے کچھ اندازہ تو ہو جائے۔ پھر آگے بات ہو گی''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھولا اور اندر راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک خاصا بڑا آفس تھا جہاں لکڑی کی بنی ہوئی بھاری آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور اکڑے ہوئے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دھاری دار ہلکے بلیو کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ بالوں کی تراش خراش سے وہ کوئی فلمی ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔

”خوش آمدید۔ جناب مائیکل اور مس مارگریٹ۔ میرا نام جیفرے ہے اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ آپ کو ہمارا کلب پسند آیا ہے“...... جیفرے نے اٹھ کر باقاعدہ ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عمران نے اس سے مصافحہ کیا لیکن جولیا اس دوران صوفے پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔ جیفرے نے چونک کر ایک لمحے کے لئے جولیا کو دیکھا اور پھر ہونٹ بھینچے وہ واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

”ولنگٹن میں آپ کا کلب کہاں ہے۔ میں اکثر ولنگٹن جاتا رہتا ہوں“...... جیفرے نے مسکرا کر کہا۔ جولیا سے مصافحہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر چند لمحوں کے لئے جو تکدر سا چھایا تھا وہ اب دور ہو گیا تھا۔

”ہمارے کلب کا نام بلیو برڈ ہے۔ ویسے عام طور پر اسے ڈبل بی کلب بھی کہا جاتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے“...... جیفرے کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”کیوں نہیں ہو سکتا۔ مارکوٹینس چاہے تو پوری دنیا میں بلیو برڈ نام کے کلب قائم کر سکتا ہے“...... عمران ے کہا تو جیفرے کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

”آپ۔ آپ کون ہیں۔ اصل بات بتائیں۔ میرے پاس

کیوں آئے ہیں“...... جیفرے نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

”ماسٹر جیفرے۔ بہتر ہے کہ کھل کر بات ہو جائے۔ ہم نے بلیو برڈ کے سائنس دانوں کے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”سوری مسٹر۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں“...... جیفرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں یکلخت انتہائی سختی ابھر آئی تھی۔

”مس مارگریٹ۔ آپ باہر سیکرٹری کے پاس جائیں۔ میں نے ماسٹر جیفرے سے چند خاص باتیں کرنی ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”کیسی باتیں“...... جیفرے نے چونک کر کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے کو ہوا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ نجانے اس نے میز کی دراز سے نکالا تھا یا جیب سے۔

”مجھے یقین ہے مسٹر جیفرے کہ ہتھیاروں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ کو معلوم تو ہو گا کہ بلیو برڈ گروپ ان دنوں پاکیشیا سے چوری کئے جانے والے ایک فارمولے کے ورکنگ نوٹس پر کام کر رہا ہے اور ہم نے یہ ورکنگ نوٹس واپس لینے ہیں“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ کا نام علی عمران ہے“...... اچانک جیفرے نے کہا تو

عمران چونک پڑا۔

"یہ نام آپ کو کس نے بتایا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرے والد لارڈ ہمفرے نے"...... جیفرے نے جواب دیا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ کیا تم واقعی لارڈ ہمفرے کے بیٹے ہو"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں لارڈ ہمفرے کا چھوٹا بیٹا ہوں۔ بیٹھو۔ میں اب تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"...... جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین پسٹل واپس دراز میں رکھ دیا تھا۔

"مختصر بات کرنا کیونکہ میرے ساتھی باہر ہال میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ایسا ہے کہ آپ سب لوگ بلیو سٹار کلب پہنچ جائیں۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ پھر وہاں بیٹھ کر تفصیل سے بات ہو گی"...... جیفرے نے کہا۔

"کس کی جگہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی کی جگہ ہے جس کے لئے آپ آئے ہیں۔ ڈیڈی نے مجھے آپ کے بارے میں خصوصی ہدایات دی ہیں"...... جیفرے نے کہا۔

"او کے۔ ہم بلیو سٹار کلب پہنچ رہے ہیں۔ وہاں ہم ہال میں ہی ہوں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ کاؤنٹر پر لارڈ ہمفرے کا نام لیں گے تو وہ آپ کو سپیشل روم میں پہنچا دیں گے"...... جیفرے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ باہر آیا تو جیفرے کی لیڈی سیکرٹری بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ جولیا بڑے چوکنے انداز میں وہاں موجود تھی۔

"آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ اتنی جلدی واپسی"...... جولیا نے کہا۔

"ایک اور جگہ تفصیل سے بات ہو گی۔ اب یقیناً مسئلہ حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہال میں پہنچے تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کر دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے باہر آتے ہی پوچھا۔

"حالات اچانک موافق ہو گئے ہیں۔ ماسٹر جیفرے لارڈ ہمفرے کا چھوٹا بیٹا ہے اور لارڈ ہمفرے ایکریمین ریڈ ایجنسی کا بڑے طویل عرصے تک چیف رہا ہے۔ وہ انتہائی سمجھ دار اور دور اندیش آدمی ہے۔ جیفرے کو جب معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران یہاں آ رہے ہیں تو اس نے اپنے ڈیڈی لارڈ

ہمفرے سے بات کی اور لارڈ ہمفرے نے اسے چند خصوصی ہدایات دی ہیں اس لئے اب ہم ایک اور کلب میں جا رہے ہیں جہاں تفصیل سے باتیں ہوں گی کیونکہ شاید اس کلب کی نگرانی ہو رہی ہے“...... عمران نے کہا۔ اس دوران وہ سب پارکنگ میں پہنچ گئے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ عمران نے سنبھال لی۔ اس کے ساتھ جولیا بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر ایک دوسرے میں گھس کر بیٹھ گئے۔

”کہاں جانا ہے ہم نے“...... صفدر نے عقب سے پوچھا۔

”بلیو سٹار کلب“...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار پارکنگ سے نکال کر کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر لے آیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک دومنزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئے۔ عمارت پر بلیو سٹار کلب کا نیون سائن بورڈ جل بجھ رہا تھا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا ہال کافی بڑا تھا اور اسے شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف خاصا بڑا کاؤنٹر تھا جس کے ایک کونے میں ایک لڑکی سٹول پر بیٹھی فون سننے میں مصروف تھی جبکہ کاؤنٹر پر موجود باقی تین لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”یس سر“...... فون سننے والی لڑکی نے اتنے لوگوں کو کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر چونک کر پوچھا اور رسیور رکھ دیا۔

”لارڈ ہمفرے سے ہماری ملاقات طے ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا سر“...... لڑکی نے بے اختیار سٹول سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

”یس میڈم“...... اس نوجوان نے جس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی تیزی سے قریب آ کر کہا۔

”ان صاحبان کو سپیشل میٹنگ روم میں پہنچاؤ۔ چھوٹے لارڈ ان کے وہاں منتظر ہیں“...... لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ آیئے سر“...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”آپ بڑے لارڈ کا انتخاب ہیں یا چھوٹے لارڈ کا“...... عمران نے مسکرا کر لڑکی سے کہا۔

”بڑے لارڈ کا“...... لڑکی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بڑھاپے کے باوجود خوش ذوقی قائم ہے“...... عمران نے کہا تو لڑکی کا چہرہ بے اختیار جگمگا اٹھا اور عمران آگے بڑھ گیا۔

”کیا تمہیں کسی حکیم نے نسخے میں لکھ کر دیا ہے کہ تم نے لڑکیوں سے فضول باتیں ضرور کرنی ہیں“...... جولیا نے جھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

’’اس سے بیٹری چارج ہو جاتی ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس دوران وہ راہداری میں چلتے ہوئے ایک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہے تھے۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جسے واقعی میٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

’’تشریف رکھیں‘‘...... اس نوجوان نے کہا جو انہیں یہاں تک لے کر آیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

’’آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے‘‘...... نوجوان نے پوچھا۔

’’ایپل جوس‘‘...... عمران نے کہا تو نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلایا اور واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس اندر داخل ہوا۔ ٹرالی میں ایپل جوس کے بڑے بڑے گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس اٹھا کر ان کے سامنے درمیانی میز پر رکھا اور پھر ٹرالی ایک طرف کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے گلاس اٹھایا اور منہ سے لگا کر ایک گھونٹ لیا۔

’’کیا یہ مشروب قابل اعتبار ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ہاں۔ لارڈ ہمفرے ہم سے کوئی دھوکہ نہیں کر سکتا‘‘...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد، بھاری جسم اور چوڑے اور بارعب چہرے کا مالک بوڑھا آدمی ہاتھ میں چھڑی پکڑے اس کا سہارا لے کر چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ماسٹر جیفرے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ عمران ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

’’بڑے طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے‘‘...... پہلے اندر داخل ہونے والے باوقار آدمی نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’شکر ہے کہ اس دنیا میں ہی ملاقات ہو رہی ہے‘‘...... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

’’خاتون و حضرات میرا نام لارڈ ہمفرے ہے۔ میں طویل عرصہ تک ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کا چیف رہا ہوں اور اس دوران عمران سے لڑائیاں بھی ہوئیں اور دوستی بھی چلتی رہی۔ آج ہماری ملاقات تقریباً آٹھ سال بعد ہو رہی ہے۔ یہ میرا بیٹا ہے جیفرے۔ تشریف رکھیں‘‘...... لارڈ ہمفرے نے جولیا اور عمران کے دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر انہیں بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کا بیٹا جیفرے بھی بیٹھ گیا۔

’’جیفرے نے آج سے چند روز پہلے مجھے بتایا کہ انہیں سرکاری طور پر آگاہ کیا گیا ہے کہ پاکیشیا سے سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران کی سرکردگی میں ناراک آ سکتی ہے اس لئے وہ چوکنا اور ہوشیار رہیں۔

چونکہ عمران کے بارے میں اکثر باتیں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے میرے بیٹے نے جب مجھے یہ بات بتائی تو میں سمجھ گیا کہ معاملات کیا ہو سکتے ہیں۔ میرا بیٹا بظاہر تو کلب چلاتا ہے لیکن دراصل اس کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ جب تمام صورت حال میرے سامنے آئی تو میں نے جیفرے کو ہدایت کی کہ اگر عمران یا اس کا کوئی ساتھی اس کے کلب پہنچ جائے تو وہ اس کے خلاف کوئی ایکشن لینے کی بجائے پہلے مجھے اس سے ملوا دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسے ہی عمران اس خاتون کے ساتھ جیفرے کے آفس پہنچا جیفرے نے عمران کو پہچان لیا اور اب ہم یہاں اس کلب میں موجود ہیں جو میری ذاتی ملکیت ہے اور اس کا کوئی تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے اور مجھے خوشی ہے کہ میں دنیا کے عظیم سیکرٹ ایجنٹوں سے مل رہا ہوں''...... لارڈ ہمفرے نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت بہار سی کھل اٹھی۔

''مجھے لگتا ہے کہ آخر میں یہی آواز آئے گی۔ کھایا پیا کچھ نہیں گلاس توڑا ایک روپیہ''...... اچانک عمران نے کہا تو لارڈ ہمفرے اور جیفرے دونوں چونک پڑے۔

''کیا۔ یہ کوئی لطیفہ ہے''...... لارڈ ہمفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہمارے ملک میں دو صاحبان کو گفتگو کرنے کا بے حد شوق تھا۔ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے وہ دونوں ایک ہوٹل میں جا کر بیٹھ گئے۔ ویٹر نے بار بار ان سے پوچھا کہ وہ کیا کھانا پینا پسند کریں گے لیکن باتوں کے دوران ایک صاحب میز پر پڑے ہوئے گلاس سے کھیل رہے تھے کہ اچانک گلاس نیچے گرا اور ٹوٹ گیا۔ ویٹر نے آ کر اس کی کرچیاں اکٹھی کیں۔ میز صاف کیا اور چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جب باتیں کر کے تھک گئے تو وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ دروازے کے قریب کاؤنٹر تھا جس پر ہوٹل کا مالک موجود تھا۔ ان دونوں کا خیال تھا کہ چونکہ انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں اس لئے انہوں نے ادائیگی نہیں کرنی ہے لیکن جب یہ دونوں کاؤنٹر تک پہنچے تو ان کے عقب سے ویٹر نے آواز دی کہ کھایا پیا کچھ نہیں گلاس توڑا ایک روپیہ اور مجھے لگتا ہے کہ ہم بھی یہاں باتیں کر کے اٹھ جائیں گے اور ہمیں کسی ٹوٹ پھوٹ کا جرمانہ دینا پڑ جائے گا''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو لارڈ ہمفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ جیفرے۔ تم جاؤ۔ گلاس کی قیمت میں خود ان سے وصول کر لوں گا''...... لارڈ ہمفرے نے اپنے بیٹے سے کہا۔

''یس ڈیڈی''...... جیفرے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سلام کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''ماشاء اللہ اس قدر سعادت مند بیٹا تو ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے۔ میرے ڈیڈی سمیت''...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار

قہقہوں سے گونج اٹھا اور سب سے بلند قہقہہ لارڈ ہمفرے کا تھا۔

"تمہاری باتوں کا مطلب میں سمجھتا ہوں عمران۔ اصل موضوع پر بات نہیں ہو رہی اور ہم ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے اس لئے جیفرے کو باہر بھیجا ہے کیونکہ جیفرے نے رازداری کا باقاعدہ حلف اٹھایا ہوا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی الجھن میں پڑے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر تم جیفرے تک پہنچ گئے ہو تو پھر معلومات حاصل کئے بغیر واپس بھی نہیں جاؤ گے اس لئے میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ مجھ پر یقین کرنا یا نہ کرنا تمہاری اپنی مرضی ہے"...... لارڈ ہمفرے نے کہا۔

"آپ پر تو ہمیں مکمل اعتماد ہے۔ آپ کے آنے سے پہلے میں نے اپنے ساتھیوں سے بھی یہی بات کہی ہے کیونکہ آپ بھی بزرگوں کی اس نسل میں سے ہیں جو اصولوں پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس اعتماد کا شکریہ۔ جیفرے نے جب مجھے تمہارے بارے میں بتایا تو میں نے اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ لوگی جسے ہر عمر کے مردوں کو لبھانے میں کمال حاصل ہے، نے پاکیشیا کے ڈاکٹر عارف کو چکر دے کر اس سے ورکنگ نوٹس حاصل کئے ہیں۔ وہ گئی تو دراصل پن کیمرہ لینے تھی لیکن اصل کیمرہ کسی ایسے سائنس دان کی تحویل میں تھا کہ وہ اسے کسی صورت حاصل نہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے ریڈ وولف کے

چیف کرنل رچرڈ سے بات کی تو کرنل رچرڈ نے مشورے کے بعد اسے اجازت دے دی کہ وہ ورکنگ نوٹس ہی لے کر آ جائے۔ یہاں کے سائنس دان خود ہی اس پر کام کر لیں گے۔ چنانچہ وہ ورکنگ نوٹس لے کر واپس آ گئی۔ مختصر یہ کہ ان ورکنگ نوٹس پر کام کر کے انہیں درست کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے سائنس دانوں کے ایک خاص گروپ کے پاس بھجوا دیا گیا۔ اس گروپ کا نام بلیو برڈ یا ڈبل بی ہے اور جیفرے نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے اس سے بلیو برڈ کی بات کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے اور اب تم اس کی تفصیل جاننا چاہتے ہو۔ تو اصل بات یہ ہے کہ اس گروپ کو انتہائی خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا سیٹ اپ کیا گیا ہے۔ آج تک اس گروپ کو کوئی ٹریس نہیں کر سکا۔ جہاں تک میری معلومات ہیں اس گروپ میں چوٹی کے دس سائنس دان شامل ہیں اور ان کا انچارج ڈاکٹر ہیری نام کا سائنس دان ہے اور جس طرح تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتظامی انچارج سیکرٹری خارجہ سر سلطان ہیں اس طرح اس گروپ کا انتظامی انچارج ناراک کا بہت بڑا گینگسٹر اور بدمعاش مارکوٹینس ہے۔ لیکن مارکوٹینس بالکل اسی طرح خفیہ رہتا ہے جس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو رہتا ہے"...... لارڈ ہمفرے نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب۔ آپ پلیز ایک بدمعاش سے چیف کا موازنہ

مت کریں۔ یہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوگا''...... اچانک جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نے صرف اپنی بات سمجھانے کے لئے یہ مثالیں دی ہیں ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ جناب چیف ایکسٹو اور جناب سر سلطان بہت نامور شخصیات ہیں۔ بہرحال مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ مجھے آپ کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے تھا''...... لارڈ ہمفرے نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر ہمیں واقعی گلاس توڑ کر واپس چلا جانا چاہئے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لارڈ ہمفرے بے اختیار ہنس پڑے۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ مارکوٹینس کے بغیر تم کسی صورت گروپ تک نہیں پہنچ سکتے اور مارکوٹینس کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ناراک کے مضافاتی علاقے ڈان ڈومنیز میں کاؤ بوائے نامی کلب کا وہ مالک ہے۔ اس کلب کا جنرل مینجر سپر ماسٹر کہلاتا ہے اور صرف وہی جانتا ہے کہ مارکوٹینس کس وقت کہاں موجود ہوسکتا ہے''...... لارڈ ہمفرے نے کہا۔

''یہ سپر ماسٹر تم سے تو بہت اچھی طرح واقف ہوگا''...... عمران نے کہا تو لارڈ ہمفرے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم ایسا سوچنے میں حق بجانب ہو عمران کہ تمہارے یہاں سے جانے کے بعد میں سپر ماسٹر کو فون کر کے تمہارے بارے میں اطلاع

دے دوں گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرا اب کسی گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ مجھے کسی سے کوئی دلچسپی ہے۔ میں صرف اپنے بیٹے جیفرے کو تمہارے ہاتھوں سے بچانا چاہتا تھا ورنہ یہ بات اسے بھی معلوم ہے لیکن وہ نوجوان ہے۔ وہ ہڈیاں تڑوا کر بھی یہ سب کچھ نہ بتاتا۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید میں خود سامنے نہ آتا۔ بہرحال مجھ پر اعتماد کرو۔ میں نے نہ تم سے کچھ چھپایا ہے اور نہ میری کسی سے کوئی بات ہوگی۔ تم سے پرانے تعلقات تھے جس کی تجدید کے لئے ہماری یہاں ملاقات ہوئی ہے''...... لارڈ ہمفرے نے کہا۔

''شکریہ لارڈ صاحب۔ امید ہے آئندہ جلد ملاقات ہوگی۔ لیکن کیا آپ کے پاس ڈان ڈومنیز کا تفصیلی نقشہ ہے۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ ناراک کے شمال مغرب میں ہے۔ یہاں سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر۔ نقشہ تمہیں کاؤنٹر سے مل جائے گا۔ اب مجھے اجازت۔ گڈ بائی''...... لارڈ ہمفرے نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سر جھکا کر اس نے سلام کیا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہال میں پہنچ چکا تھا۔ کاؤنٹر سے نقشہ لے کر وہ سب کلب سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ڈان ڈومنیز کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کاؤ بوائے کلب کے سپیشل آفس میں چوڑے چہرے اور سانڈ کی طرح پھیلے ہوئے جسم کا مالک ایک آدمی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ٹائی سرخ رنگ کی تھی۔ اس کی ٹھوڑی کسی ہتھوڑے جیسے تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیز شیطانی چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور اس پر بالوں کا ٹوکرہ سا رکھا نظر آ رہا تھا۔ اس آدمی کا مجموعی تاثر یہ تھا کہ وہ سفاک اور بھیڑیے کی سی خصوصیات رکھنے والا آدمی تھا۔ یہ مارکوٹینس تھا جس کا نام پورے ناراک میں شیطان کی طرح مشہور تھا۔ لیکن وہ خود ناراک سے دو سو میل دور اس چھوٹے سے قصبے میں رہتا تھا۔ یہاں اسے سب سپر ماسٹر کہتے تھے۔ اسی کلب کی سب سے اوپر والی منزل پر اس کی رہائش گاہ تھی۔ یہ پوری منزل اس کے لئے ریزرو تھی اور اس کی اجازت کے بغیر انسان تو انسان کوئی پرندہ

بھی اس منزل پر نہیں جا سکتا تھا۔ البتہ یہاں پانچ خوبصورت لڑکیاں مستقل طور پر رہتی تھیں۔ یہ سپر ماسٹر کی خاص عورتیں تھیں جن کا کام اس کی خدمت کرنا تھا اور انہیں اس منزل سے نیچے یا باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ سپر ماسٹر کس وقت آرام کرنے اوپر چلا جائے یہ اس کی اپنی مرضی تھی اور کس وقت اوپر سے آفس میں آ کر بیٹھ جائے یہ بھی اس کی اپنی مرضی تھی۔ وہ بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سپر ماسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"دارالحکومت سے لوگی کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لوگی کی۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... سپر ماسٹر نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ لوگی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کی آواز اور لہجے سے ہی لگتا تھا کہ وہ کراہتے ہوئے بات کر رہی ہے۔

"سپر ماسٹر بول رہا ہوں لوگی۔ کیا بات ہے۔ یہ تمہاری آواز میں کراہ کیوں شامل ہے"...... سپر ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شدید زخمی ہوں۔ گو میں نے بینڈیج کرا لی ہے لیکن اس کے باوجود زخم گہرے ہونے کی وجہ سے بولنے سے درد اور تکلیف

ہوتی ہے‘‘...... لوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
’’اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا‘‘...... سپر ماسٹر نے چونک کر پوچھا۔
’’یہی بات بتانے کے لئے تو میں نے تمہیں کال کی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے گروپ بلیو برڈ کو تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ اس گروپ کا لیڈر عمران ہے لیکن یہ گروپ تو شاید ابھی ناراک نہیں پہنچا البتہ اس عمران کا شاگرد ٹائیگر یہاں پہنچ چکا ہے۔ میرے آدمیوں نے اسے چیک ہونے پر اغوا کر کے ایک پوائنٹ پر پہنچا دیا۔ میں اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے وہاں گئی تو اس سے معلوم ہوا کہ اسے معلومات ملی ہیں کہ اس گروپ کا سراغ ڈان ڈومنیز کے کاؤ بوائے کلب کے سپر ماسٹر سے مل سکتا ہے اور وہ وہاں جانا چاہتا تھا کہ اسے اغوا کر لیا گیا۔ اس پوائنٹ پر میرا ایک ہی آدمی تھا۔ میں نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنے آدمی سے کوڑا منگوا کر اس ٹائیگر پر کوڑے برسانے کا حکم دیا ہی تھا کہ اچانک اس کی رسیاں کھل گئیں۔ میرے آدمی جانسن نے اسے رسی کی مدد سے کرسی پر باندھ رکھا تھا۔ اس سے غلطی ہو گئی کہ اس نے درست طور پر گانٹھ نہ لگائی تھی۔ چنانچہ اس نے آزاد ہوتے ہی کوڑا جانسن سے چھین لیا اور اس کے بعد باوجود کوشش کے ہم اس سے کوڑا واپس حاصل نہ کر سکے اور اس نے جانسن کو تو اس قدر کوڑے مارے کہ وہ ہلاک ہو گیا جبکہ میں کوڑوں کی ضربوں سے بے ہوش ہو گئی اور وہ یہ سمجھا کہ ہم دونوں ہی ہلاک ہو گئے ہیں اس

لئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ اب مجھے ہوش آیا تو میں نے میڈیکل باکس کی مدد سے زخموں پر مرہم لگا کر بینڈیج کی اور پھر تمہیں فون کر رہی ہوں۔ وہ یقیناً تمہارے پاس ہی پہنچے گا‘‘...... لوگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
’’اس کا حلیہ کیا ہے‘‘...... سپر ماسٹر نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔
’’وہ مقامی میک اپ میں ہے اور اس کا میک اپ سپر میک اپ واشر سے چیک کیا گیا لیکن میک اپ واش نہیں ہوا۔ البتہ بعد میں اس نے خود ہی بتا دیا تھا کہ وہ ٹائیگر ہے اور میک اپ میں ہے‘‘...... لوگی نے جواب دیا۔
’’تم اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دو‘‘...... سپر ماسٹر نے اس بار تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے لوگی نے تفصیل بتا دی۔
’’یہ اکیلا ہے یا اس کا کوئی ساتھی بھی ہے‘‘...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔
’’اکیلا ہے‘‘...... لوگی نے جواب دیا۔
’’اوکے۔ اب تم بے فکر رہو۔ تمہارا انتقام بھی اس سے لیا جائے گا‘‘...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔
’’یس۔ سارڈوم بول رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپر ماسٹر بول رہا ہوں"...... سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سپر ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو"...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوگی کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ حلیہ بتانے کے بعد اس نے قدوقامت اور لباس کی تفصیل بھی بتا دی کیونکہ لوگی نے قدوقامت کے ساتھ ساتھ لباس کی بھی تفصیل بتا دی تھی۔

"یس سپر ماسٹر"...... سارڈوم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ آدمی دارالحکومت سے ڈان ڈومنیز آ رہا ہے یا پہنچ چکا ہو گا اور یقیناً ہمارے کلب میں ہی آئے گا۔ تم پورے علاقے میں اسے فوری چیک کراؤ اور جیسے ہی اور جہاں بھی وہ نظر آئے اسے گیس سے بے ہوش کر کے نمبر فور میں پہنچا دو اور پھر مجھے کال کرو"۔ سپر ماسٹر نے کہا۔

"زندہ یا مردہ"...... سارڈوم نے کہا۔

"احمق آدمی۔ گیس سے بے ہوش کرنے کا کہا ہے تاکہ میں اس سے پوچھ گچھ کر سکوں کہ ڈان ڈومنیز اور میرے بارے میں اسے کس نے بتایا ہے"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔ یہ عام آدمی نہیں بلکہ انتہائی تربیت یافتہ ہے"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"یس سپر ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سپر ماسٹر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"براؤن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپر ماسٹر فرام دس اینڈ"...... سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے بولنے والا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سارڈوم کو میں نے حکم دیا ہے کہ وہ ایک آدمی کو بے ہوش کر کے تمہارے پوائنٹ پر پہنچا دے۔ تم نے اسے زنجیروں میں جکڑ دینا ہے کیونکہ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے ہر طرح سے محتاط رہنا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں خود پوائنٹ فور پر آ کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"یس سپر ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سپر ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"سارڈوم بول رہاہوں سپر ماسٹر"...... دوسری طرف سے سارڈوم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔کیا رپورٹ ہے"...... سپر ماسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ یہ آدمی ٹیکسی میں سوار ہو کر یہاں پہنچا اور سیدھا ہمارے کلب کے سامنے ٹیکسی سے اترا۔ اس کے اترتے ہی ہم اس کو پہچان گئے۔ٹیکسی کے واپس جانے کے بعد وہ کلب میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس پر گیس اٹیک کر کے اسے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر آپ کے حکم کے مطابق اسے پوائنٹ فور پر پہنچا دیا گیا ہے"۔ سارڈوم نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔ دوسری طرف کچھ دیر گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"براؤن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے براؤن لی آواز سنائی دی۔

"سپر ماسٹر بول رہاہوں"...... سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ میں آپ کو ابھی کال کرنے ہی والا تھا۔ سارڈوم کے آدمی ایک بے ہوش آدمی کو یہاں پہنچا گئے ہیں اور میں نے اسے زنجیروں میں جکڑ دیا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"اسے جس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس کا اینٹی موجود ہے تمہارے پاس"...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔

"یس سر"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میرے آنے تک اسے ہوش میں مت لانا"...... سپر ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ ایک خیال کے تحت اس نے فون کا رسیو راٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میں پوائنٹ فور پر جا رہا ہوں۔ اگر کوئی ضروری کال آ جائے تو وہاں فون کر دینا ورنہ عام حالات میں مجھے ڈسٹرب مت کرنا"...... سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سپر ماسٹر نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر کے تاریک ذہن میں اس طرح روشنی ابھری جیسے اندھیرے میں پھلجھڑی جلتی ہے اور پھر چند لمحوں بعد یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو اپنے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اپنے آپ کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے دیکھا کہ وہ دیوار کے ساتھ کنڈوں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کے دونوں بازو اوپر کر کے کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ دونوں پیر بھی دیوار میں نصب کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ سامنے ایک کرسی پر گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے کاندھے چوڑے اور جسم پھیلا ہوا تھا۔ چہرہ چوڑا اور ٹھوڑی کسی ہتھوڑے کی مانند آگے کی طرف نکلی ہوئی تھی۔ وہ کرسی پر اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کسی مملکت کا فاتح ہو اور ابھی اس کی تاج پوشی ہونے والی ہو۔ اس کی نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی کرسی کے ساتھ ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان بھی موجود تھا۔ اس کی بیلٹ سے کوڑا لٹک رہا تھا جبکہ اس کے کاندھے سے مشین گن بھی لٹک رہی تھی۔ اس کی نظریں بھی ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"تو تم دراصل پاکیشیائی ہو اور تمہارا نام ٹائیگر ہے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اچانک بھاری لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے سپر ماسٹر کہتے ہیں۔ کاؤ بوائے کلب کا سپر ماسٹر۔ تم اس وقت پوائنٹ فور پر موجود ہو اور یہ براؤن ہے۔ اس پوائنٹ فور کا انچارج۔ تمہارے بارے میں مجھے لوگی نے فون پر اطلاع دی تھی کہ تم نے اسے شدید زخمی کر دیا تھا اور تم وہاں سے نکل کر سیدھے میرے پاس آ رہے ہو۔ لوگی نے تمہارا حلیہ، قد و قامت اور لباس کی تفصیل بھی بتا دی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنے کلب میں تمہارے بارے میں تفصیلات پہنچا دیں۔ تم ٹیکسی سے اتر کر کلب میں داخل ہوئے تو تمہیں میرے حکم پر بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا"...... سپر ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کو پہلی بار

احساس ہوا کہ لوگی کو زندہ چھوڑ کر اس سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ اسے دراصل یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ فون وہیں کمرے میں ہی موجود تھا اور لوگی آسانی سے فون کر کے اس کے بارے میں اطلاع دے سکتی ہے لیکن ظاہر ہے اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

"تو تم وہ مارکوٹینس ہو جسے خفیہ سمجھا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو سپر ماسٹر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون مارکوٹینس"...... سپر ماسٹر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"مجھے لوگی نے بتا دیا ہے اس لئے اب انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ البتہ اس دوران اس کی انگلیاں کڑوں پر بٹن تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔ چونکہ اس کے ہاتھ اس کے سر سے کافی بلند تھے اور شاید سپر ماسٹر اور براؤن کو یہ تصور بھی نہ تھا کہ ان کڑوں کو اس انداز میں بھی کھولا جا سکتا ہے اس لئے وہ دونوں پوری طرح مطمئن تھے۔

"تم مارکوٹینس کو کیوں تلاش کر رہے ہو"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"تاکہ اس سے بلیو برڈ نامی سائنس دانوں کے گروپ کا ایڈریس معلوم کیا جا سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو اب یہ بات کنفرم ہو گئی کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور

پاکیشیائی فارمولے کے پیچھے آئے ہو جس پر اس گروپ کے سائنس دان کام کر رہے ہیں۔ بہرحال ویری سوری۔ اب چونکہ تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے اس لئے ایسا ممکن نہیں ہے"۔ سپر ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اس کا اندازہ ہو گیا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ مرتے ہوئے میں کم از کم اس حد تک مطمئن ہو کر مروں کہ میں نے اس گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ کیا تم یہ تفصیلات بتاؤ گے"...... ٹائیگر نے کہا تو سپر ماسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے سنا ہوا ہے کہ ایشیائی انتہائی جذباتی اور احمق ہوتے ہیں۔ آج تمہاری باتیں سن کر مجھے یقین آ گیا ہے۔ تم نے ابھی مر جانا ہے۔ میں صرف تم سے چند باتیں اس لئے کر رہا ہوں تاکہ معلوم کر سکوں کہ تم اکیلے ہو یا تمہارے ساتھ اور بھی ساتھی ہیں اور تم الٹا مجھ سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہو"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لوگی نے جھوٹ بولا تھا کہ تم مارکوٹینس ہو۔ تمہیں خود معلوم نہیں ہے"...... ٹائیگر نے ایک اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی تم جو چاہو سمجھتے رہو۔ بہرحال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں اس لئے اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... سپر ماسٹر نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی کرسی کے قریب کھڑا براؤن تیزی سے حرکت میں آ گیا اور اس نے اپنے

کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر سپر ماسٹر کی طرف بڑھا دی۔

''ارے۔ اس سے تو یہ آسانی سے مر جائے گا۔ اس نے لوگی کو شدید زخمی کیا ہے۔ اسے اس کی عبرتناک سزا ملنی چاہئے''...... سپر ماسٹر نے براؤن سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔

''لیس سپر ماسٹر''...... براؤن نے مختصر سا جواب دیا۔

''کوڑا بیلٹ سے نکالو اور شروع ہو جاؤ۔ جب تک اس کی روح کوڑے کھاتے ہوئے نہ نکل جائے تم نے ہاتھ نہیں روکنا''۔ سپر ماسٹر نے لطف لینے والے لہجے میں کہا اور مشین گن واپس کر کے وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ شاید فطری طور پر اذیت پسند آدمی تھا اس لئے اب اس کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''لیس سپر ماسٹر''...... براؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو دوبارہ کاندھے سے لٹکایا اور بیلٹ میں ہک شدہ کوڑے کو بیلٹ سے علیحدہ کرنے لگ گیا جبکہ ٹائیگر نے بھی اب ایکشن میں آنے کا ارادہ کر لیا تھا کیونکہ وہ سپر ماسٹر جیسے بدمعاشوں کی فطرت سمجھتا تھا۔ وہ اچانک ٹائیگر پر برسٹ چلانے کا فیصلہ بھی کر سکتا تھا۔ ٹائیگر کی انگلیاں کڑوں میں موجود بٹنوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے لئے اصل مسئلہ پیروں میں موجود کڑے تھے لیکن بہرحال اس نے ایک پلاننگ سوچ لی تھی اور پھر جیسے ہی براؤن نے کوڑا بیلٹ سے نکالا ٹائیگر کی انگلیوں نے حرکت کی اور ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ا[illegible]

گئیں۔ اسی لمحے براؤن نے آگے بڑھ کر کوڑے کو ہوا میں لہرایا تاکہ کوڑے کی مخصوص آواز پیدا ہو سکے اور چونکہ وہ پہلے ہی ٹائیگر کے قریب آ چکا تھا اور پھر وہ کوڑا مارنے کے لئے اچھلا ہی تھا کہ ٹائیگر کا جسم کسی تیر کی طرح آگے بڑھا۔ اس کے پیر تو جکڑے ہوئے تھے لیکن دونوں ہاتھ اور اوپر والا جسم آزاد ہو گیا تھا اس لئے ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو آگے کی طرف جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے براؤن چیختا ہوا اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا عقب میں کرسی پر بیٹھے ہوئے سپر ماسٹر سے جا ٹکرایا اور دونوں کی چیخوں کے ساتھ ساتھ کرسی کے ٹوٹنے کی مخصوص کڑکڑاہٹ سے ماحول گونج اٹھا۔ کوڑا براؤن کے ہاتھ سے نکل کر وہیں گر گیا تھا جبکہ الٹ کر گرنے کی وجہ سے مشین گن اس کے کاندھے سے علیحدہ ہو کر ایک سائیڈ پر جا گری تھی۔ ٹائیگر نے براؤن کے سینے پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اپنے پیروں پر جھک گیا اور پھر جیسے ہی سپر ماسٹر اور براؤن قلابازی کھا کر اٹھے اسی لمحے ٹائیگر پیروں میں موجود کڑوں سے بھی آزادی حاصل کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی گرم سلاخیں اس کے جسم میں جگہ جگہ اترتی چلی جا رہی ہوں اور وہ نیچے گر گیا۔ اس کا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے ذبح ہوتی [illegible] پیروں کے کڑے کھولنے کے دوران

سپر ماسٹر نے مشین پسٹل نکال لیا تھا اور اس کے سیدھے ہوتے ہی اس پر فائر کھول دیا۔

''یہ تو ختم ہوا۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک آدمی تھا''...... سپر ماسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا جبکہ براؤن ایک طرف پڑی ہوئی اپنی مشین گن کی طرف بڑھ گیا تھا۔ ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی مر رہا ہو اور کمرے میں موجود ہر چیز جیسے اپنا وجود کھوتی جا رہی ہو کہ اچانک اس کے ذہن پر عمران کی شبیہہ نمودار ہوئی اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے عمران اسے کہہ رہا ہو کہ وہ اس کا شاگرد ہونے کے باوجود ایک عام سے بدمعاش کے ہاتھوں ہٹ ہو گیا ہے اور یہ خیال ذہن پر ابھرتے ہی جیسے ٹائیگر کے جسم میں انتہائی طاقتور برقی رو دوڑنے لگی اور اس کا آہستہ آہستہ لرزتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے ٹائیگر کو صرف ایک لمحے کے لئے احساس ہوا کہ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود ہے۔ اس کے ذہن پر اب سیاہی سی چھاتی جا رہی تھی لیکن دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں پتھر بن کر اٹک رہا ہو اور پھر اس کے تمام احساسات جیسے کسی گہری دلدل میں اترتے چلے گئے۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی تھا کہ آخرکار اس کی موت کا وقت بھی آ ہی گیا۔

عمران نے کاؤ بوائے کلب کا ماحول دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو کار میں ہی بیٹھے رہنے کے لئے کہا اور خود وہ اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب کا ماحول انتہائی گھٹیا تھا۔ وہاں ہال میں طوائف نما عورتیں اور گھٹیا طبقے کے مرد ایسی شرمناک حرکتوں میں مصروف تھے کہ عمران کا دل چاہا کہ وہ واپس چلا جائے لیکن پھر دل پر پتھر رکھ کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں طوائف نما دو عورتیں انتہائی کم لباس میں موجود تھیں۔

''لیں مسٹر''...... ایک عورت نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر عمران کو دیکھ کر یکلخت انتہائی پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سپر ماسٹر سے ملنا ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''وہ ابھی کچھ دیر پہلے کہیں گئے ہیں''...... اس عورت نے

جواب دیا۔

"کہاں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی سپیشل سیکرٹری کو معلوم ہو گا لیکن وہ تمہیں نہیں بتائے گی۔ ہاں اگر تم وعدہ کرو کہ آج رات میرے ساتھ گزارو گے تو میں اس سے پوچھ کر بتا سکتی ہوں"...... اس عورت نے کہا۔ اس کا چہرہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران پر بری طرح ریشہ خطمی ہو رہی ہے۔ ویسے عمران کی شخصیت اور وجاہت وہاں موجود تمام افراد سے یکسر مختلف تھی۔

"واہ۔ یہ تو میرے لئے بہت بڑا انعام ہو گا کہ تم جیسی خوبصورت عورت ہم نشینی میں میسر آ جائے۔ فکر مت کرو۔ ڈنر کے بعد جتنی جی چاہے شراب پینا۔ خرچہ میرا ہو گا"...... عمران نے بڑے بازاری سے لہجے میں کہا تو اس عورت کی آنکھوں میں چمک تیز ہو گئی۔

"میرا نام مارتھا ہے اور شام کو چھ بجے میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی۔ میں سات بجے ہوٹل گریفن پہنچ جاؤں گی۔ وہ اس علاقے کا سب سے شاندار ہوٹل ہے"...... مارتھا نے باقاعدہ تفصیل سے پروگرام طے کرتے ہوئے کہا۔

"شرط وہی ہے کہ تم درست طور پر معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ سپر ماسٹر کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو اس عورت نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارتھا بول رہی ہوں کاؤنٹر سے"...... مارتھا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"سپر ماسٹر کہاں ہے جولین۔ دارالحکومت کی ایک بہت بڑی پارٹی ان سے ملنا چاہتی ہے۔ لاکھوں ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے"۔ مارتھا نے کہا اور پھر وہ چند لمحے خاموش رہی۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو مجبوری ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پارٹی کو کل کا وقت دے دیتی ہوں"...... مارتھا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم سپر ماسٹر سے کیوں ملنا چاہتے ہو"...... مارتھا نے پوچھا۔

"جیسے تم نے خود بتایا ہے۔ وہی بات ہے اور تمہارا بھی معقول حصہ ہو گا اور ساتھ ہی رات بھی مست انداز میں گزرے گی"۔ عمران نے بڑے اوباشانہ انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"وہ پوائنٹ فور پر ہے اور جب وہ وہاں ہو تو کسی سے نہیں ملتا"...... مارتھا نے کہا۔

"کیوں۔ کیا پوائنٹ فور پرستان میں ہے"...... عمران نے کہا تو مارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"پرستان نہیں سلاٹر ہاؤس کہو۔ وہاں وہ اپنے دشمنوں کو لے جاتا ہے اور پھر ان پر تشدد کی انتہا کر دیتا ہے۔ اب بھی اس کی سیکرٹری بتا رہی تھی کہ اس کے حکم پر کسی ایشیائی کو جو اپنی شامت آنے پر خود ... ا بے ہوش کر کے پوائنٹ فور پر پہنچایا

گیا ہے اور پھر سپر ماسٹر خود وہاں گیا ہے۔ سیکرٹری بتا رہی تھی کہ سپر ماسٹر کو گئے ہوئے بیس پچیس منٹ ہو گئے ہیں''...... مارتھا نے کہا تو عمران ایشیائی کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

''ایشیائی کا یہاں کیا کام''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ ہو گا کوئی کام۔ مجھے تو سپر ماسٹر کی پرسنل سیکرٹری نے بتایا ہے۔ تم کل اس سے مل لینا۔ اب تو وہ اس ایشیائی کی کھال ادھیڑنے میں مصروف ہو گا''...... مارتھا نے کہا۔

''یہ پوائنٹ فور ہے کہاں۔ جب میں سپر ماسٹر کو خصوصی حوالہ دوں گا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر مجھ سے ملنے پر تیار ہو جائے گا اور پھر فارغ ہو کر رات کو ہم دونوں خوب انجوائے کریں گے''...... عمران نے کہا تو مارتھا نے پوائنٹ فور کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''تم کبھی گئی ہو وہاں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ دو تین بار گئی ہوں۔ وہاں کا انچارج براؤن مجھے لے گیا تھا''...... مارتھا نے کہا۔

''وہاں صرف براؤن ہی ہوتا ہے یا زیادہ لوگ ہوتے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ براؤن وہاں اکیلا رہتا ہے۔ ویسے براؤن دس آدمیوں سے زیادہ طاقتور ہے اس لئے تو سپر ماسٹر نے اسے پوائنٹ فور کا انچارج بنایا ہوا ہے''...... مارتھا نے جواب دیا۔

''او کے۔ پھر رات کو ہوٹل گریفن میں ملاقات ہو گی''...... عمران

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایشیائی کا لفظ سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے لیکن کوئی ایسا ایشیائی اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا جو یہاں پہنچا ہو۔ بہرحال اب وہ جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ اس کے ساتھی کار سے نکل کر باہر کھڑے تھے۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کا چہرہ بے حد متوحش سا ہو رہا ہے''...... صفدر نے اس کے قریب آتے ہی چونک کر کہا۔

''نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے اسے کسی نے مٹھی میں لے کر دبا دیا ہو''...... عمران نے جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے''...... جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں ایک دوسرے میں پھنس کر بیٹھ گئے۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار اس قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی جیسے سڑک پر دوڑنے کی بجائے ہوا میں اڑتی ہوئی جا رہی ہو۔

''کیا ہوا ہے۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے''...... جولیا نے عمران کی

حالت دیکھ کر انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو صرف اتنا معلوم ہوا کہ یہاں سپر ماسٹر کے پوائنٹ فور پر جو اس کا ٹارچنگ اور کلنگ پوائنٹ ہے کسی ایشیائی کو لے جایا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

''ایشیائی۔ کون ایشیائی''...... تقریباً سب نے چونک کر کہا۔

''یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میری عزیز ترین چیز مجھ سے چھینی جا رہی ہو''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ایشیائی کون ہو سکتا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے بھی قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ اب وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو گا''...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ کافی سپیڈ سے کار چلانے کے بعد وہ جلد ہی ایک کالونی میں داخل ہو گئے۔ پھر عمران نے ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے گاڑی روکی اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اندر مشین گن کی فائرنگ ہو رہی ہے''...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس قدر تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا جیسے اس کے جسم میں بجلیاں بھر گئی ہوں۔ اندر کود کر اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور دوڑتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر جا رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر۔ اوہ۔ اس کی حالت خراب ہے''...... یکلخت عمران کے ساتھیوں کو اندر سے عمران کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھی ٹائیگر کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔ جب وہ سب ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ ایک آدمی ہلاک ہو چکا تھا اور دوسرے کی ٹانگیں گولیوں سے چھلنی تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر ایک ایکریمین پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں اب بھی مشین گن موجود تھی اور اس کے سینے اور پہلوں سے خون بہہ رہا تھا۔

''یہ ٹائیگر ہے ٹائیگر۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ کیپٹن شکیل۔ میڈیکل باکس تلاش کرو اور تنویر تم پانی کی بوتلیں ڈھونڈو۔ جلدی کرو''...... عمران نے یکلخت اس ایکریمین کے سینے سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا تو سوائے جولیا کے سب بے اختیار مڑ کر باہر کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ جولیا وہیں دروازے کے قریب ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس کا چہرہ یکلخت پسینے سے بھیگ سا گیا تھا جبکہ عمران، ٹائیگر پر جھکا ہوا مخصوص انداز میں اس کے سینے پر مسلسل مالش کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتا ہوا اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود تھا جبکہ اس کے پیچھے تنویر ہاتھوں میں پانی کی بڑی بڑی بوتلیں پکڑے ہوئے اور صفدر ایک بڑے سے جگ میں پانی بھرے

اسے اٹھائے ہوئے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کیپٹن شکیل۔ اسے انجکشن لگاؤ۔ میں ہاتھ نہیں ہٹا سکتا ورنہ ٹائیگر ابھی آخری ہچکی پر پہنچ جائے گا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر کیپٹن شکیل نے عمران کی ہدایات پر میڈیکل باکس سے انجکشن اور سرنجیں نکال کر ٹائیگر کے دونوں بازوؤں میں یکے بعد دیگرے کئی انجکشن لگا دیئے۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ معاملہ کافی حد تک سنبھل گیا ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے انتہائی متشکرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کے سینے کی مالش بند کر دی۔

"ٹائیگر کو مشین پسٹل کی آٹھ گولیاں لگی ہیں اور نجانے اس حالت میں بھی اس نے کیسے مشین گن چلا لی ہے۔ بہرحال اب یہ گولیاں نکالنی ہوں گی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان دونوں نے مل کر ٹائیگر کا آپریشن کرنا شروع کر دیا۔ جولیا مستقل طور پر دروازے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر نے عمران کے کہنے پر تنویر کے ساتھ مل کر میڈیکل باکس سے سامان نکالا اور دوسرے زخمی کی ٹانگوں کی بینڈیج شروع کر دی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گولیوں سے چھلنی ہو گئی تھیں لیکن صرف زخم ہی زخم تھے۔ کوئی گولی اندر موجود نہ تھی اس لئے صفدر نے تنویر کے ساتھ مل کر اس کی ٹانگوں کی بینڈیج کر کے اسے طاقت کے دو انجکشن لگا دیئے۔ یہ آدمی ویسے تو شدید زخمی تھا

اور اس کی ٹانگوں سے خون فواروں کی طرح نکل رہا تھا لیکن اس کا جسم اس قدر پلا ہوا تھا کہ اتنا خون نکل جانے کے باوجود وہ ختم نہیں ہوا تھا ورنہ کوئی عام آدمی شاید کافی دیر پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہوتا۔

"یہی سپر ماسٹر ہے"...... عمران نے اٹھ کر اس آدمی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو حیرت ہو رہی ہے عمران صاحب کہ ٹائیگر کو آٹھ گولیاں لگنے کے باوجود اس نے بھاری مشن گن اٹھا کر چلا دی بلکہ اس نے اس حالت میں بھی دانستہ اس آدمی کی ٹانگوں پر فائرنگ کی ہے حالانکہ میرا خیال ہے جب اس نے فائرنگ کی ہے وہ یقیناً پوری طرح ہوش و حواس میں بھی نہ ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ٹائیگر اب مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے جانے لگ گیا ہے۔ لیکن اس سے لازماً کوئی نہ کوئی ایسی حماقت ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ مار کھا گیا ہے۔ اگر کلب میں مجھے ایشیائی کے بارے میں نہ بتایا جاتا اور میرا دل اس پر پریشان نہ ہوتا تو لازمی بات ہے کہ ہم اتنی جلدی یہاں نہ پہنچ سکتے تھے اور ایسی صورت میں ٹائیگر اور یہ سپر ماسٹر دونوں کا خاتمہ لازمی تھا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ٹائیگر کو کیا ٹاسک دے کر آپ نے اس مشن پر بھیجا

تھا“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”میں نے اسے یہ ٹاسک دے کر بھیجا تھا کہ بلیو برڈ گروپ کا نام بتا رہا ہے کہ اس گروپ کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہوگا اس لئے وہ یہاں پہنچ کر انڈر ورلڈ میں اس بارے میں معلومات حاصل کرے لیکن یہ ہم سے بھی پہلے سپر ماسٹر تک پہنچ گیا“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈاکٹر ہنری بلیو برڈ گروپ کا انچارج تھا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا اور ایکریمیا کا نامور سائنس دان تھا۔ اس وقت وہ اپنے آفس میں دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کسی انتہائی پریشانی میں مبتلا ہو۔ سامنے ایک فائل کھلی ہوئی پڑی تھی اور ڈاکٹر ہنری دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے خاموش بیٹھا فائل کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے فائل کے صفحے پر درج الفاظ سرے سے نظر ہی نہ آ رہے ہوں۔ اچانک ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ہنری نے چونک کر ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں“..... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

”ڈاکٹر جانسن بول رہا ہوں سر۔ ناراک سے“..... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر جانسن" ...... ڈاکٹر ہنری نے قدرے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سوری ڈاکٹر ہنری۔ میں نے ڈاکٹر روز ویلٹ سے اس پوائنٹ پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے لیکن وہ بھی درست طور پر اس کا کوئی حل نہیں نکال سکے کیونکہ اس پوائنٹ کو صرف بدلا نہیں گیا بلکہ خصوصی طور پر مسخ کیا گیا ہے۔ میں نے ایک خیال آنے پر ایک کمپیوٹرائزڈ پکچر ہاؤس کا بھی رخ کیا تا کہ اس مسخ شدہ پوائنٹ کی بڑی تصاویر نکلوا کر اسے پڑھا جا سکے لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکا" ...... ڈاکٹر جانسن نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں سپیشل ڈیفنس سیکرٹری کو ورکنگ پیپرز واپس بھجوا دوں اور کہہ دوں کہ ہمارا پورا گروپ جس کی ذہانت کی دھوم پوری دنیا میں ہے اور جس پر ایکریمیا لاکھوں ڈالر ماہانہ خرچ کرتا ہے وہ ایک معمولی سا کام بھی نہیں کر سکے" ...... ڈاکٹر ہنری نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ ڈاکٹر روز ویلٹ نے ایک حل بتایا تو ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا" ...... ڈاکٹر جانسن نے کہا تو ڈاکٹر ہنری بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا حل بتایا ہے" ...... ڈاکٹر ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر روز ویلٹ کے مطابق اس دنیا میں اس مسئلے کو اگر کوئی حل کر سکتا ہے تو وہ ایک نوجوان سائنس دان کر سکتا ہے۔ وہ پاکیشیا

کا رہنے والا ہے اور اس کا نام علی عمران ہے" ...... ڈاکٹر جانسن نے کہا تو ڈاکٹر ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشیا کا رہنے والا نوجوان سائنس دان۔ ڈاکٹر روز ویلٹ اسے کیسے جانتے ہیں" ...... ڈاکٹر ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر روز ویلٹ سے یہ بات پوچھی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے اور ان کا لہجہ اس قدر سخت تھا کہ مجھے مزید پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔ البتہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ عمران نامی سائنس دان جو آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کر چکا ہے پاکیشیا کے دارالحکومت میں کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے" ...... ڈاکٹر جانسن نے کہا۔

"اوہ۔ ڈاکٹر روز ویلٹ نے اگر یہ بات کی ہے تو کسی بھروسے پر ہی کی ہو گی ورنہ وہ تو اچھے اچھے سائنس دانوں کو بھی سرے سے سائنس دان ہی نہیں سمجھتے۔ ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ میں اس نوجوان سائنس دان سے ملاقات کے لئے کچھ کرتا ہوں" ...... ڈاکٹر ہنری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔ پھر اچانک اسے سپر ماسٹر کا خیال آ گیا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آ گیا کہ اگر سپر ماسٹر چاہے تو انتہائی آسانی سے پاکیشیا سے اس نوجوان سائنس دان کو اغوا کر کے یہاں لا سکتا ہے اور پھر اس سے رہائی کی شرط پر یہ الجھن دور کرائی جا سکتی ہے۔

چنانچہ یہ خیال آتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ کاؤ بوائے کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں۔ سپر ماسٹر سے بات کراؤ''۔ ڈاکٹر ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ باس سپر ماسٹر پوائنٹ فور پر ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ بغیر کسی اشد ضرورت کے میں انہیں وہاں کال نہ کروں۔ آپ فرمائیں اگر معاملہ اشد ضروری ہو تو میں کال کرتی ہوں انہیں''...... دوسری طرف سے سپر ماسٹر کی پرسنل سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ معاملہ اشد ضروری ہے۔ تم وہاں کا فون نمبر مجھے دے دو۔ میں خود بات کرلوں گا''...... ڈاکٹر ہنری نے کہا تو پرسنل سیکرٹری نے اسے نمبر بتا دیا۔ ڈاکٹر ہنری نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انہوں نے پرسنل سیکرٹری کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں۔ سپر ماسٹر سے بات کراؤ''۔ ڈاکٹر ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں۔ آپ نے یہاں فون کیوں کیا ہے''۔ دوسری طرف سے سپر ماسٹر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''سنو سپر ماسٹر۔ کیا تم پاکیشیا سے ایک نوجوان سائنس دان جس کا نام علی عمران ہے اور جس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے، کو اغوا کر کے یہاں منگوا سکتے ہو''...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

''کیوں۔ آپ کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''جن ورکنگ پیپرز پر ان دنوں کام ہو رہا ہے اس میں ایک پوائنٹ کو جان بوجھ کر مسخ کر دیا گیا ہے اور اب تک کی ہماری انتہائی کوشش کے باوجود یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ ناراک کے ڈاکٹر روز ویلٹ نے بتایا ہے کہ دنیا میں صرف ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ہے اور جو پاکیشائی ہے اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے۔ وہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ اگر تم اسے اغوا کر کے یہاں منگوا لو تو بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ اس عمران سے کب ملنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے سپر ماسٹر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں''...... ڈاکٹر ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس وقت وہ میرا مہمان ہے اور یہیں پوائنٹ فور پر ہی

موجود ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''کیا وہ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ہنری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''ضرور ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ بات آپ بتا دیں کہ یہ کام کب ہو گا کیونکہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور کسی بھی وقت واپس جا سکتا ہے اور اگر وہ واپس چلا گیا تو پھر اس سے ملاقات ناممکن ہو گی۔ پھر آپ کو اس سے ملنے پاکیشیا جانا پڑے گا''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں خود تمہارے پاس آ جاتا ہوں۔ کہاں ہے یہ پوائنٹ فور''...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

''آپ کہیں تو میں اسے لے کر آپ کے پاس آ جاؤں۔ اس طرح وہاں کھل کر باتیں ہو سکیں گی۔ یہاں تو میرے آدمی بھی موجود ہیں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''تم خود ساتھ آ جاؤ تو ٹھیک ہے''...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

''اوکے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ پھر ہم آ جائیں گے''۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہنری نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر روز ویلٹ کی بات غلط نہیں ہو سکتی اور یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت یہ آدمی سپر ماسٹر کا مہمان تھا۔

''عمران صاحب۔ ٹائیگر کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔ اسے دوسرے کمرے میں بیڈ پر لٹا دینا چاہئے ورنہ یہاں ہوش میں آ کر وہ بے اختیار اٹھنے اور حرکت کرنے کی کوشش کرے گا''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اگر یہ ایک دو گھنٹے مکمل آرام کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔ تم صفدر کے ساتھ مل کر اسے احتیاط سے اٹھاؤ اور دوسرے کمرے میں موجود بیڈ پر لٹا دو۔ میں تنویر کے ساتھ مل کر اس سپر ماسٹر کو کرسی پر ڈال کر ہوش میں لے آؤں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ اس حالت میں کچھ بتا سکے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس کی حالت خطرے سے بہرحال سو فیصد باہر ہے کیونکہ فائرنگ صرف اس کی ٹانگوں پر ہوئی ہے اور ہم زیادہ دیر یہاں نہیں

رک سکتے اس لئے اس سے پوچھ گچھ ضروری ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچا دیا گیا جبکہ سپر ماسٹر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا گیا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ تنویر''...... عمران نے کہا تو تنویر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑ کی زور دار آواز سے گونج اٹھا۔

''ارے۔ زخمی آدمی پر تشدد کر رہے ہو۔ ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آنا تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ان جیسے لوگوں کی ایک ایک رگ بھی کاٹ دی جائے تو کم ہے''...... تنویر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور کمرہ ایک بار پھر زور دار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی سپر ماسٹر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا تو تنویر پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا اور عمران پہلے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل باہر تھے۔ سپر ماسٹر نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی اور پھر اس کی نظریں ایک طرف پڑی ہوئی لاش پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

''تم۔ تم کون ہو اور وہ ٹائیگر کہاں ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اسے ہسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ تمہارا نام سپر ماسٹر ہے''۔ عمران نے نرم لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ گئے''...... سپر ماسٹر نے

کہا۔

''تو تم اصل مارکوٹینس ہو۔ جسے بلیو برڈ گروپ کے بارے میں علم ہے۔ بتاؤ کہاں ہے یہ گروپ''...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو تم بھی پاکیشیائی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔ کاش میں اس ٹائیگر کا فوری خاتمہ کر دیتا۔ اس نے مجھے میری زندگی کا سب سے بڑا دھچکا پہنچایا ہے۔ نجانے اس نے کس طرح اپنے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کرا لئے اور پھر اس نے براؤن کو جو اسے کوڑے مارنے جا رہا تھا مجھ پر اس طرح اچھال دیا کہ میں سنبھلا بھی نہ تھا کہ براؤن سمیت پیچھے فرش پر جا گرا۔ پھر یہ ٹائیگر یکلخت اپنے دونوں پیروں پر جھک گیا۔ اس دوران میں سنبھل گیا اور میں نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا۔ میں نے پورا برسٹ اس پر فائر کر دیا تھا لیکن نجانے وہ کس مٹی کا بنا ہوا ہے کہ اس قدر گولیاں لگنے کے باوجود اس نے نجانے کس طرح مشین گن اٹھا لی اور پھر براؤن کے ساتھ ساتھ میں بھی ہٹ ہو گیا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ وہ اس قدر سخت جان ہے تو میں اسے دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیتا''...... سپر ماسٹر اس طرح تیز تیز بولتا چلا گیا جیسے وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتا ہو۔

''اس کاش نے سینکڑوں نہیں ہزاروں بار ہم لوگوں کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بہرحال جو میں نے پوچھا ہے اس کا

جواب دو۔ بلیو برڈ گروپ کہاں ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ تم بار بار کیا نام لے رہے ہو۔ میں تو کسی ایسے گروپ کو نہیں جانتا''...... سپر ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تنویر۔ کیا خیال ہے''...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ ابھی طوطے کی طرح بولنا شروع کر دے گا''...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خیال رکھنا۔ اسے مرنا نہیں چاہئے ورنہ ہم اندھیرے میں رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ میں اس کی روح کو اس کے جسم سے باہر نہیں نکلنے دوں گا''...... تنویر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے یکلخت پوری قوت سے سپر ماسٹر کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔

''کمینے بزدل۔ زخمی کو مارتے ہو''...... سپر ماسٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر منہ کر کے تھوک دیا اور تنویر کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا جولیا میں سے کوئی کچھ کہتا کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور سپر ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور چند لمحوں بعد سپر ماسٹر کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران کا چہرہ یکلخت

پتھرا سا گیا تھا۔

''یہ تم نے کیا کیا تنویر۔ تمہیں عمران نے خاص طور پر منع کیا تھا کہ اسے مرنا نہیں چاہئے۔ اب کون بتائے گا اس گروپ کے بارے میں''...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری۔ جو کچھ اس نے کہا اور جو کچھ اس نے کیا وہ میری برداشت سے باہر تھا''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم خود اس سے نہیں اگلوا سکتے تھے۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ تنویر کی کیسی فطرت ہے۔ پھر تم نے یہ کام اس کے ذمے کیوں لگایا''۔ اس بار جولیا ساتھ بیٹھے ہوئے عمران پر چڑھ دوڑی تھی۔

''یہ موٹے دماغ کا آدمی تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تنویر اسے آسانی سے ہینڈل کر لے گا لیکن اب اس نے بات ہی ایسی کر دی اور تھوکنے والا کام بھی کر دیا کہ تنویر کسی صورت برداشت ہی نہ کر سکتا تھا اس لئے مجبوری ہے۔ اس کی موت بہرحال آئی ہوئی تھی''...... عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

''تم واقعی عظیم دل کے مالک ہو''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے عمران سے کہا۔

''یہاں سرے سے دل ہی نہیں رہا تم عظیم کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ بہرحال اب یہ باب تو ختم ہوا۔ اب چلیں یہاں سے''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اسی لمحے صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا

کمرے میں داخل ہوا۔

”عمران صاحب۔ فون کی گھنٹی بج رہی ہے“...... صفدر نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ آؤ شاید کوئی راستہ نکل آئے“...... عمران نے کہا۔

”راستہ ۔ کیا مطلب۔ اور یہ آدمی کیسے مارا گیا“...... صفدر نے چونک کر کہا۔ شاید اس کی توجہ اب سپر ماسٹر کی لاش کی طرف ہوئی تھی اور جولیا نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی جبکہ عمران اس دوران اس کمرے سے نکل کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”یس“...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں۔ سپر ماسٹر سے بات کراؤ“۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ اس بلیو برڈ گروپ کا انچارج سائنس دان ڈاکٹر ہنری ہے اور اب یہی ڈاکٹر ہنری اسے کال کر رہا تھا۔ پھر عمران کو یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ ڈاکٹر ہنری خود اس سے ملاقات کی بات کر رہا تھا اور جب اس نے ڈاکٹر روز ویلٹ کا نام لیا تو عمران سمجھ گیا کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا اس دوران اس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے ان کے آنے پر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے وہ سب عمران اور ڈاکٹر ہنری کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہے تھے۔ پھر عمران نے بطور سپر ماسٹر عمران کو ساتھ لے آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب۔ آپ کا نام ان لوگوں تک کیسے پہنچ گیا“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ڈاکٹر روز ویلٹ کا ایک سائنسی مسئلہ ایک بار میں نے باتوں باتوں میں حل کر دیا تھا۔ تب سے وہ مجھے سائنسی جادوگر کہتا ہے۔ اس گروپ نے کسی مسئلے کے لئے ڈاکٹر روز ویلٹ سے رابطہ کیا تو انہوں نے اس میں ناکام ہونے پر میرا نام بتا دیا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اسے یہاں بلانا تھا یا پھر اس سے اس کا ایڈریس پوچھنا تھا۔ اب آپ وہاں کیسے پہنچیں گے“۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جس طرح یہاں تم سب میرے اور ڈاکٹر ہنری کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے اس طرح یقیناً وہاں جہاں یہ گروپ کام کرتا ہے، بھی چند لوگ ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہے ہوں گے اور یہ بات بھی انہیں معلوم ہے کہ اس گروپ کا انچارج سپر ماسٹر یعنی میں ہوں تو میں اب جس انداز میں بھی ڈاکٹر ہنری سے اس کا ایڈریس پوچھتا تو وہ لوگ مشکوک ہو سکتے تھے اور وہاں صرف سائنس دان ہی نہ ہوں گے۔ سیکورٹی کے لوگ بھی ہوں گے اس لئے میں نے دانستہ ایسی کوئی بات نہیں کی“...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہلے وہ خود یہاں آنا چاہ رہا تھا لیکن آپ نے خود وہاں

جانے کی بات کر دی''...... صفدر نے کہا۔

''صرف ڈاکٹر ہنری کا خاتمہ ہمارا مشن نہیں ہے بلکہ اس پورے گروپ کو ہم نے کور کرنا ہے کیونکہ ان سب نے ورکنگ پیپرز پر کام کیا ہے اس لئے ان میں سے کسی ایک کے بچ جانے پر بھی مسئلہ خراب ہو سکتا ہے اور ان ورکنگ پیپرز کا حصول اور ان سب کا خاتمہ ہونے سے ہی مشن مکمل ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے۔ ظاہر ہے جس گہرائی میں عمران سوچ رہا تھا ان کے ذہن وہاں تک پہنچ ہی نہ پائے تھے۔

''لیکن اب کیسے اس کا پتہ معلوم کریں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کاؤ بوائے کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاؤ بوائے کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں۔ سپر ماسٹر سے بات کراؤ''۔ عمران نے ڈاکٹر ہنری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ سر آپ نے یہاں کلب کا نمبر پریس کیا ہے۔ سپر ماسٹر کا سپیشل نمبر پریس کریں''...... اس بار دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کیا نمبر ہے''...... عمران نے بڑی روا روی میں پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو سپر ماسٹر''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں''...... عمران نے اس بار سپر ماسٹر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ حکم باس''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''میں بار بار ڈاکٹر ہنری کا نمبر پوائنٹ فور سے پریس کر رہا ہوں لیکن رابطہ نہیں مل رہا۔ تم بتاؤ ڈاکٹر ہنری کا کیا نمبر ہے۔ کہیں مجھ سے غلطی تو نہیں ہو رہی''...... عمران نے سپر ماسٹر کی آواز اور لہجے میں کہا تو پرسنل سیکرٹری نے جلدی سے نمبر دوہرا دیا۔

''اوہ۔ میں واقعی غلط نمبر پریس کر رہا تھا۔ اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

”چیف کمشنر پولیس بول رہا ہوں“...... عمران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم سر“...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے چیک کر کے بتائیں کہ یہ نمبر کس کے نام اور کہاں نصب ہے لیکن خیال رکھیں انتہائی احتیاط سے چیک کریں۔ یہ انتہائی اہم ملکی مسئلہ ہے“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر ہنری کا نمبر بتا دیا۔

”ہولڈ کریں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس“...... عمران نے کہا۔

”جناب۔ یہ نمبر ڈاکٹر ہنری کے نام پر لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک ہنری ہاؤس میں نصب ہے“...... آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں نے انتہائی احتیاط سے دو بار چیک کیا ہے“۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ“۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”تو یہ گروپ لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں موجود ہے۔ تو اب چلیں۔ ٹائیگر کو رہائش گاہ پر چھوڑ دیا جائے اور ہم وہاں سے لارسن کالونی چلے جائیں گے“...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل رچرڈ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل رچرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''ناراک سے لوگی لائن پر ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لوگی۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں لوگی بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد لوگی کی قدرے کراہتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا تمہاری آواز کو۔ کیا تم بیمار ہو یا زخمی ہو''...... کرنل رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

''یس باس۔ میں شدید زخمی ہوں''...... دوسری طرف سے لوگی نے کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کس نے کیا ہے تمہیں زخمی۔ کیا ہوا ہے''۔ کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ میرے آدمیوں نے یہاں ایک ایکریمین کو مارک کیا جو انڈر ورلڈ میں بلیو برڈ گروپ کے بارے میں پوچھتا پھر رہا تھا۔ جس پر میرے حکم پر اسے اغوا کر کے میرے ایک پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ ہوش میں لانے پر جب میں نے اس سے پوچھ گچھ شروع کی تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا کے ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ٹائیگر ہے۔ یہ وہی ٹائیگر ہے جس کی وجہ سے پہلے ایلسا، ماریا اور راجر پاکیشیا میں ہلاک ہوئے تھے۔ میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ کے لئے اپنے پوائنٹ انچارج سے کہا کہ وہ اس پر کوڑے برسائے لیکن کام الٹ ہو گیا۔ ٹائیگر نے نجانے کس طرح راڈز کھول لئے اور پھر اس نے میرے آدمی سے کوڑا چھین لیا۔ میں نے اور میرے آدمی نے بے حد کوشش کی لیکن اس نے اس قدر تیزی سے ہم پر کوڑے برسائے کہ ہم سنبھل ہی نہ سکے اور پھر میں بے ہوش ہو گئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ میرے زخموں کی بینڈیج کر دی گئی تھی اور میرا پوائنٹ انچارج ہلاک ہو چکا تھا۔ اس ٹائیگر نے مجھے بتایا کہ اس نے میری بے ہوشی کے دوران میرے لاشعور کو ایکٹو کر کے معلوم کر لیا ہے کہ بلیو برڈ گروپ ڈان ڈومنیز نامی ٹاؤن

میں ہے اور اس کا انچارج مارکوٹینس سپر ماسٹر کہلاتا ہے اور کاؤ بوائے کلب میں بیٹھتا ہے۔ میں یہ سن کر حیران رہ گئی کیونکہ یہ بات گو مجھے معلوم تھی لیکن میں اسے اپنے سائے سے بھی چھپاتی تھی۔ پھر اس ٹائیگر نے بتایا کہ اب وہ سیدھا اس سپر ماسٹر کے پاس جا رہا ہے اور میں چونکہ شدید زخمی ہوں اس لئے وہ مجھے گولی نہیں مارے گا بلکہ میں اسی طرح راڈز میں جکڑی ہوئی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤں گی اور یہی میرے لئے سزا ہو گی اور پھر وہ چلا گیا۔ میں نے بڑی جدوجہد کے بعد اپنے آپ کو راڈز سے آزاد کیا اور پھر میں نے فون کر کے سپر ماسٹر کو ساری بات بھی بتا دی اور ٹائیگر کا حلیہ، قدوقامت اور اس کے لباس کی تفصیل بھی بتا دی تاکہ وہ اسے ختم کر سکے۔ اس کے بعد میں ہسپتال میں داخل ہو گئی تاکہ میرا پراپر علاج ہو سکے۔ اب میں خاصی حد تک ٹھیک ہو کر واپس اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر آئی ہوں تو میں نے سپر ماسٹر سے رابطہ کیا ہے۔ سپر ماسٹر کے کلب میں اس کی پرسنل سیکرٹری نے بتایا ہے کہ سپر ماسٹر نے اس آدمی کو کلب سے اغوا کرا کر اپنے پوائنٹ فور پر پہنچایا اور تب سے سپر ماسٹر بھی وہیں ہے لیکن اس نے مجھے پوائنٹ فور کا فون نمبر بتانے سے انکار کر دیا ہے اور ڈان ڈومنیز میں میرا کوئی واقف نہیں ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے تاکہ آپ وہاں اپنے ایجنٹ سے کہہ کر فائنل رپورٹ حاصل کر سکیں''...... لوگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی مارکوٹینس ہی سپر ماسٹر ہے اور یہ بلیو برڈ گروپ ڈان ڈومنیز میں ہی ہے''...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گروپ کا تو مجھے معلوم نہیں ہے البتہ سپر ماسٹر واقعی مارکوٹینس ہے''...... لوگی نے کہا۔

''اوکے۔ میں معلوم کراتا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے ڈان ڈومنیز کا رابطہ نمبر دیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل رچرڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''کاؤ بوائے کلب کا نمبر دیں''...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل رچرڈ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاؤ بوائے کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سخت اور چیختا ہوا تھا۔

”ولنگٹن سے کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ یہاں چیف سپروائزر مارش ہو گا اس سے بات کراؤ“...... کرنل رچرڈ نے بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو چیف۔ سپروائزر مارش بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ فوری طور پر کسی محفوظ فون سے میرے آفس کے ڈائریکٹ فون پر کال کرو“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل رچرڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”مارش بول رہا ہوں سر“...... دوسری طرف سے مارش کی آواز سنائی دی۔

”مارش۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سپر ماسٹر ہی دراصل مارکوٹینس ہے“...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو کرنل رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم نے مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا“...... کرنل رچرڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”سوری سر۔ یہ تو آپ کے پوچھنے پر میں نے بتایا ہے ورنہ میں نے رازداری کا حلف اٹھایا ہوا ہے کہ میں کسی کو اس بارے میں خود آگاہ نہیں کروں گا۔ ویسے بھی سپر ماسٹر اس معاملے میں اس قدر سخت ہے کہ اگر اس کو شک بھی پڑ جاتا کہ میں نے یہ بات کسی کو بتائی ہے تو میں کیا میرا پورا خاندان ختم کر دیا جاتا“...... مارش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اس کے پوائنٹ فور کو جانتے ہو“...... کرنل رچرڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں وہاں دو سال تک انچارج رہا ہوں۔ پھر میرا ٹرانسفر یہاں کلب میں کر دیا گیا اور اب وہاں براؤن انچارج ہے“...... مارش نے جواب دیا۔

”کیا کلب سے کسی کو اغوا کر کے پوائنٹ فور پر لے جایا گیا ہے“...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

”یس سر۔ مینجر مارٹن کے حکم پر ایک ایکریمین آدمی کو بے ہوش کر کے پوائنٹ فور پر پہنچایا گیا ہے اور پھر سپر ماسٹر خود بھی پوائنٹ

فور پر چلا گیا ہے''...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس آدمی کے انجام کے بارے میں معلوم کر کے مجھے بتاؤ لیکن جتنی جلدی ممکن ہو سکے''...... کرنل رچرڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ براؤن میرا گہرا دوست ہے۔ میں اسے فون کر کے معلوم کر لیتا ہوں''...... مارش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو۔ میں تمہاری کال کا انتظار کر رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''جس آدمی نے لوگی جیسی سپر ایجنٹ کو شدید زخمی کر دیا اور جس کی وجہ سے پاکیشیا میں ایلسا، ماریا اور راجر ہلاک ہو گئے وہ اس بدمعاش سپر ماسٹر کے قابو میں کیسے آ سکتا ہے''...... کرنل رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد جب فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے ایک لمحہ کی دیر بھی قیامت برپا کر دے گی۔

''یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''مارش بول رہا ہوں سر۔ میں نے پہلے براؤن کو فون کیا لیکن براؤن نے جب کافی دیر تک کوشش کے باوجود فون اٹنڈ نہ کیا تو میں خود پوائنٹ فور پر گیا اور یہاں تو جناب سپر ماسٹر اور براؤن کی

لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ آدمی جسے کلب سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا تھا وہ بھی غائب ہے''...... مارش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس ٹائیگر نے یہاں پہنچ کر بھی وہی کام کیا جو اس نے پہلے پاکیشیا میں ایلسا، ماریا اور راجر کے ساتھ کیا تھا۔ ویری بیڈ''...... کرنل رچرڈ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''جناب میں چونکہ یہاں دو سال تک انچارج رہا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اس سنٹر میں خفیہ کیمرے اور ڈکٹا فونز نصب ہیں اور یہاں ہونے والی ہر حرکت کی باقاعدہ فلم بنائی جاتی ہے اور تمام گفتگو بھی ریکارڈ ہوتی ہے۔ اگر آپ مجھے نصف گھنٹے کی مہلت دیں تو میں آپ کو تفصیل بتا سکتا ہوں کہ یہاں کیا ہوا ہے''...... مارش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم کرو۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا''۔ کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے۔ ایک آدمی اس انداز میں حیرت انگیز کارروائیاں کر گزرتا ہے۔ نہ ہی سپر ایجنٹس اس کے سامنے کوئی حیثیت رکھتے ہیں اور نہ ہی بڑے گینگسٹر، بدمعاش اور فائٹرز۔ آخر یہ کس ٹائپ کا آدمی ہے''...... کرنل رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ساتھ حیرت کی جھلکیاں بھی نمایاں تھیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ٹائیگر کی صلاحیتوں سے ذہنی طور پر مرعوب

ہو گیا ہو اور کافی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
پہلے کی طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"مارش بول رہا ہوں جناب۔ میں نے تمام حالات چیک کر
لئے ہیں۔ یہاں اس ٹائیگر کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا اور پھر
دیوار میں نصب کنڈوں میں اس کی کلائیاں اور پیر جکڑ دیئے گئے،
پھر اسے ہوش میں لایا گیا۔ اس وقت سپر ماسٹر بھی براؤن کے ساتھ
موجود تھا۔ پھر سپر ماسٹر نے جب ٹائیگر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تو
ٹائیگر نے اچانک اپنے دونوں ہاتھ کنڈوں سے آزاد کرا لئے اور
براؤن کے سینے پر زور دار ضرب لگا کر اس نے اسے سپر ماسٹر پر
پھینک دیا۔ پھر جب تک یہ دونوں سنبھلتے اس نے اپنے دونوں پیر
بھی آزاد کرا لئے۔ لیکن سپر ماسٹر نے اچانک جیب سے مشین پسٹل
نکال لیا اور اس نے ٹائیگر پر برسٹ کھول دیا۔ ٹائیگر کو آٹھ گولیاں
لگیں لیکن اس آدمی نے شدید ترین زخمی ہونے کے باوجود براؤن
کی مشین گن جھپٹ لی اور پھر براؤن کے سینے پر اور سپر ماسٹر کی
ٹانگوں پر مشین گن سے گولیاں برسا دیں۔ اس طرح براؤن فوری
طور پر ہلاک ہو گیا جبکہ سپر ماسٹر بے ہوش ہو گیا اور ٹائیگر خود بھی
شدید زخمی ہو کر گر گیا۔ اسی لمحے کوٹھی میں ایک عورت اور چار مرد پہنچ
گئے۔ یہ اس ٹائیگر کے ساتھی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام عمران لیا
گیا، دوسرے کا صفدر، تیسرے کا تنویر اور چوتھے کا کیپٹن شکیل۔ ان

کے ساتھ جو عورت تھی اس کا نام جولیا لیا گیا ہے۔ پھر عمران اور
کیپٹن شکیل نے میڈیکل باکس کی مدد سے ٹائیگر کو کئی انجکشنز لگائے
اور پھر انتہائی ماہرانہ انداز میں وہیں اس کے آپریشن کر کے تمام
گولیاں نکال دی گئیں جبکہ باقی دو آدمیوں نے سپر ماسٹر کی دونوں
شدید زخمی ٹانگوں کی بینڈیج کر دی۔ پھر ٹائیگر کو دوسرے کمرے میں
شفٹ کر دیا گیا اور سپر ماسٹر کو اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا گیا اور پھر
اسے ہوش میں لا کر بلیو برڈ گروپ کے بارے میں پوچھا گیا لیکن
اس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا جس پر تنویر نامی آدمی نے
اسے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اس دوران وہاں ڈاکٹر ہنری کا فون
آ گیا اور باس حیرت انگیز انداز میں اس عمران نے سپر ماسٹر کی
آواز اور لہجے میں اس سے بات کی اور یہ گفتگو بھی حیرت انگیز تھی۔
ڈاکٹر ہنری نے بتایا کہ سائنسی معاملے میں کوئی الجھن پیدا ہو گئی ہے
اور کسی ڈاکٹر روز ویلٹ نے بتایا ہے یہ الجھن صرف پاکیشیائی
سائنس دان عمران ہی حل کر سکتا ہے جس نے آکسفورڈ یونیورسٹی
سے ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ہنری نے سپر ماسٹر سے کہا کہ وہ
اس عمران کو اغوا کر کے یہاں لا سکتا ہے۔ اس پر عمران نے سپر
ماسٹر کی آواز اور لہجے میں بتایا کہ عمران اس کا دوست ہے اور وہ
اس وقت اس کے پاس موجود ہے۔ وہ اسے لے کر اس کے پاس
پہنچ جائے گا لیکن اس عمران نے ڈاکٹر ہنری سے اس کا فون نمبر اور
ایڈریس نہ پوچھا بلکہ اس نے کلب فون کر کے وہاں سے ڈاکٹر

هنری کا فون نمبر لیا اور پھر فون ایکس چینج آپریٹر کو پولیس کمشنر کا نام لے کر فون نمبر بتا کر ایڈریس معلوم کر لیا جو لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک ہے۔ اس کے بعد ان کے درمیان یہ طے پایا کہ زخمی ٹائیگر کو وہ اپنی رہائش گاہ پر چھوڑ کر وہ ڈاکٹر ہنری کے پاس جائیں گے''...... مارش نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی تو کرنل رچرڈ کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا نمبر ہے ڈاکٹر ہنری کا''...... کرنل رچرڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے مارش نے نمبر بتا دیا۔

''تم فوری طور پر چند افراد کو لے کر ڈاکٹر ہنری کے ایڈریس پر پہنچو اور باہر اس انداز میں پکٹنگ کرو کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا باہر سے ہی خاتمہ کر سکو۔ میں ڈاکٹر ہنری سے بات کرتا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''باس۔ لارسن کالونی میں نے دیکھی ہوئی ہے۔ یہ کافی کھلی آبادی ہے۔ اس میں کم کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں اور یہ لوگ بے حد عیار ہیں اس لئے یہ فوری چیک کر لیں گے۔ البتہ میں وہاں اکیلا جا کر کسی درخت پر چھپ جاتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ اندر جائیں گے میں باہر سے اندر فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر جا کر ان سب کا خاتمہ کر دوں گا۔ اس طرح یہ کام آسانی سے اور یقینی طور پر ہو جائے گا''...... مارش نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی پہنچو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے وہاں پہنچنے سے

پہلے ہی وہ اپنی واردات کر جائیں''...... کرنل رچرڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ڈان ڈومنیز کا رابطہ نمبر اسے پہلے ہی معلوم تھا اور ڈاکٹر ہنری کا نمبر اسے مارش نے بتا دیا تھا اس لئے وہ بغیر رکے تیزی سے نمبر پریس کرتا چلا گیا۔

''یس۔ ڈاکٹر ہنری بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بلغم زدہ سی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہنری۔ میں ناراک سے ریڈ وولف کا چیف کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ میرے ایجنٹوں نے ہی وہ ورکنگ نوٹس پاکیشیا سے حاصل کئے تھے جن پر آپ اور آپ کے گروپ کے سائنس دان کام کر رہے ہیں''...... کرنل رچرڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ فرمایئے۔ کیسے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈاکٹر ہنری۔ میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ آپ نے پوائنٹ فور پر سپر ماسٹر سے فون پر بات کی ہے اور ان سے کہا ہے کہ آپ کو کسی ڈاکٹر روز ویلٹ نے بتایا ہے کہ آپ کا سائنسی مسئلہ پاکیشیائی سائنس دان عمران حل کر سکتا ہے اور سپر ماسٹر نے آپ کو بتایا ہے کہ عمران اس کا دوست ہے اور وہ اسے لے کر آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں''...... کرنل رچرڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی نصف گھنٹہ پہلے بات ہوئی ہے۔ لیکن آپ کو کیسے اطلاع مل گئی"...... ڈاکٹر ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہنری۔ جس سپر ماسٹر سے آپ بات کر رہے تھے وہ بات چیت سپر ماسٹر کی آواز اور لہجے میں عمران ہی کرتا رہا ہے۔ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور وہ کسی بھی لمحے آپ کی کوٹھی پر اپنے ساتھیوں سمیت ریڈ کرنے والا ہے۔ کیا آپ کے یہاں حفاظتی انتظامات ہیں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سپر ماسٹر کی بجائے کوئی اور بات کر رہا ہو اور میں اسے پہچان ہی نہ سکوں"...... ڈاکٹر ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہنری۔ آپ فوری طور پر کیمو فلاج ہو جائیں۔ بلکہ ہو سکے تو آپ فوری طور پر اپنی کوٹھی چھوڑ کر کسی اور کوٹھی میں شفٹ ہو جائیں۔ حالات انتہائی خطرناک ہیں"...... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں میرے ساتھ پانچ اور سائنس دان بھی ہیں اور یہاں انتہائی اہم معاملات پر کام ہو رہا ہے اس لئے اس کوٹھی کو فوری طور پر خالی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ہم حفاظتی انتظامات کر لیتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے چونکہ مجھے اطلاع دے دی ہے اس

لئے اب یہاں آنے والا کوئی آدمی زندہ واپس نہیں جا سکے گا"۔ ڈاکٹر ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل رچرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ سپیشل ڈیفنس سیکرٹری کو فون کر کے بتا دے کہ جس گروپ کو انہوں نے اس حد تک خفیہ رکھا ہوا ہے کہ کرنل رچرڈ کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہ تھا اس گروپ تک پاکیشیا سیکرٹ سروس پہنچ گئی ہے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے پھر وہ کھل کر بات کرے گا اور اب اسے مارش کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ خود اڑتا ہوا موقع پر پہنچ جائے لیکن پھر وہ دل مسوس کر رہ جاتا تھا کہ جہاں وہ موجود تھا وہاں سے ڈان ڈومنیز کا علاقہ خاصی دور تھا۔ بہرحال وہ دل ہی دل میں لوگی کا شکر گزار تھا کہ اس نے اسے سارے معاملے کے بارے میں اسے آگاہ کر دیا تھا ورنہ وہ تو اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ سر پٹک لے وہ بلیو برڈ گروپ تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے کیونکہ آج سے پہلے یہ بات ضرب المثل کے طور پر کہی جاتی تھی کہ بلیو برڈ گروپ کے بارے میں حکومت کے صرف چیدہ چیدہ حکام کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے اور یہ تھی بھی حقیقت، کیونکہ ریڈ وولف کا سربراہ ہونے کے باوجود اسے خود اس بارے میں علم نہ تھا۔ وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچتا رہا۔ اس کی نظریں بار بار فون کی

طرف اٹھ جاتیں کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ اگر مارش پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیتا ہے تو یہ ریڈ وولف کا ایسا کارنامہ ہو گا
جو ایجنسیوں کی تاریخ میں ہمیشہ جگمگاتا رہے گا لیکن ظاہر ہے اتنی
جلدی تو کال نہیں آ سکتی تھی۔ لیکن وہ بہرحال انتہائی شدت سے
مارش کی کال کا منتظر تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اس بات پر شکر
ادا کر رہا تھا کہ وہ خطرناک ایجنٹ ٹائیگر جس کی وجہ سے اس کے
سپر ایجنٹس ایلسا، ماریا اور راجر ہلاک ہو گئے تھے اور سپر ایجنٹ لوگی
شدید زخمی تھی وہ شدید زخمی ہو چکا تھا۔

لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کالونی سے کافی ہٹ کر
بنی ہوئی تھی۔ اس کے تین اطراف خالی پلاٹ تھے۔ البتہ سامنے
کے رخ پر وسیع سڑک تھی۔ کوٹھی کا جہازی سائز کا گیٹ بند تھا۔
مارش اس کوٹھی سے کافی فاصلے پر سامنے کے رخ پر ایک گھنے درخت
پر موجود تھا۔ اسے یہاں آئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور
جس وقت وہ یہاں آیا تھا تو کوٹھی کی چاردیواری پر خاردار تاروں کی
حفاظتی باڑ تو پہلے سے موجود تھی لیکن ہر دس فٹ کے فاصلے پر موجود
تمام بلب بجھے ہوئے تھے لیکن مارش اس وقت بے اختیار اچھل پڑا
جب اس نے اچانک چاردیواری پر ہر دس فٹ کے فاصلے پر موجود
تمام بلبوں کو یکلخت جلتے ہوئے دیکھا۔ یہ خصوصی ساخت کے بلب
تھے۔ ان سے روشنی باہر نہیں آ رہی تھی بلکہ ان بلبوں کے اندر ایک
تار اچانک جل اٹھی تھی جو دور سے بھی نظر آ رہی تھی۔ اس کے علاوہ

کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ پر اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں ہلکی ہلکی روشنی کی لہریں سی نمودار ہو گئی تھیں۔ ان لہروں نے پورے گیٹ کو کور کیا ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اندر سے کوٹھی کے حفاظتی انتظامات آن کر دیئے گئے ہیں۔ شاید چیف کرنل رچرڈ نے ڈاکٹر ہنری کو الرٹ کر دیا تھا لیکن مارش بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ان حفاظتی انتظامات کی وجہ سے اس کا تمام منصوبہ پلٹ کر رہ گیا تھا کیونکہ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی اس کوٹھی کے اندر جائیں گے تو وہ اندر فوری بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیتا اور پھر اندر داخل ہو کر ان کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتا لیکن اب ایسا ممکن نظر نہیں آ رہا تھا کیونکہ ان حفاظتی انتظامات کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوٹھی کے اندر داخل ہونا ناممکن نظر آ رہا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر ایک اور منصوبہ بنایا کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کار وہاں پہنچے گی وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ان کی کار کے اندر فائر کر کے انہیں کار کے اندر ہی بے ہوش کر دے گا اور پھر انہیں اسی عالم میں ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد وہ ان کی یہاں ڈان ڈومنیز میں موجود رہائش گاہ پر پہنچ کر باہر سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر موجود زخمی ٹائیگر کو بھی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دے گا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کا بھی یقینی طور پر

خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ پلان ذہن میں تیار کر کے مارش نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ کر وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات تیزی سے ابھر آئے تھے۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کی کار گیس پسٹل رینج سے آؤٹ ہوئی تو پھر وہ کیا کرے گا۔ ظاہر ہے ان کے سامنے وہ درخت سے نیچے بھی نہ اتر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ذہن میں فوراً ہی ایک تجویز آئی اور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کوٹھی کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت کوٹھی کے اندر داخل نہیں ہو سکتے اس لئے وہ لامحالہ کوئی نیا پلان بنانے کی غرض سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں سے میزائل ساتھ لے کر آئیں اور اس پوری کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں۔ وہ لازماً ٹائیگر کو وہیں کوٹھی پر ہی چھوڑ کر آئیں گے۔ میں وہاں جا کر اس ٹائیگر کا خاتمہ کر دوں گا اور پھر ان کی واپسی کا انتظار کروں گا۔ اس کے بعد وہاں ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ سوچ کر تیزی سے درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس نے جب پوائنٹ فور کی تفصیلی چیکنگ کی تو اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی تھی۔ اس میں ان کی رہائش گاہ جو رین بو کالونی میں تھی کا ذکر بھی آیا تھا۔

عمران نے یہ کوٹھی ڈان ڈومنیز پہنچنے سے پہلے یہاں کے ایک رئیل اسٹیٹ ڈیلر کو فون کر کے بک کرا لی تھی۔ وہ پہلے اس کوٹھی پہنچے تھے اور پھر وہاں سے وہ کاؤ بوائے کلب گئے تھے اور وہاں سے وہ پوائنٹ فور پہنچے تھے۔ اس کے بعد وہ زخمی ٹائیگر کو چھوڑنے کے لئے واپس رین بو کالونی گئے تھے اور ابھی تک ان کی یہاں واپسی نہ ہوئی تھی۔ مارش یہ سب سوچتا ہوا درخت سے نیچے اترا اور ایک زیر تعمیر عمارت کی دیوار کے پیچھے کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دیوار کی آڑ میں موجود کار کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ اس کے حساس کانوں میں دور سے کار کے انجن کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سوچا شاید عمران اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہوں۔ اس نے کار کا دروازہ آہستہ سے بند کیا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا واپس دیوار کے اختتام پر پہنچا اور اس نے سر باہر نکال کر ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک کار کوٹھی سے کچھ فاصلے پر سڑک کی اس طرف بنی ہوئی پارکنگ میں رکتی دیکھی۔ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد باہر نکل کر کوٹھی کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے اس کا جائزہ لے رہے ہوں اور یہ دیکھ کر مارش کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے کہ پہلے وہ جس درخت پر موجود تھا وہاں سے یہ لوگ گیس پسٹل کی رینج میں تھے اور وہ انہیں یہیں کوٹھی کے باہر ہی آسانی سے بے ہوش کر سکتا تھا۔ لیکن اب وہ جس جگہ موجود تھا وہاں سے وہ لوگ گیس پسٹل کی

رینج میں نہ آتے تھے اس لئے وہ دل مسوس کر رہ گیا۔ ایک بار اس نے سوچا کہ وہ دیوار کی اوٹ سے نکل کر چھپتا ہوا ان کے قریب پہنچ جائے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ یہ عام لوگ نہیں ہیں بلکہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ ٹائیگر نے جس طرح سپر ماسٹر اور براؤن کے ساتھ جنگ کی تھی اس کی فلم مارش نے دیکھی تھی اور اس کے ذہن پر ٹائیگر کی ہمت اور حوصلہ جیسے نقش ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ اس دیوار کی اوٹ میں کھڑا یہ سب سوچ رہا تھا کہ اس نے ان میں سے دو آدمیوں کو سڑک پار کر کے آگے بڑھتے دیکھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی کی بائیں سائیڈ سے ہوتے ہوئے اس کی عقبی طرف جا کر مارش کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ مارش سمجھ گیا کہ یہ دونوں آدمی عقبی طرف کا جائزہ لینے گئے ہوں گے جبکہ ایک عورت اور دو مرد وہیں کار کے پاس ہی کھڑے تھے۔ ان کی مارش کی طرف سے سائیڈ تھی لیکن وہ پوری طرح کوٹھی کی طرف متوجہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان میں سے ایک آدمی واپس آتا دکھائی دیا۔ اس نے سڑک پر آنے سے پہلے ہاتھ ہلا کر اس انداز میں اشارہ کیا جیسے ہر چیز اوکے کا اشارہ کیا جاتا ہے۔ اس پر اس عورت اور دونوں مردوں نے کار کے دروازے کھولے اور اندر سے مشین گنیں اٹھا کر انہیں کاندھوں سے لٹکایا اور پھر کار لاک کر کے وہ تینوں ہی تیزی سے اس طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف پہلے دونوں آدمی گئے تھے۔ آنے والا پہلا آدمی بھی واپس مڑ گیا

تھا۔

"یہ کہاں جا رہے ہیں۔ یہ کس قسم کا اشارہ تھا۔ کیا انہیں عقبی طرف سے اندر جانے کا کوئی راستہ مل گیا ہے"...... مارش نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دیوار کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک کراس کر کے سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا لیکن وہ عورت اور چاروں مرد اسے کہیں نظر نہ آئے تو وہ عقبی طرف کا جائزہ لیتا ہوا کوٹھی کی دوسری سائیڈ سے چکر لگا کر ایک بار پھر سامنے کے رخ پر آ گیا لیکن وہ پانچوں یکسر غائب ہو چکے تھے۔ البتہ ان کی کار وہیں موجود تھی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ سی گئی تھیں۔ اس کے سامنے پانچ جیتے جاگتے انسان کوٹھی کی عقبی طرف گئے تھے اور پھر غائب ہو گئے تھے جبکہ وہ پہلے بھی جائزہ لے چکا تھا اور اب بھی اس نے جائزہ لیا تھا۔ عقبی طرف اور دونوں سائیڈوں پر بھی ویسے ہی حفاظتی انتظامات تھے جیسے فرنٹ سائیڈ پر تھے اس لئے ان کا ان حفاظتی انتظامات کی موجودگی میں اندر جانے کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اچانک مارش کو ایک خیال آیا تو وہ اچھل پڑا۔ عمران کے ایک ساتھی نے اسے جس انداز کا اشارہ کیا تھا اس اشارے سے یہ مطلب نکلتا تھا کہ راستہ صاف ہے۔ اسے خیال آیا کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے کسی بھی طرح کوٹھی کے اندر پہنچنے کا کوئی خصوصی راستہ معلوم کر لیا ہو اور اب وہ اس راستے سے اندر پہنچ گئے ہوں۔ یہ خیال اس کے

ذہن میں جم سا گیا کیونکہ اس کے علاوہ پانچ افراد کا اس طرح غائب ہو جانا اور کسی بھی خانے میں فٹ نہ ہوتا تھا۔

"ویری بیڈ۔ میں یہاں باہر کھڑا سوچتا ہی رہ جاؤں گا اور یہ لوگ اندر تمام سائنس دانوں کو ہلاک کر دیں گے"...... مارش نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور دوڑتا ہوا کوٹھی کی سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پسٹل میں گیس کے چھ کیپسول موجود تھے۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر چھ کے چھ کیپسول اندر فائر کر دیئے۔

"اب یہ اندر بے ہوش پڑے ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ سائنس دان بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے ہوں۔ ہوتے رہیں کیونکہ موت سے بہرحال بے ہوشی بہتر ہے"...... مارش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ان چھ کیپسولوں کی وجہ سے کم از کم دس گھنٹوں تک اندر بے ہوش افراد کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے تھے اس لئے وہ اب ان کی طرف سے مطمئن تھا۔ اب اس نے پروگرام بنایا تھا کہ پہلے وہ جا کر رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر فور تلاش کر کے وہاں موجود زخمی ٹائیگر کا خاتمہ کرے گا اور پھر وہیں سے چیف کرنل رچرڈ کو فون کر کے انہیں تفصیل بتائے گا۔ کرنل رچرڈ خود ہی ان سائنس دانوں کی کوٹھی میں داخل ہونے اور وہاں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کے خاتمے کا کوئی بندوبست کریں گے۔ چنانچہ اس نے کار

میں بیٹھ کر کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے رین بو کالونی کی طرف بڑھنے لگی۔ کار چلاتے ہوئے اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس وقت اس نے جوش میں گیس پسٹل میں موجود چھ کے چھ کیپسول کوٹھی میں فائر کر دیئے تھے اور اب گیس پسٹل خالی تھا۔ اب اگر وہ پہلے کاؤ بوائے کلب جا کر وہاں سے گیس پسٹل کا میگزین لے کر کوٹھی کی طرف جاتا تو اسے بہت دیر ہو سکتی تھی۔ وہ اس معاملے میں سوچتا رہا۔ پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ ٹائیگر چونکہ شدید زخمی تھا اس لئے وہ حرکت نہ کر سکتا ہو گا اور کوٹھی میں ہو گا بھی اکیلا اس لئے اسے پہلے بے ہوش کر کے پھر گولی مارنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ وہ کوٹھی کی دیوار کود کر اسے گولی مار دے گا۔ یہ سوچ کر وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا۔

ٹائیگر شدید زخمی حالت میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ گو عمران نے اس کا آپریشن کر کے اس کے جسم میں موجود تمام گولیاں نکال دی تھیں اور اس کی بینڈیج بھی کر دی تھی لیکن اس کے باوجود عمران نے اسے تیز حرکت کرنے سے خاص طور پر منع کر دیا تھا اس لئے وہ اس وقت اکیلا کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں کے سمیت بلیو برڈ گروپ کے سائنس دانوں کا خاتمہ کرنے اور ان سے ورکنگ نوٹس واپس حاصل کرنے گیا ہوا تھا۔ ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ اگر اس کی حالت قدرے ٹھیک ہوتی تو وہ بھی ساتھ جانے پر اصرار کرتا لیکن وہ خود محسوس کر رہا تھا کہ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے اور وہ زیادہ تیز نقل و حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ گو صفدر نے عمران کو تجویز دی تھی کہ ٹائیگر کو یہاں کے کسی مقامی ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے لیکن عمران نے یہ کہہ کر یہ تجویز

مسترد کر دی تھی کہ چونکہ ٹائیگر کو گولیاں لگی ہیں اس لئے ہسپتالوں
والوں نے لامحالہ پولیس کو اطلاع دے دینی ہے اور اس طرح وہ
مزید الجھنوں میں پھنس جائیں گے۔ عمران کا خیال تھا کہ کچھ دیر
آرام کرنے سے اس کی طبیعت خودبخود ٹھیک ہو جائے گی اور ٹائیگر
نے بھی یہی زیادہ بہتر سمجھا تھا کہ وہ یہاں کوٹھی میں رہ کر آرام
کرے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی جا کر مشن مکمل کر لیں۔ اس
وقت بھی وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا مشن کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ
اچانک اس کے کانوں میں ایسی آواز پڑی جیسے کوئی اندر کودا ہو۔ وہ
بے اختیار چونک کر اٹھا اور پھر آہستہ آہستہ وہ دروازے کی طرف
بڑھنے لگا۔ دوسرے لمحے اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو
بے اختیاراس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ اس وقت اس کے پاس کوئی
ہتھیار نہیں تھا اور اس وقت ہتھیار اٹھانے کا وقت بھی نہ تھا کیونکہ
قدموں کی آواز لمحہ بہ لمحہ نزدیک آتی جا رہی تھی۔ ٹائیگر کھلے
دروازے کے پٹ کی اوٹ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔
"یہ کمرہ تو خالی ہے"...... ٹائیگر کے کانوں میں ایک ہلکی سی
آواز پڑی اور پھر قدموں کی آواز آگے بڑھ گئی۔ ٹائیگر پریشان تھا
کہ یہ آنے والا کون ہو سکتا ہے۔ قدموں کی آواز کے کچھ فاصلے پر
جاتے ہی وہ دروازے کے پٹ کی اوٹ سے نکل کر دروازے کی
طرف بڑھا اور پھر اس نے گردن باہر نکال کر دیکھا لیکن راہداری
خالی تھی۔ قدموں کی آواز اب معدوم ہو چکی تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا

کہ آنے والا جو کوئی بھی ہے وہ اب واپسی پر اس کمرے کو پہلے کی
طرح صرف دروازے سے جھانک کر دیکھنے کی بجائے اندر آئے
گا۔ ٹائیگر کے پاس اسلحہ نہ تھا اور اسلحہ جس کمرے میں تھا وہ کافی
فاصلے پر تھا اور ٹائیگر ان حالات میں وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔
اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ کمرے کے ایک کونے میں چھوٹی
سی میز پر رکھے ہوئے بڑے سے گلدان کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے گلدان اٹھایا اور پھر واپس آ کر وہ ایک بار پھر دروازے کے
پٹ کی اوٹ میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ فوری طور وہ یہی کر سکتا تھا اور
اسے یقین تھا کہ اگر اس بھاری گلدان کی ضرب درست طور پر آنے
والے کے سر پر پڑ گئی تو ایک ہی ضرب اسے بے ہوش کر دینے کے
لئے کافی ہو گی کیونکہ گلدان کافی وزنی تھا اور ٹائیگر اسے دونوں
ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز دوبارہ
قریب آتی سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز دروازے پر رک گئی۔
"یہاں اندر لازماً کوئی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے۔ شاید
واش روم میں نہ ہو"...... دروازے سے ایک ہلکی سی بڑبڑاہٹ کی
آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازاندر آ گئی۔ واش روم کا
دروازہ سائیڈ پر تھا اس لئے اندر داخل ہونے والا جیسے ہی واش روم
کو چیک کرنے کے لئے سائیڈ پر مڑا ٹائیگر نے پوری قوت سے
دونوں ہاتھ بڑھا کر وزنی گلدان آنے والے کے سر پر مار دیا اور وہ
آدمی ہلکی سی چیخ مار کر اوندھے منہ نیچے گرا اور نیچے گرتے ہی اس

نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور دوسری ضرب کھا کر وہ آدمی واپس منہ کے بل نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے سر کے عقبی حصے پر ایک بڑا سا گومڑ ابھر آیا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر گلدان واپس میز پر رکھا اور واپس مڑ کر اس نے قالین پر اوندھے منہ پڑے اس آدمی کو سیدھا کیا۔ وہ مقامی آدمی تھا لیکن ٹائیگر کے لئے بہرحال اجنبی تھا۔

"یہ کون ہے اور کیسے یہاں آ گیا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس آدمی کی جیبوں سے ایک مشین پسٹل اور ایک گیس پسٹل برآمد ہوا۔ ٹائیگر نے دونوں پسٹل ایک طرف رکھے اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ معلوم کر سکے کہ اسے جلد تو ہوش نہیں آ جائے گا۔ پھر وہ سیدھا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ اسے اب کسی رسی کی تلاش تھی۔ اس کوٹھی میں چونکہ وہ زخمی حالت میں لایا گیا تھا اس لئے اس کمرے کے علاوہ وہ کہیں نہیں گیا تھا کیونکہ ذرا تیز قدم اٹھاتے ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگ جاتی تھیں لیکن اب اس ضرورت کی وجہ سے اسے چیکنگ کرنی پڑ رہی تھی۔ وہ بے حد آہستہ چل پھر رہا تھا کیونکہ تیزی سے حرکت کرنے پر اس کے جسم میں شدید درد کی لہریں دوڑنے لگتی اور ذہن چکرانے لگ جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ چلنے کے باوجود وہ

تھوڑی دیر بعد ایک سٹور میں پہنچ گیا۔ یہاں سے اسے نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل تھوڑی سی تلاش کے بعد دستیاب ہو گیا۔ ٹائیگر واپس مڑا اور پھر جب وہ دوبارہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس بے ہوش آدمی کو چھوڑا گیا تھا تو اس کے منہ سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ آدمی بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ سر پر لگنے والی چوٹ سے بے ہوش ہونے والا کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتا تھا اور ویسے بھی یہ آدمی جسمانی طور پر خاصا طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لئے اسے بے ہوش دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔ ٹائیگر نے رسی کا بنڈل ایک طرف رکھا اور پھر اس آدمی کو اس نے کافی جدوجہد کے بعد بہرحال کسی نہ کسی طرح گھسیٹ کر کرسی پر ڈالا۔ گو اس کوشش میں اس کے زخموں سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں لیکن پھر بھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے رسی کا بنڈل اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اس آدمی کو اس نے کرسی کے ساتھ اس انداز میں رسی سے باندھا کہ وہ اس سے کسی طرح نہ کھل سکے اور نہ وہ کوئی حرکت کر سکے کیونکہ اسے اپنی کمزوری کا بخوبی علم تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے کوئی علم نہ تھا کہ ان کی واپسی کب اور کن حالات میں ہو گی۔ اس لئے وہ ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اس آدمی کو کرسی پر رسی کے ساتھ اچھی طرح باندھنے اور چیک کرنے کے بعد ٹائیگر نے دوسری کرسی گھسیٹ کر سامنے رکھی اور خود

اس پر بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور نیچے قالین پر پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ البتہ گیس پسٹل ویسے ہی فرش پر پڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اٹھنے کی کوشش ناکام ہونے پر اس کی نظریں اب ٹائیگر پر جم سی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم اس کمرے میں موجود تھے مگر کہاں"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارے کودنے کی آواز سن لی تھی اس لئے میں دروازے کے پٹ کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ تم نے دروازے کے باہر سے اندر جھانکا اور کمرے کو خالی سمجھ کر آگے بڑھ گئے۔ میرے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا اس لئے میں نے گلدان اٹھا لیا اور پھر اس گلدان کی دو ضربوں نے تمہیں بے ہوش کر دیا۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ تم فضول سوال و جواب کے چکر میں نہ پڑو۔ اب اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہاں اس انداز میں آنے سے تمہارا کیا مقصد تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تمہیں چونکہ آٹھ گولیاں لگی ہیں اس لئے تم حرکت کرنے کے قابل ہی نہ ہو گے لیکن تم نے تو باقاعدہ کارروائی ڈال دی ہے"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ مجھے آٹھ گولیاں لگی ہیں"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا نام ٹائیگر ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کے شاگرد ہو"...... اس آدمی نے جواب دیا تو ٹائیگر کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی۔ اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ شخص کون ہے کیونکہ وہ میک اپ میں بھی نہ دکھائی دے رہا تھا اور ٹائیگر نے پہلے اس کی شکل تک نہ دیکھی تھی۔

"تم ہو کون۔ تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام مارش ہے اور میرا تعلق ریڈ وولف سے ہے"...... اس آدمی نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"ریڈ وولف۔ مگر اس کا اب ہمارے ساتھ کیا تعلق رہ گیا ہے۔ تمام معاملات تو ریڈ وولف کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں اور تم مجھے اور باس عمران کو کیسے جانتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو مارش نے کرنل

رچرڈ کی کال آنے پر پوائنٹ فور پر جانے اور وہاں فلم دیکھنے اور ٹیپ سننے کی تمام تفصیل بتا دی۔

''تمہیں اس کوٹھی کا کیسے علم ہوا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو میں نے سنی ہے۔ اس میں اس کوٹھی کا بھی ذکر تھا اور پھر عمران نے جس طرح فون پر چکر دے کر ڈاکٹر ہنری کی رہائش گاہ ٹریس کی وہ بھی میں نے چیک کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچایا تو پھر عمران اور اس کے ساتھی تمہیں زندہ نہ ملیں گے''...... مارش نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا ان سے کیا تعلق ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو مارش نے اسے تفصیل سے بتایا کہ کرنل رچرڈ نے اسے کیا حکم دیا تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی ڈاکٹر ہنری کی کوٹھی میں داخل ہوں تو اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر جا کر انہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے کوٹھی کے حفاظتی انتظامات دیکھے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ کر کوٹھی کے عقبی طرف جا کر غائب ہو گئے تو وہ سمجھ گیا کہ انہوں نے کوئی خفیہ راستہ تلاش کر لیا ہے جسے کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔

''میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے چھ کیپسول فائر کر دیئے اس لئے اب وہاں عمران اور اس کے ساتھی اور ڈاکٹر

ہنری اور اس کے ساتھی سب بے ہوش پڑے ہوں گے اور یہ کیپسول اس قدر طاقتور ہیں کہ انہیں کسی صورت خودبخود ہوش نہیں آ سکتا۔ میں یہاں تمہیں ہلاک کرنے آیا تھا تاکہ تمہیں ہلاک کر کے یہاں سے فون کر کے میں کرنل رچرڈ کو ساری صورت حال بتا دوں اور کرنل رچرڈ کے حکم پر یہاں کی پولیس اس کوٹھی پر ریڈ کر کے وہاں سے سائنس دانوں کو ہسپتال پہنچا دے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے۔ لیکن تمہارے بارے میں میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ تم نے الٹا مجھے ہی بے ہوش کر کے یہاں باندھ دیا ہے۔ اب اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم مجھ سے سودا کر لو۔ میں کرنل رچرڈ کو اطلاع نہیں دوں گا''...... مارش نے کہا۔

''کیا تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ سو فیصد درست ہے''...... مارش نے جواب دیا۔

''لیکن میں کیسے یہ بات مان لوں''...... ٹائیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''میری جیبوں کی تلاشی تم نے لی ہو گی۔ ان میں گیس پسٹل موجود تھا۔ تم اس کا میگزین چیک کر سکتے ہو۔ میں نے مکمل میگزین فائر کر دیا تھا۔ اگر میرے پاس اضافی میگزین ہوتا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ میں یہاں پہلے گیس کیپسول فائر کروں اور پھر اندر داخل ہوں لیکن میرے پاس میگزین ہی نہ تھا''...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ کا فون نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کیوں۔تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مارش نے چونک کر کہا۔

"تاکہ میں تمہاری بات کرنل رچرڈ سے کرا دوں اور تم کرنل رچرڈ کو بتا دو کہ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی چھوڑ کر واپس چلے گئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں ایسا کیوں کہوں گا۔ پہلے تم مجھے چھوڑ دو پھر میں تمہارا ساتھ دوں گا"...... مارش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تم کار میں آئے ہو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں"...... مارش نے جواب دیا۔

"کہاں ہے تمہاری کار"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"باہر کچھ فاصلے پر پارکنگ میں موجود ہے۔ کیوں۔تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مارش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا نمبر ہے کار کا اور کس رنگ کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے کوٹھی کے اندر لے آؤں تاکہ کار باہر کھڑی دیکھ کر کوئی اور یہاں نہ آ جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم چل پھر سکتے ہو جو کار چلا لو گے"...... مارش نے کہا۔

"میں تمہارے سہارے کے ساتھ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو مارش کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی اور اس نے کار کا نمبر، کلر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیل بتا دی۔

"تم انتہائی احمق آدمی ہو۔تم نے جس انداز میں سب کچھ بتایا

ہے اس کے بعد تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔تمہاری جگہ میں ہوتا تو لامحالہ ایسی کہانی بناتا کہ تم مجھے زندہ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر اس کا رخ مارش کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ"...... مارش نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"پھر کرنل رچرڈ کا فون نمبر بتاؤ اور جیسے میں کہوں ویسے اس سے بات کرو"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارش نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر اٹھا، اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مارش نے خود ہی وہاں سے ونگٹن کا رابطہ نمبر بھی فون نمبر کے ساتھ بتا دیا تھا اس لئے ٹائیگر نمبر پریس کرتا چلا گیا۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آگے بڑھ کر رسیور مارش کے کان سے لگا دیا۔

"اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو جیسا میں نے کہا ہے ویسے کہو"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی

دی۔

"مارش بول رہا ہوں چیف۔ ڈان ڈومنیز سے"...... مارش نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ ادھر ڈاکٹر ہنری بھی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب۔ میں آپ کے حکم کے مطابق لارسن کالونی کی کوٹھی پر گیا تو وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے گئے تھے"...... مارش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے تمام انتظامات کی پوری تفصیل بتا دی۔

"میں نے ڈاکٹر ہنری کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ حفاظتی انتظامات سخت کر دیں۔ پھر کیا ہوا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"جناب۔ میں وہاں درخت پر بیٹھے بیٹھے تھک گیا لیکن وہاں کوئی نہ آیا تو میں وہاں سے ان کی رہائش گاہ رین بو کالونی گیا لیکن جناب یہ کوٹھی بھی خالی ہے۔ البتہ یہاں رئیل اسٹیٹ والوں کا ملازم موجود ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ کوٹھی ایک عورت اور چار مردوں نے حاصل کی تھی۔ پھر وہ کار میں سوار ہو کر چلے گئے۔ جب دوبارہ ان کی واپسی ہوئی تو ان کے ساتھ ایک شدید زخمی آدمی بھی موجود تھا۔ انہوں نے اس ملازم کو بتایا کہ وہ فوری طور پر ولنگٹن جا

رہے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے زخمی ساتھی کو جلد از جلد وہاں پہنچانا ہے اور پھر وہ سب چلے گئے۔ میں اب اس کوٹھی کے فون سے آپ سے بات کر رہا ہوں"...... مارشل نے کہا۔

"ملازم کہاں ہے۔ اس سے میری بات کراؤ"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"جی میں مائیکل بول رہا ہوں جناب"...... ٹائیگر نے رسیور مارش کے کان سے ہٹا کر اپنے کان سے لگاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہاں رہنے والے لوگ واقعی ڈان ڈومنیز سے چلے گئے ہیں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ ولنگٹن جا رہے ہیں اور پھر میں نے ان کے کہنے پر دو ٹیکسیاں منگوائیں۔ پھر دو ٹیکسیوں پر بیٹھ کر وہ بس ٹرمینل چلے گئے۔ پھر یہ صاحب آئے اور انہوں نے کہا وہ سرکاری آدمی ہیں اس لئے جناب میں نے انہیں یہاں سے فون بھی کرنے دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مارش سے میری بات کراؤ"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور مارش کے کان سے لگا دیا۔

"یس چیف"...... مارش نے کہا۔

"ڈاکٹر ہنری فون کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ حفاظتی انتظامات کے تحت ایسا کیا جا رہا ہو"...... مارش نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم کلب چلے جاؤ۔ میں ان کا خاتمہ یہاں ولنگٹن میں کرا دوں گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور مارش کے کان سے ہٹایا اور اسے کریڈل پر رکھ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیاں مارش کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار ہو کر لارسن کالونی کی اس کوٹھی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جس کوٹھی میں بلیو برڈ گروپ کے سائنس دان رہتے تھے۔ ٹائیگر کو وہ اپنی رہائش گاہ میں ہی چھوڑ آئے تھے۔ کار عمران ڈرائیو کر رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ایک دوسرے میں پھنس کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر ٹائیگر اس سپر ماسٹر کی ٹانگوں پر فائر کرنے کی بجائے اس کے سینے پر فائر کھول دیتا تو ہم بلیو برڈ گروپ تک کسی صورت نہ پہنچ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ واقعی ٹائیگر کا ہی حوصلہ ہے کہ آٹھ گولیاں لگنے کے باوجود اس نے سپر ماسٹر کی ٹانگوں پر فائر کیا ہے۔ ٹائیگر کی جگہ میں ہوتا تو اس کی بوٹیاں اڑا دیتا"...... تنویر نے کہا۔

"تم میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ میرا شاگرد ہے اور تم میرے رقیب روسیاہ اور سوری رقیب روسفید ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم نے پھر فضول گفتگو شروع کر دی"...... کسی اور کے بولنے سے پہلے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب۔ ٹائیگر نے کیا سوچ کر ایسا کیا ہو گا جبکہ اس کی جو حالت تھی اسے بھی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ بچ نہیں سکے گا کیونکہ اسے ہمارے بارے میں علم ہی نہ تھا کہ ہم بروقت وہاں پہنچ کر اسے اور سپر ماسٹر کو بچا لیں گے۔ پھر بھی اس نے سپر ماسٹر کی ٹانگوں پر ہی فائر کھولا"...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ پر توکل اسی کا نام ہے کہ حالات جو بھی ہوں اپنی طرف سے کام صحیح کرو اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کی کار لارسن کالونی میں داخل ہوئی تو وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور پھر تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد عمران نے وہ کوٹھی تلاش کر لی اور پھر اس سے کافی فاصلے پر سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی پارکنگ میں اس نے کار روک دی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔

"اوہ۔ یہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رہائشی کوٹھیوں میں تو اس ٹائپ کے انتظامات نہیں ہوتے۔ کہیں انہیں ہماری آمد کے بارے میں علم تو نہیں ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے۔ سپر ماسٹر تو ہلاک ہو چکا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب اندر کیسے داخل ہونا ہے۔ یہ سوچو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صفدر۔ تم اور تنویر دونوں اس کی عقبی طرف چیک کرو۔ یہ کوٹھی کالونی کی ایک سائیڈ پر ہے اور اس کے چاروں طرف پلاٹ خالی ہیں۔ لامحالہ سیوریج کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ چھوٹا علاقہ ہے۔ یہاں ایسے آلات نہیں مل سکیں گے کہ جن کی مدد سے ان ریز کا توڑ کیا جا سکے اور اب ولنگٹن یا ناراک سے ایسے آلات لانے کا وقت نہیں رہا۔ سپر ماسٹر کی ہلاکت کسی بھی وقت اوپن ہو سکتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سیوریج تو لازماً ہو گی۔ آؤ تنویر۔ ہم چیک کریں"۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران، جولیا اور کیپٹن شکیل وہیں کار کے قریب ہی کھڑے رہے۔ صفدر اور تنویر کوٹھی کے عقبی طرف جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آتا دکھائی دیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا

کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا کہ انہوں نے سیوریج تلاش کر لی ہے۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تینوں سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے اس کی عقبی طرف پہنچے تو کوٹھی کے کونے پر ہی صفدر راور تنویر کھڑے تھے۔ وہاں گٹڑ کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ گٹڑ کا ڈھکن ایک طرف رکھا ہوا تھا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس دہانے کے اندر لگی ہوئی لوہے کی سیڑھی سے اتر کر نیچے پہنچ گئے۔ آخر میں عمران اترا اور اترتے ہوئے اس نے گٹڑ کا ڈھکن اٹھا کر واپس دہانے پر رکھ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ گٹڑ کا دہانہ کھلا رہنے دیں۔ روشنی بھی آ رہی ہے اور تازہ ہوا بھی۔ گٹڑ کی دیوار کے ساتھ کھڑے صفدر نے کہا۔

"جنہوں نے ایسے حفاظتی انتظامات کئے ہیں ہو سکتا ہے وہ راؤنڈ بھی لگاتے ہوں یا ویسے ہی کوئی آدمی ادھر آ گیا تو مسئلہ بن سکتا ہے"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب گٹڑ کی دیوار کے ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑا فاصلہ طے کرتے ہی دوسرا دہانہ آ گیا۔ وہاں بھی سیڑھیاں اوپر تک جا رہی تھیں۔ عمران سیڑھیاں چڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر ڈھکن اٹھایا اور اسے ایک طرف رکھ کر سر باہر نکالا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ دہانہ کوٹھی کے اندر لیکن اس کے عقبی حصے میں تھا۔ عمران باہر آ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی ایک [illegible]

پسٹل جیبوں سے نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے اور پھر وہ محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ گلی سے فرنٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لیکن ابھی وہ فرنٹ تک پہنچے بھی نہیں تھے کہ یکلخت سٹک سٹک کی آوازیں انہیں کچھ فاصلے پر سنائی دیں۔ یہ آوازیں سنتے ہی عمران نے لاشعوری طور پر سانس روکنے کی کوشش کی کیونکہ وہ ان آوازوں کو پہچانتا تھا۔ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسولوں کے پھٹنے کی مخصوص آوازیں تھیں لیکن اس کی یہ لاشعوری کوشش ناکام ہو گئی اور اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک پڑ گیا کہ جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ آخری احساس اس کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ وہ مشن کے اختتام پر ہٹ ہو گیا ہے۔ پھر جس طرح انتہائی تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا نمودار ہوا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"عمران صاحب"...... اسی لمحے عمران کے کانوں میں ٹائیگر کی آواز پڑی تو عمران کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا سویا ہوا شعور یکلخت جاگ اٹھا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سامنے ہی ٹائیگر اسی حالت میں کھڑا تھا جس حالت میں وہ اسے رہائشی کوٹھی میں چھوڑ کر آئے تھے۔ عمران نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی ویسے ہی اس راہداری میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اس کی گردن کے عقبی حصے میں چپچپاہٹ سی موجود ہے تو اس نے بے اختیار وہاں ہاتھ لگایا اور جب ہاتھ سامنے آیا تو اس پر خون موجود تھا۔

"باس۔ آپ کو کسی طرح ہوش نہ آ رہا تھا۔ پانی بھی اثر نہ کر رہا تھا اس لئے مجبوراً آپ کی گردن کے عقبی حصے پر کٹ لگانا پڑا"۔ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے مختصر طور پر مارش کی رہائشی کوٹھی میں آمد سے لے کر اس کو ہلاک کرنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"مارش کی جیب میں اینٹی گیس کی شیشی موجود نہ تھی اور اس رہائشی کوٹھی میں بھی ایسی کوئی شیشی نہ تھی اس لئے میں نے احتیاطاً خنجر الماری سے اٹھا کر جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر میں اس کی کار میں سوار ہو کر یہاں پہنچا۔ مارش نے تو مجھے یہی بتایا تھا کہ آپ سب عقبی طرف پہنچ کر یکلخت اس کی نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ آپ کو اس کوٹھی میں داخل ہونے کا کوئی خصوصی راستہ معلوم تھا اور آپ اس راستے کو کھول کر اندر چلے گئے اس لئے اس نے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کے چھ کیپسول اکٹھے فائر کر دیئے تھے لیکن میں سمجھ گیا کہ آپ کسی گٹر کے راستے اندر گئے ہوں گے۔ مارش کے ذہن میں گٹر کا خیال تک نہ ہو گا

اس لئے اس نے اس بارے میں سوچا تک نہ تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے گٹر کا دہانہ تو چیک کر لیا لیکن اس کا ڈھکن ہٹانا میرے لئے مسئلہ بن گیا۔ بہرحال میں نے اللہ کا نام لے کر کوشش کی اور آخرکار اللہ تعالیٰ نے کامیابی دے دی۔ البتہ اندر والے دہانے کا ڈھکن میں نے آسانی سے اٹھا لیا اور پھر جب میں نے گٹر سے باہر آ کر اس گلی کا رخ کیا تو آپ سب یہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے پہلے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ اندر دس بوڑھے سائنس دان مختلف کمروں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے پانی کا جاگ بھرا اور لا کر آپ کے حلق میں پانی انڈیلا لیکن اس کے باوجود آپ کو ہوش نہ آیا تو مجبوراً مجھے آپ کی گردن کے عقبی حصے میں خنجر کا کٹ لگانا پڑا"...... ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی گردن پر کٹ لگا کر اس نے کوئی ناقابل معافی جرم کیا ہو۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ تم نے واقعی میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ مجھے تمہاری حالت کا اندازہ ہے اس لئے مجھے احساس ہے کہ تم نے اس مارش کا مقابلہ کس حالت میں کیا ہو گا اور یہاں پہنچنے کے لئے تمہیں کتنی ہمت کرنا پڑی ہے۔ مجھے تم پر واقعی فخر ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ یکلخت ایسے جگمگا اٹھا جیسے اس کے چہرے کی کھال کے نیچے ہزاروں وولٹیج کے بلب جل اٹھے ہوں۔

ریڈ وولف کا کرنل رچرڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ چونک پڑا کیونکہ فون ڈائریکٹ تھا اور اس کا نمبر صرف خاص خاص افراد کے پاس تھا۔ کرنل رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"سپیشل ڈیفنس سیکرٹری سے بات کریں"...... دوسری طرف سے سپیشل ڈیفنس سیکرٹری کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل رچرڈ فرام دس اینڈ سر"...... کرنل رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل رچرڈ۔ بلیو برڈ گروپ کو ان کی مخصوص کوٹھی میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور بلیو برڈ گروپ کے انچارج مارکوئینس کی لاش بھی اس کے ایک سنٹر سے ملی ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بلیو برڈ گروپ کے سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب سر"...... کرنل رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے مجھے ڈان ڈومنیز کے چیف پولیس آفیسر کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک سے بو سونگھ کر اس کالونی کی ایک کوٹھی کے چوکیدار نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس وہاں پہنچی تو وہاں موجود دس سائنس دانوں کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور یہ واردات کئی روز پہلے ہوئی تھی اس لئے ان کی لاشوں سے بو نکل رہی تھی۔ چونکہ پولیس چیف کو معلوم تھا کہ یہ سائنس دان میرے انڈر ہیں اس لئے اس نے مجھے فون پر اطلاع دی جس پر میں نے جب مارکوئینس کے بارے میں معلوم کیا تو پولیس آفیسر نے ہی بتایا کہ مارکوئینس جسے وہاں سپر ماسٹر کہا جاتا تھا کی لاش بھی ایک اور کوٹھی سے ملی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے ایک آدمی کی لاش بھی تھی۔ سپر ماسٹر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کی ٹانگوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا اور پھر ان زخموں کی باقاعدہ بینڈ تج کی گئی

اور پھر اس کے سینے پر گولیاں مار کر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سر۔ یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے''...... کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس سے کیا تعلق۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ تھا۔ اس بارے میں تو سوائے میرے، مارکوئینس کے اور چند خاص افراد کے کسی کو علم تک نہ تھا''...... سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور پھر اس نے لوگی کے زخمی ہونے اور ڈان ڈومنیز کے سپر ماسٹر کو ٹائیگر کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتانے سے لے کر مارش کی طرف سے ملنے والی پہلی رپورٹ سے لے کر ڈاکٹر ہنری سے فون پر ہونے والی بات چیت اور پھر مارش کی طرف سے ملنے والی آخری رپورٹ تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ کلب کے آدمی مارش نے آپ کو یہ رپورٹ دی تھی کہ وہ واپس ونگٹن چلے گئے ہیں۔ پھر''...... سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

''جی سر۔ رپورٹ تو یہی ملی تھی لیکن اب آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مارش کو کوئی غلط فہمی ہوئی تھی۔ وہ

لوگ واپس نہیں گئے بلکہ انہوں نے بلیو برڈ گروپ کا ہی خاتمہ کر دیا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ آج تک سائنس دانوں کا یہ گروپ اس لئے کامیاب رہا کہ انہیں کوئی ٹریس ہی نہ کر سکا تھا۔ لیکن اب نہ صرف یہ لوگ ٹریس ہو گئے بلکہ ہلاک بھی کر دیئے گئے۔ یہ بہت برا ہوا۔ بہت برا''...... سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے مارش پر واقعی غصہ آ رہا تھا جس کی غفلت کے باعث اسے سپیشل ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا اور بلیو برڈ گروپ بھی ختم کر دیا گیا۔

''کاؤ بوائے کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ سپروائزر مارش سے بات کراؤ''۔ کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ مارش کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب۔ کہاں اور کیسے''...... کرنل رچرڈ نے قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سر۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ رین بو کالونی کی ایک کوٹھی کھلی

ہوئی ہے۔ پولیس نے چیک کیا تو اندر مارش کی لاش موجود تھی۔
مارش کو کرسی پر رسی سے باندھ کر پھر اس کے سینے پر گولیاں برسائی
گئی تھیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ نے بے
اختیار ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ''...... کرنل رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
وہ رین بو کالونی کا نام سنتے ہی ساری بات سمجھ گیا تھا۔ اسے یاد تھا
مارش نے اسے آخری فون اسی کالونی کی کسی کوٹھی سے کیا تھا اور اس
نے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی رہائش اس کوٹھی
میں تھی اور پھر وہاں کے ملازم مائیکل کی بھی اس سے بات ہوئی تھی
لیکن اب جو کچھ بتایا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مارش نے جو
کچھ بتایا تھا وہ درست نہ تھا۔ یقیناً یہ سب مارش سے کہلوایا گیا تھا
تاکہ ان کے خلاف مزید کارروائی نہ کی جائے اور وہ اطمینان سے
اپنا مشن مکمل کر لیں اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے تھے۔ گو
سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے یہ نہیں بتایا تھا کہ گروپ کو جو ورکنگ نوٹس
پہنچائے گئے تھے وہ دستیاب ہوئے ہیں یا نہیں لیکن کرنل رچرڈ جانتا
تھا کہ جب انہوں نے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے تو وہ ورکنگ
نوٹس کیسے چھوڑ سکتے تھے۔

''یہ لوگ حیرت انگیز انداز میں کام کرتے ہیں۔ ہماری اس تمام
جدوجہد کا کیا نتیجہ نکلا۔ ایلسا، ماریا، راجر ہلاک کر دیئے گئے۔ لوگی
شدید زخمی ہو کر آئندہ کے لئے فیلڈ سے کٹ گئی۔ سپر ماسٹر اور

مارش ہلاک کر دیئے گئے اور بلیو برڈ گروپ کا بھی مکمل طور پر خاتمہ
کر دیا گیا''...... ابھی کرنل رچرڈ بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ سفید رنگ
کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''سر۔ پاکیشیا سے علی عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے
ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ان کی بات آپ سے نہ ہوئی تو ریڈ
وولف کو مزید ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا''...... دوسری طرف
سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈ کے ذہن میں
بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

''کراؤ بات''...... کرنل رچرڈ نے انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی
(آکسن) بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی
شگفتہ سے لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

''کرنل رچرڈ۔ آپ کو ڈان ڈومنیز میں بلیو برڈ گروپ کے مکمل
خاتمے کی اطلاع مل چکی ہو گی۔ آپ کی تنظیم ریڈ وولف کے تین
سپر ایجنٹس ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور چوتھی سپر ایجنٹ لوگی کو عورت
ہونے اور شدید زخمی ہونے کی وجہ سے ہلاک نہیں کیا گیا۔ میں نے
آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ ایکریمیا کے سپیشل ڈیفنس

سیکرٹری کو بتا دیں کہ اگر آئندہ انہوں نے پاکیشیا میں کوئی کارروائی کرائی تو پھر سب سے پہلے وہ خود ہلاک ہوں گے اور پھر اس تنظیم کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا جسے وہ حرکت میں لائیں گے۔ چاہے وہ ریڈ وولف ہو یا بلیک وولف۔ اس بار آپ کو اور انہیں صرف وارننگ دی جا رہی ہے لیکن آئندہ وارننگ کی بجائے براہ راست کارروائی کی جائے گی۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل رچرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر میز پر موجود ڈبے سے ٹشو پیپر نکال کر اپنی پیشانی پر آ جانے والا پسینہ صاف کرنے میں مصروف ہو گیا۔

ختم شد